ہدف 2026

فتح کا منصوبہ

غزہ کے لیے، ہم میں سے بہترین۔ اللہ ہمیں انہی کے ساتھ انجام دے۔

اگر تم 40 سال سے کم عمر کے ایک تعلیم یافتہ، باہمت اور اللہ سے ڈرنے والے مسلمان ہو، تو یہ تمہارے لیے طاقت حاصل کرنے، امت کو متحد کرنے، اور پورے کے پورے دین کو صرف اللہ کے لیے بنانے کا خاکہ ہے۔

تم اکیلے نہیں ہو۔ ہزاروں کر دار ہیں۔ منصوبہ پڑھیں۔ اپنی پوری ذات کو اس کی کامیابی کے لیے وقف کر دیں۔ اسی کے مطابق عمل کریں۔ اللہ ہمارے ساتھ ہو۔

This document is also available in English.

هذه الوثيقة متوفرة أيضاً باللغة العربية.

এই ডকুমেন্টটি বাংলা ভাষাতেও পাওয়া যাচ্ছে।

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

آ. ہدف کیا ہے؟.. 04

ب. قبل از آزادی کی حکمت عملیاں اور تدابیر.. 11

ت. بعد از آزادی کی حکمت عملیاں اور تدابیر.. 23

ث. دار الحرب کے لیے حکمت عملیاں اور تدابیر.. 43

ج. اضافی مواد:

- ✓ توجہ کے شعبے.. 49
- ✓ طاقت حاصل کرنے کے لیے ایک عملی رہنما: ابو محمد الجولانی سے اسباق.. 53
- ✓ ذہین موافقت: جے این آئی ایم اور الشباب کا ارتقاء.. 58
- ✓ امت کے لیے مفید نہ بننا کیسے ہے: قندھاری گروپ کے چیلنجز اور ناکامیاں.. 61
- ✓ کچھ ذاتی باتیں.. 64
- ✓ وسائل.. 76
- ✓ رہنمائی: میں کہاں سے شروع کروں؟.. 77

ہدف کیا ہے؟

ہمارا ہدف یہ ہے:

- مسلم امت (تمام مسلم اکثریتی ممالک) کو بحر اوقیانوس سے بحیرہ چین تک ایک سیاسی، اقتصادی اور سماجی سمت کے تحت متحد کرنا۔
- اس متحد امت کو تعمیر اور بااختیار بنانا اور اسے اس سیارے کی واحد طاقت بننے کے لیے تیار کرنا۔
- پھر پورے دین کو صرف اللہ کے لیے بنانا۔

اگرچہ یہ ہمارا آخری مقصد ہے، لیکن ہم شروع سے "خلافت علی منہاج النبوۃ" کا ہدف نہیں رکھیں گے۔ یہ عملی نہیں ہے۔

ہمارا پہلا قدم تمام مسلم ریاستوں کو ایک ایسے اتحاد میں لانا ہوگا جو نیٹو سے زیادہ فوجی طور پر اور یورپی یونین سے زیادہ اقتصادی طور پر قریب ہو۔ ریاستیں اپنی زیادہ تر خودمختاری برقرار رکھیں گی لیکن فوجی، اقتصادی، اور بالآخر سماجی اور مذہبی معاملات پر ایک متحد محاذ میں مل کر فیصلہ کریں گی۔

ہم سمجھتے ہیں کہ کوئی فوری فتح نہیں ہوتی، بالادستی صبر کے ذریعے حاصل ہوگی۔ دھیرے دھیرے، کئی دہائیوں میں، ہم مسلم اقوام کو اقتصادی، سماجی اور فوجی طور پر ایک دوسرے پر منحصر کر دیں گے۔

تب ہی یہ اتحاد ایک نئی خلافت میں ارتقاء پائے گا۔

تب ہی، جب ہم تیار ہو جائیں گے، ہم کفار پر جنگ کریں گے تاکہ اس سیارے پر غالب طاقت بنیں، باطل کا خاتمہ کریں، اور پورے دین کو صرف اللہ کے لیے بنائیں۔

امت کو متحد کرنے کے ہمارے فوری اقدامات یوں ہیں:

أ. پاکستان کی ریاست پر قبضہ، جو اپنے جوہری دفاع اور نوجوان انسانی صلاحیتوں کی وجہ سے امت کی کنجی ہے۔ ہم پاکستان میں اقتدار حاصل کریں گے۔

ب. ہم تیزی سے پاکستانی قوم کو ایک قابل عمل ہراول دستہ بنائیں گے۔

ت. مسلم طاقت کے دیگر مراکز کے ساتھ مل کر، ہم ہر مسلم قوم کو ضروری ذرائع سے امت کے منصوبے میں شامل کریں گے۔

یہ عالمی جہاد اور امت کی بیداری کے لیے 5 مراحل کے منصوبے کے مرحلہ 3 کا خلاصہ ہے جسے ہمارے معزز اسلاف نے القاعدہ اور دیگر تحریکوں میں شروع کیا تھا۔[1] مراحل یہ ہیں:

تحریک کی تشکیل

مرحلہ 1: تھیٹر (مرکز) میں ابتدائی تنظیم۔ افغانستان میں سوویت یونین کی شکست اور کارروائی کے لیے پکار کی بنیاد۔ کامیابی الحمدللہ۔

مرحلہ 2: کامیابی اور پیغام سے فائدہ اٹھانا، امریکہ کو افغانستان لانا تاکہ اسے شکست دی جائے، اور ہراول دستے کی تحریک کے ذریعے اسے ہمارے دشمن کے طور پر اس کے کردار سے آگاہی پیدا کرنا۔ کامیابی الحمدللہ۔

تحریک کا استحکام

مرحلہ 3: موجودہ مرحلہ۔ غیر مستحکم ریاستوں میں جہاں موقع ملے، اقتدار پر قبضہ کرنا۔ جاری ہے۔ افغانستان میں جزوی اور شام میں مکمل کامیابی الحمدللہ۔ لیبیا، مالی (وغیرہ)، صومالیہ، یمن میں پیش رفت جاری ہے۔ مصر، تیونس اب تک کی ناکامیاں ہیں۔ پاکستان اور اس کے جوہری ہتھیار اس مرحلے میں اہم ہدف ہیں۔

مرحلہ 4: طاقت کے ان مختلف مراکز کو اکٹھا کرنا۔ کسی بھی طرح اس نئی ناقابل تسخیر طاقت کا استعمال کرتے ہوئے امت کو ایک مضبوط یورپی یونین / نیٹو جیسے اتحاد میں متحد کرنا۔

---

1 اللہ ہمارے شیخوں اسامہ، الزواہری، عزام، اور دنیا بھر کے تمام مجاہدین، دانشوروں، مجتہدین، علماء، اور عام مسلمانوں کو، معلوم اور نامعلوم، جنہوں نے عملی یا فکری طور پر اس ہدف کی طرف بہت کچھ یا تھوڑا بہت کیا، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

تحریک کی تکمیل

مرحلہ 5: عالمی نظام کو الٹ پلٹ کرنے اور تصفیے کے بعد ایک نیا عالمی نظام تعمیر کرنے کے لیے ہماری شرائط پر ایک عالمی تنازعہ۔ اسلام کا عالمی نظام۔

ہم صرف ایک مشین کے پرزے ہیں۔ یہ ہمارے معزز اسلاف کا پیش کردہ وژن کا تسلسل ہے جنہوں نے ہمیں، اس وقت اور اس جگہ کے مسلمانوں کو سمجھایا کہ طاقتور وہی کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے اور کمزور سہتا ہے۔ لہذا، ہمیں وہ سب کچھ کرنا چاہیے جو طاقت حاصل کرنے کے لیے ضروری ہو۔ ناقابل تسخیر طاقت۔ اور اس طاقت کے ساتھ ہمیں عالمی نظام کو شریعہ کے تصور کے مطابق ڈھالنا ہوگا۔ ایک شعوری تہذیب اور ایک عادلانہ نظام۔ اللہ کی حکمرانی میں ایک خدائی سلطنت، جیسا کہ تخلیق کا ہونا چاہیے۔ اور یوں، جب ایک مسلمان کافروں کے درمیان چلے گا تو وہ اس کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا کہ اس طاقت سے اسے کیا ہو سکتا ہے۔ کسی مسلمان بچے کو خوف نہیں ہوگا۔ ہر مسلمان عورت زمین پر محفوظ اور باوقار چل سکے گی۔ کیونکہ وہ جانتی ہوگی کہ اسے عادل اسلامی ریاست کی حفاظت حاصل ہے، جو بحر اوقیانوس سے بحر الکاہل تک حکومت کرتی ہے، اور ان کے درمیان ہر چیز پر تسلط ہے۔

اور جو کسی چیلنج کو برداشت نہیں کرتی۔

یہ ہدف کیوں؟

امت کیا ہے؟

امت محض عالمی مسلم بھائی چارے کا ایک مبہم احساس نہیں ہے۔ یہ ایک حقیقی، منظم، بامقصد مساوات پر مبنی شہریوں کی برادری ہے۔ یہ ایک سماجی اور سیاسی منصوبہ ہے: ایک ایسا فریم ورک جو وقار کی حفاظت کرتا ہے، زندگی کو منظم کرتا ہے، اور مسلمانوں کو اجتماعی طور پر اللہ کے فرمان کے مطابق زندگی گزارنے کی اجازت دیتا ہے۔

مدینہ میں پہلی امت حوالہ نقطہ ہے: مختلف گروہ ایک مشترکہ معاہدے، ایمان، مشترکہ سلامتی اور ذمہ داریوں کے ذریعے آپس میں بندھے ہوئے تھے - ایک قوم، ایک مقصد، ایک قیادت۔ اس ماڈل نے بے معنی قوم پرستانہ وفاداریوں کو عقیدے اور انصاف پر مبنی اعلیٰ حقیقی وفاداری سے بدل دیا۔ وقت کے ساتھ ساتھ، مسلمانوں نے اسے ایک ایسی تہذیب میں بدل دیا جس نے زمینوں، تجارتی راستوں، سائنس، علم اور قانون کو جوڑا- جس نے آج کی دنیا کو تعمیر کیا۔

ایک امت، جو جغرافیہ اور ذیلی شناختوں پر پھیلی ہوئی ہے، لیکن ایک قیادت کے تحت سوچنے اور عمل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے، اور ایسے ادارے تعمیر کرتی ہے جو مسلمانوں کی حفاظت اور خدمت کرتے ہیں جہاں وہ رہتے ہیں۔ یہ پرانی یادیں نہیں؛ یہ اجتماعی طاقت کو دوبارہ تعمیر کرنے کا ایک زندہ منصوبہ ہے، تاکہ ہم اپنے لوگوں کے لیے بکھراؤ، ناانصافی اور مستقل کمزوری کے بجائے کچھ بہتر حصہ ڈال سکیں، اور انسانیت کو، جو اپنا راستہ کھو چکی ہے، صحیح راستہ دکھا سکیں۔

جب امت کو اس طرح تعریف کیا جاتا ہے، جیسا کہ ہمارے نبی ﷺ نے کیا، جیسا کہ ہونا چاہیے -تو کیا کوئی اس حقیقت کے خلاف بحث کر سکتا ہے کہ اس کی بحالی ہی ہمارے تمام مسائل کا واحد حل ہے؟

قیادت کیا ہے؟

رسول اللہ ﷺ ہماری مثال ہیں۔ اور اس امت کو بہترین رہنماؤں سے نوازا گیا ہے۔ لیکن آج ہم نے خود ہی بے شرمی سے کمزور کیڑوں کی قیادت میں رہنا قبول کیا ہے۔

اسلام میں قیادت ایک امانت ہے، نہ کہ کوئی مقام کی علامت اور نہ ہی کوئی موروثی لقب۔ ایک رہنما وہ ہے جو لوگوں کے دین، ان کی سلامتی اور ان کی بنیادی فلاح و بہبود کے لیے اللہ کے سامنے ذمہ داری اٹھاتا ہے۔ یہ ایک عظیم وژن کے ذریعے دوسروں کی خدمت، حفاظت اور تنظیم کے بارے میں ہے جو انہیں اللہ کی اطاعت اور انصاف کے قریب لاتا ہے۔

تین بنیادی خصوصیات ناقابل گفت وشنید ہیں: تقویٰ (اللہ کا شعور)، عدل (انصاف) اور اہلیت۔ تقویٰ کے بغیر، طاقت بگاڑ دیتی ہے۔ انصاف کے بغیر، لوگ اعتماد کھو دیتے ہیں۔ اہلیت کے بغیر، اچھے ارادے بھی نقصان پہنچاتے ہیں۔ اسلامی قیادت میرٹ پر مبنی شوریٰ پر بھی

منحصر ہے - دوسروں سے مشورہ کرنا، مختلف آراء سننا، اور درست ہونے کے لیے تیار رہنا۔ نبی ﷺ کی مثال، اور خلفائے راشدینؓ کی مثالیں یہ دکھاتی ہیں کہ رہنما مشورہ لیتے تھے، ذمہ داریوں کو واضح طور پر تقسیم کرتے تھے، اور ذاتی انا سے بالاتر ہو کر قواعد کا احترام کرتے تھے۔ نمازوں کی حفاظت کی جاتی ہے، کمزوروں کا دفاع کیا جاتا ہے، وسائل کو منصفانہ طریقے سے مختص کیا جاتا ہے، اور تنازعات کو دانشمندی سے حل کیا جاتا ہے۔ ایک طویل مدتی وژن ہوتا ہے۔ امت کی طاقت کو بڑھانے اور پورے دین کو صرف اللہ کے لیے بنانے کے لیے منصوبے پر منصوبے ہوتے ہیں۔ اس امت کا ہر فرد جانتا تھا کہ ان کی قیادت ان کے لیے کام کرتی ہے۔

جب قیادت کو اس طرح تعریف کیا جاتا ہے، جیسا کہ ہمارے نبی ﷺ نے کیا، جیسا کہ ہونا چاہیے - تو کیا کوئی اس حقیقت کے خلاف بحث کر سکتا ہے کہ آج ہم بے قائد ہیں؟

اے نوجوان مسلمان تم اس نیک جدوجہد کا براہ راست تسلسل ہو۔ تم ایک ایسی جنگ کے سپاہی ہو جو وقت کے آغاز سے جاری ہے، اور جو ایام کے اختتام تک جاری رہے گی۔ ایمان اور کفر کے درمیان جنگ۔ انسانیت کے درمیان یہی واحد تقسیم ہے۔

ہمارے نبی ﷺ کے صحابہؓ نوجوان تھے۔ وہ ایک پسماندہ علاقے سے اٹھے اور دنیا کو فتح کیا کیونکہ انہوں نے اپنے نبی ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کی پیروی کی اور اپنے رب کے وعدے پر یقین کیا۔ انہوں نے تیاری کی اور اسے کمال کے ساتھ انجام دیا۔ وہ لوگوں میں سے بہترین تھے، اور تم ان کے جانشین ہو۔ انہیں مایوس نہ کرنا۔ اٹھو اور اپنے دین کی لاج رکھو۔

قتل کیے گئے فلسطینی بچے کی ماں، کشمیری 'نصف بیوہ'، روہنگیا بہن، یتیم ایغور، سعودیہ میں قید نیک عالم، سوڈانی بھائی جس کے خاندان کا قتل عام کیا گیا، بمباری کا شکار یمنی، مقبوضہ چیچن، سیکولرازم کے تلے تاجک، بھلایا گیا مظلوم - سب تمہیں پکار رہے ہیں۔

جب امت کی یہ حالت ہو تو تم اپنے کھانے کا لطف کیسے اٹھاتے ہو؟ تم اپنی شادی کا منصوبہ کیسے بناتے ہو؟ قیامت کے دن نبی ﷺ کو کیا جواب دو گے؟ کیا تم کو ان کے پرچم تلے آنے کی اجازت ملے گی؟ کیا تم کو ان کی شفاعت نصیب ہو گی؟

ذمہ داری تمھاری ہے۔ بائیں دائیں دیکھو، کوئی اور نہیں ہے۔ اور قیامت کے دن اللہ تم سے پوچھے گا: میرے بندے، میں نے تجھے حکم دیا اور تجھے اپنے لوگوں کے لیے میرے راستے میں لڑنے کے اوزار دیے، کیا تو نے کیا؟

اگر تم کچھ نہیں کرتے، تو تمھارا آرام ہی وہ جنت ہو جو تم جانو، تمھارا کھانا تمھارے پیٹوں میں سڑ جائے، تمھاری بیویاں تم کو چھوڑ دیں، اور اس فانی دنیا کے لیے تمھاری تمام امیدیں تمھارا گلا گھونٹ دیں۔ تمھارے بچے اور تمھاری جائیداد جن سے تم اللہ سے، نبی ﷺ سے، اس امت کے بچوں سے زیادہ محبت کرتے ہو، تم سے دستبردار ہو جائیں۔ اس دنیا اور آخرت میں تم بے عزت ہو اور مسلمانوں کی صفوں میں کبھی شمار نہ ہو۔

اگر تم یہ پڑھ رہے ہو، تو یہ تم پر فرض ہے کہ اس دستاویز کو سمجھو، اس تاریخی تحریک میں اپنے کردار کو سمجھو، اور ہدف کی طرف بڑھنے کے لیے اپنے آپ کو مناسب مقام پر رکھو۔

اس دستاویز میں حکمت عملیوں اور تدابیر کے بارے میں عمومی رہنمائی شامل ہے جو (1) آزادی سے قبل کی مسلم اقوام میں طاقت حاصل کرنے کے لیے، (2) آزادی کے بعد کی مسلم اقوام میں طاقت بڑھانے اور امت کو متحد کرنے کے لیے، اور (3) دار الحرب میں کیے جانے والے اقدامات کے لیے استعمال کی جائیں گی۔ پھر، منصوبہ بندی میں مدد کے لیے کچھ مفید اضافی مواد شامل کیے گئے ہیں۔

اس دستاویز کو پڑھتے وقت کچھ باتوں کو ذہن میں رکھیں:

1. یہ ایک 'رہنما' دستاویز ہے۔ صورتحال کو پڑھیں، اسی کے مطابق ڈھالیں۔
2. ہدف سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں - کوئی گروہ نہیں، کوئی فرد نہیں۔ جو قربان کرنے کی ضرورت ہے، اسے قربان کریں، خواہ وہ تم خود ہی ہو۔
3. جلد بازی یا غیر محتاط طریقے سے عمل نہ کریں۔ طویل مدتی فوائد کو کبھی بھی قلیل مدتی اہداف کے لیے یا موجودہ مزاج کو خوش کرنے کے لیے قربان نہ کریں - یہ ایک طویل مدتی منصوبہ ہے۔ اسے دہائیاں یا حتیٰ کہ صدیاں لگ سکتی ہیں۔ یہ تقریباً 50 سال پہلے شروع ہوا، اور اس مرحلے کی تکمیل ہمارے بچوں کے بچوں کے ذریعے ہی ہو سکتی ہے۔
4. نظریے کو ہدف پر ترجیح نہ دیں۔ ضرورت پڑنے پر سمجھوتہ کریں، حتمی مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے۔ طاقت کے بغیر نیکی محض ایک رائے ہے۔ یہ سیرت نبوی ﷺ سے حکمت عملی کا سبق ہے۔ پہلے طاقت۔[2]
5. کبھی شک نہ کریں کہ یہ ہو گا، یہ اللہ کا وعدہ ہے۔

تم جو بھی کرنے کا انتخاب کرو، خواہ تم کامیاب ہو یا نہیں، اس راستے میں جدوجہد کا ایک لمحہ تمھاری اس کے بغیر ہزاروں زندگیوں سے بہتر ہے۔ اللہ تمھارے ساتھ ہو اور تمھیں اقصیٰ، اسلام آباد، ریاض، ابوظہبی، قاہرہ اور جہاں کہیں بھی مسلمان مظلوم ہیں وہاں کا آزاد کنندہ بنائے اور دہلی، بیجنگ، ماسکو، لندن، واشنگٹن اور جہاں کہیں سے بھی شیطان ہمارے خلاف سازش کرتا ہے وہاں کا فاتح، کفر کی زنجیریں توڑنے والا اور محمد ﷺ کے دین کا بحال کرنے والا بنائے۔

واللہ! ہم نہیں رکیں گے جب تک کہ دنیا کے کسی نامعلوم حصے کا ایک مسلمان اسلامی ریاست سے شکایت نہ کرے کہ ایک کافر نے اسے غلط نظر سے دیکھا، اور اسلامی ریاست اس کافر کی آنکھیں نکال دے تاکہ دوسروں کے لیے عبرت ہو۔

---

[2] تمام مسلمان اس سے محبت کرتے ہیں جو صلاح الدین نے حاصل کیا لیکن بھول گئے کہ اس نے یہ کیسے کیا۔ القدس کو صلیبیوں سے آزاد کرانے کے اپنے 'مثالی' مقصد تک پہنچنے کے لیے اسے شام کو متحد کرنے کے لیے چھوٹے ذہن کے، مفاد پرست مسلمانوں سے لڑنا اور مارنا پڑا، مصر پر قبضہ کرنے کے لیے اسے ایک کافر حکومت سے بیعت کرنی پڑی۔ یروشلم کو الگ تھلگ کرنے کے لیے اسے صلیبی دشمن کے ساتھ معاہدے کرنا پڑے۔ فتح کا راستہ ناگوار عملیت پسندی سے بھرا ہوا ہے۔

قبل از آزادی کی حکمت عملیاں اور تدابیر

یہ مسلم اقوام میں مرحلہ 3 کے اندرونی تحریکوں کے لیے اضافی حکمت عملیاں اور طریقے ہیں۔ یہ روایتی باغیانہ فوجی حکمت عملی / تدابیر کی جگہ نہیں لیتے اور صرف اس صورت میں قابل اطلاق ہیں جب حالات موجود ہوں۔

1. گہرے اہداف کے پیرامیٹرز

اپنے اہداف کا دانشمندی سے انتخاب کریں۔ 'کوشش-وصول' اور 'خطرہ-اجر' کو نظر میں رکھتے ہوئے۔ تمھارا دشمن کام کرنے کے لیے ایک ادارہ جاتی نیٹ ورک (طاقت کا ڈھانچہ) پر انحصار کرتا ہے۔ اس نیٹ ورک میں رسمی اور غیر رسمی دونوں نوڈز ہوتے ہیں۔ اس نیٹ ورک کا نقشہ بنائیں اور اہم نوڈز (ستونوں) کو نشانہ بنائیں۔ یہ بیرونی نوڈز (مثلاً، فوجی چوکیوں) کو نشانہ بنانے سے زیادہ فائدہ مند ہوگا جو مشکل اہداف ہیں اور جہاں تمھارا دشمن حملے کی توقع کرتا ہے۔ انہیں بائی پاس کریں اور دشمن کے مرکز ثقل کو نشانہ بنائیں۔

مثال کے طور پر، پاکستانی اسٹیبلشمنٹ کا ادارہ جاتی نیٹ ورک سینئر فوجی افسران پر مشتمل ہے جو میدان میں یونٹوں کی کمانڈ کرتے ہیں (رسمی نیٹ ورک)، لیکن اپنی ذاتی مراعات کے لیے صنعت کاروں، مجرموں، سرکاری ملازمین، کاروباری افراد اور سیاست دانوں کے ایک وسیع نیٹ ورک (غیر رسمی نیٹ ورک) پر انحصار کرتے ہیں۔ یہ طاقت کے ڈھانچے کی توسیع ہیں۔ کیا ہوتا ہے جب تم اس ٹیکسٹائل مل مالک کے بیٹے کو اغوا کرتے ہیں جو کرنل کی زمین خرید رہا ہے؟ یہ آرمی کی زمین کے خریداروں کے درمیان مستقبل کے تعاملات کو کم ممکن بناتا ہے۔ جس سے فوجی افسران کی غیر رسمی آمدنی کے ذرائع کم ہوتے ہیں، جس سے فوجی افسر بننا کم دلکش ہو جاتا ہے، جس سے ریاست خود ایک غیر دلکش آپشن نظر آتی ہے۔ اپنے دشمن کو تنہا کریں۔

اس مثال کو مزید آگے لے جائیں۔ اس کرنل کی یونٹ کے سپاہیوں پر بہت سے حملے کرنے کے بجائے جو دوبارہ بھرتی کیے جاسکتے ہے، اپنے حملوں کو کرنل اور اس کے عملے پر مرکوز کریں۔ کئی دہائیوں کے تجربے والے سینئر فوجی افسران کو آسانی سے تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ انہیں کافی تعداد میں مار دیں تو یونٹ کا باہمی تعلق اور جنگی تیاری متاثر ہونا شروع ہو جائے گی۔ مزید یہ کہ، لوگ مشکل فیصلوں کو قبول کرنے کے زیادہ امکان رکھتے ہیں جب ان کا معاملے میں ذاتی مفاد ہو۔ سینئر فوجی افسران کے لیے اپنے آدمیوں کو تم سے لڑنے کے لیے بھیجنا آسان ہے، لیکن جب وہ خود اور ان کے خاندان اور مالی مفادات خطرے میں ہوں گے تو وہ تمھارے ساتھ مذاکرات کرنے کے لیے کہیں زیادہ تیار ہوں گے۔ نچلی سطح کے اہلکار یہ دیکھیں گے، اور ان کی حوصلہ شکنی ہوگی۔ صحیح وقت پر صحیح شخص کو نشانہ بنانے کے لیے ایک گولی کا لاگت-فائدہ تناسب زیادہ ہوتا ہے۔ دشمن کے مرکز ثقل کو تلاش کریں اور تباہ کریں، وہ ایک چیز، جسے ہٹا دیا جائے تو پورا ڈھانچہ منہدم ہو جائے گا۔

یہ ضمنی نقصان اور ساکھ کو بھی کم کرنے میں مدد کرتا ہے۔ پاکستان اور مصر جیسے ممالک میں فوج انتہائی غیر مقبول ہو چکی ہے۔ جبر کے عوامی چہرے والے سینئر افراد کے خلاف ہدف شدہ کارروائیاں تمھارے موقف کو بہتر بنائیں گی۔ ایک عمومی اصول کے طور پر، خصوصی ریاستی انفراسٹرکچر جیسے مہنگے ہتھیاروں کے نظام کو کم سے کم نقصان پہنچانے کا ہدف رکھیں۔ متناسب تشدد کا استعمال کریں، جو کام کے لیے مخصوص ہو، کیونکہ جب تم جیتو گے تو یہ انفراسٹرکچر ممکنہ حد تک برقرار حالت میں درکار ہو گا۔

آخر میں، کبھی بھی مقامی آبادی کو نشانہ نہ بنائیں، ان کی حفاظت کریں اور انہیں نقصان پہنچانے سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ تمھارا مقصد ایک بغاوت کو عوامی انقلاب میں تبدیل کرنا ہے - دل جیت کر اور ذہن بدل کر آبادی کو اپنے ساتھ لانا ہو گا۔ صرف سیکورٹی انفراسٹرکچر اور اہلکاروں کو نشانہ بنائیں جو دشمن کو کمزور کرنے کے لیے ضروری ہیں۔

2. سطحی اہداف کے پیرامیٹرز

یقیناً، ادارہ جاتی طاقت کے ڈھانچے کو کمزور کرنے کے لیے صرف اہلکاروں کو نشانہ بنانا کافی نہیں ہے۔ انفراسٹرکچر کے خلاف متحرک کارروائیاں کرنا ہوں گی۔ لیکن، جب تک ضروری نہ ہو، وہاں حملہ کرنے سے گریز کریں جہاں وہ تیار ہو - جیسے فوجی اڈے اور چوکیاں (سخت اہداف)، جب تک کہ تم انہیں زیر کرنے اور علاقے کو کنٹرول کرنے کے لیے تیار نہ ہوں۔

اپنے اہداف کو درج ذیل پر مرکوز کریں:

اہم صنعتیں: جدید فوجیں آپریشنز کو برقرار رکھنے کے لیے پیداواری ذرائع پر بہت زیادہ انحصار کرتی ہیں۔ مسلح افواج کی صنعتی ریڑھ کی ہڈی کو نشانہ بنائیں - مینوفیکچرنگ، ذخیرہ، سپلائیز، ایندھن، لاجسٹکس۔ یہ ان کی جنگی صلاحیت کو ہم سے اور ان کے ہم سر حریفوں کے خلاف دونوں صورتوں میں مفلوج کر دے گا، انہیں محدود بجٹ کے ساتھ کھوئی ہوئی صلاحیت کو تبدیل کرنے پر مجبور کرے گا، اور انہیں اپنے ہم سر حریفوں کے ساتھ اپنی روایتی برابری کھونے سے مزید خوفزدہ کرے گا، اس طرح انہیں معاہدے کے قریب دھکیلے گا۔ میدان میں موجود یونٹوں کو بھوکا رکھیں۔

فضائی طاقت: یہی سوچ ان کی فضائی طاقت پر بھی لاگو ہونی چاہیے، جو ایک اہم ہدف ہونی چاہیے۔ جدید مسلم اقوام جن کی کچھ فوجی قابلیت کی تاریخ ہے، جیسے پاکستان، مصر، اردن، اور حال ہی میں سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات، فضائی طاقت پر بہت زیادہ انحصار کرتی ہیں، اس طرح، اس میں کوئی بھی کمی انہیں انتہائی پریشان کر دے گی، اضافی دباؤ ڈالے گی تاکہ وہ بات چیت کی میز پر آئیں۔ ان کی فضائی طاقت تمھارے لیے بھی سب سے بڑا روایتی خطرہ ہے۔

آمدنی پیدا کرنے والی صنعتیں: زیادہ تر بڑے فوجی-بیوروکریٹک ریاستیں کاروبار کا ایک وسیع نیٹ ورک برقرار رکھتی ہیں جو حکومتی فنڈنگ سے ہٹ کر اضافی سرمایہ فراہم کرتا ہے، جو عام طور پر غیر قابل اعتماد ہوتا ہے۔ انہیں نشانہ بنایا جانا چاہیے - شوگر ملز، سیریل پلانٹس وغیرہ۔ یہ اہداف آسان ہیں، ان کا دفاع کم ہوتا ہے اور انہیں ناکارہ بنانے کے لیے کم وسائل کی ضرورت ہوتی ہے - اکثر ایک اچھی طرح سے لگائی گئی آگ کام کر دے گی۔ لیکن ان کی تباہی اور متبادل کا مالی بوجھ دشمن کے آپریشنز کو برقرار رکھنے کی صلاحیت پر غیر معمولی اثر ڈالے گا۔ مثال کے طور پر، درج ذیل کچھ ایسے کاروباروں کی فہرست ہے جن میں پاکستانی مسلح افواج براہ راست شامل ہیں - یہ سب آسان اہداف ہیں:

فوجی فاؤنڈیشن

فوجی سیریلز، فاؤنڈیشن گیس (فونگیس)، فوجی فرٹیلائزر کمپنی، فوجی سیمنٹ کمپنی، فوجی آئل ٹرمینل اینڈ ڈسٹری بیوشن کمپنی، فوجی کبیر والا پاور کمپنی، فاؤنڈیشن پاور کمپنی ڈھرکی، عسکری سیمنٹ، عسکری بینک، فاؤنڈیشن ونڈ انرجی 1 اور 2، نون پاکستان لمیٹڈ (فوجی فوڈز)، فوجی میٹ لمیٹڈ، فوجی فرٹیلائزر بن قاسم لمیٹڈ، فوجی اکبر پورٹیا میرین ٹرمینل۔

آرمی ویلفیئر ٹرسٹ (اے ڈبلیو ٹی)

آرمی ویلفیئر شوگر ملز (بدین)، عسکری شوز، عسکری جنرل انشورنس کمپنی، عسکری ایوی ایشن سروسز، مال پاکستان لمیٹڈ (موبل عسکری لبریکینٹس)، عسکری گارڈز، عسکری فیولز، فوجی سیکیورٹی سروسز، عسکری اپریل۔

شاہین فاؤنڈیشن (ایئر فورس)

شاہین ایئرپورٹ سروسز (سپس)، شاہین ایرو ٹریڈرز، شاہین نٹ ویئر، شاہین میڈیکل سروسز، ہاک ایڈورٹائزنگ، شاہین انشورنس کمپنی، شاہین فاؤنڈیشن سیکیورٹی سروسز۔

بحریہ فاؤنڈیشن (نیوی)

بحریہ ڈریجنگ کمپنی، بحریہ ٹرانزشپمنٹ ہب آف پاکستان، بحریہ انٹرپرائز سسٹمز اینڈ ٹیکنالوجیز، بحریہ کلاسیفیکیشن سوسائٹی، بحریہ میری ٹائم سروسز (پرائیویٹ) لمیٹڈ، میری ٹائم ورکس آرگنائزیشن، بحریہ سیکیورٹی سسٹمز اینڈ سروسز، بحریہ ٹریولز، بحریہ فارمیسی، بحریہ کنسٹرکشن۔

2024 میں، ان منافع بخش کاروباروں نے مجموعی طور پر 20.7 بلین ڈالر کی آمدنی حاصل کی، جو مختص 7.6 بلین ڈالر کے دفاعی بجٹ کا تقریباً تین گنا ہے۔ اس کا کچھ حصہ سینئر فوجی افسران کی جیبوں میں جاتا ہے، کچھ دفاعی اخراجات میں - یہ دونوں طاقت کے ڈھانچے کو برقرار رکھتے ہیں۔ اگر اس کا 10٪ بھی غائب ہو جائے تو سرپرستی کے نیٹ ورک کا کیا ہو گا؟ سرمایہ کاروں کے اعتماد کا کیا ہو گا؟

ان صنعتوں کو نشانہ بنانے کا ایک اضافی نتیجہ یہ بھی ہوتا ہے کہ قلت کے ذریعے روزمرہ کی اشیاء کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں۔ لوگ کبھی بھی سیاست، مذہب یا حتیٰ کہ ظلم کے خلاف بڑے پیمانے پر نہیں نکلیں گے - وہ صرف اس وقت غصے میں نکلیں گے جب وہ زندگی کا خرچ برداشت نہیں کر سکیں گے۔ ریاست کی بنیادی اشیاء اور خدمات فراہم کرنے کی صلاحیت میں خلل ڈالیں۔

3. سماجی انجینئرنگ

بیانیہ پر کنٹرول اب شاید علاقے، اہلکاروں اور سامان پر کنٹرول سے زیادہ اہم ہے۔

ا. بیانیہ کو شکل دیں

-اپنے سامعین کو جانیں: بنیادی سامعین اپنی تحریک کے لوگ اور ملک کے لوگ ہیں۔ ثانوی سامعین بیرونی حمایتی، حریف گروپس وغیرہ ہو سکتے ہیں، لیکن اپنے پیغام کو خلط ملط نہ کریں۔ بنیادی طور پر یہ لوگوں کی آزادی اور ان کے خدشات کو دور کرنے کے بارے میں ہونا چاہیے۔

-دشمن کی شناخت اور اسے الگ تھلگ کریں: پیغام کو ریاست کو عوام سے الگ کرنا چاہیے۔ یہاں تم جو اصطلاحات استعمال کرتے ہو وہ اہم ہیں۔ مثال کے طور پر، پاکستان میں 'پاکستانی فوج' کی بجائے 'عاصم کے غنڈے' استعمال کریں۔ ریاستی جبر کو ایک انتہائی ناپسندیدہ فرد کی شکل میں جوڑیں۔ یا پوری فورس کو عوام سے منقطع کریں اور 'رائل انڈین آرمی' استعمال کریں جو ٹی ٹی پی نے استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔

-اپنے آپ کو ایک جائز اور منصفانہ متبادل کے طور پر پیش کریں: تم لوگوں میں سے ہو، تم ایک ہو۔ یہ 'ہم' بمقابلہ 'وہ' ہے۔ نفسیاتی طور پر یہ تمھارے اقدامات کو لوگوں کی مایوسی کے اہداف کے ساتھ ہم آہنگ کرے گا۔ تم انہیں نشانہ بنا رہے ہو جنہیں اکثریت ناپسند کرتی ہے، لہٰذا ان کے ذہن میں تم ایک ہو۔ مزید یہ کہ، عام آدمی دارالحکومت میں کون اقتدار میں ہے اس سے زیادہ اس نچلی سطح پر اس پر ہونے والے ناانصافی سے پریشان ہوتا ہے۔ اسے دکھانا چاہیے کہ تم ہی وہ ہو جو اسے انصاف دے سکے گا۔ واضح ناانصافی کے قومی معاملات میں خود کو شامل کرنا چاہیے۔ مثال کے طور پر، اگر کسی عدالت نے ایک اعلیٰ پروفائل کیس میں ایک طاقتور شخص کو اس جرم سے بری کر دیا ہے جو اس نے واضح طور پر کیا ہے، تو اس فرد کو اغوا کریں، اس پر دوبارہ مقدمہ چلائیں اور اسے سزا دیں۔ آپ کو عوام کا ہیرو سمجھا جانا چاہیے۔ ایک منتظر حکومت کی طرح برتاؤ کرو۔ اگر ضرورت ہو تو، جیسا کہ ایچ ٹی ایس نے شام میں کیا، خود کو مکمل طور پر دوبارہ ایجاد کریں۔

حدود سے تجاوز نہ کریں: جہاں شرعی بنیاد نہ ہو وہاں تکفیر نہ کریں۔ اسے دشمن تمہارے خلاف استعمال کرے گا۔ بربریت کی فلم بندی نہ کریں۔ یہ انتہائی نقصان دہ ہے کیونکہ یہ دشمن کو آبادی کو ڈرانے کے لیے پروپیگنڈا فراہم کرتا ہے۔ لوگ فوج کی نمائندگی سے نفرت کر سکتے ہیں لیکن فوجی پھر بھی ان کے بیٹے ہیں - اور سر قلم کرنے کی ویڈیوز تم کو 'دوسرے' کے طور پر دکھاتی ہیں۔ ایسے واقعات کی ویڈیو ریکارڈنگ کو مکمل طور پر ممنوع قرار دیا جانا چاہیے چاہے وہ کبھی کبھار ہو بھی جائے۔ عام طور پر، پکڑے گئے فوجیوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا جانا چاہیے، اور انہیں یا تو ساتھ شامل ہونے یا آزاد کیے جانے کا اختیار دیا جانا چاہیے۔ ایسے عمل کی فلم بندی کی جانی چاہیے اور اسے بڑے پیمانے پر پھیلایا جانا چاہیے۔

ب. بیانیہ کو فروغ دیں: سماجی نقشہ سازی

پیغام لوگوں کے ذاتی آلات کے ذریعے ان کے گھروں تک پہنچنا چاہیے۔ اپنے باقاعدہ مواد کے علاوہ جو باقاعدہ میڈیا چینلز کے ذریعے تقسیم ہوتا ہے، آپ کو سماجی نقشہ سازی اور انجینئرنگ پر مبنی ایک متوازی کوشش شروع کرنی چاہیے۔ سماجی نقشہ سازی کے عمل میں بڑے ڈیٹا میں الگورتھم کا استعمال کیا جاتا ہے تاکہ آبادی کے ایسے حصوں کی نشاندہی کی جا سکے (ان کی سرگرمی اور ذاتی خصوصیات کی بنیاد پر) جو ایک مخصوص پیغام کے لیے حساس ہوتے ہیں۔ ان سامعین کو پھر سماجی طور پر 'انجینئرڈ' کیا جاتا ہے، یعنی ان کی شکایات یا امیدوں پر بار بار اثر انداز ہونے کے لیے 'پیغام سے متعلق' مواد دکھایا جاتا ہے۔ یہ دنیا بھر میں انتخابات اور اشتہارات میں ہوتا ہے۔ ماضی میں، اسے لاگو کرنے کے لیے بڑی ٹیموں اور بجٹ کی ضرورت ہوتی تھی (کیمبرج اینالیٹیکا کو یاد کریں)، لیکن حالیہ تیار شدہ آرٹیفیشل انٹیلی جنس ماڈلس اس سلسلے میں انتہائی امید افزا ہیں، جو چھوٹے بجٹ کے ساتھ چھوٹی ٹیموں کو اجازت دیں گے۔ مثال کے طور پر، آرٹیفیشل انٹیلی جنس سے تیار کردہ ٹک ٹاک مواد سستا اور آسانی سے متن سے ویڈیو کے ذریعے تیار کیا جاتا ہے۔ آسانی سے روزانہ ہزاروں ویڈیوز تیار کی جا سکتی ہیں جو آبادی کو نشانہ بناتی ہیں۔

مثال: فیصل آباد کی ایک ادھیڑ عمر گھریلو خاتون جو خاص طور پر سیاسی نہیں ہے لیکن بجلی کے بلوں کو کم کرنے کے طریقے بار بار تلاش کرتی رہتی ہے۔ اسے پھر بار بار آرٹیفیشل انٹیلی جنس سے تیار کردہ مواد دکھایا جاتا ہے جس میں دکھایا جاتا ہے کہ فوج کا ایک گولف کلب مفت میں کتنی بجلی استعمال کرتا ہے۔ پھر اسے 'تیسری پارٹی' کا متعلقہ مواد دکھایا جاتا ہے جس میں دکھایا جاتا ہے کہ مجاہدین نے حال ہی میں جنوبی وزیرستان کے ایک پہلے سے تاریک گاؤں کو ایک جنریٹر فراہم کیا ہے۔ مہینوں تک اسی طرح کی پیغام رسانی کے ساتھ مختلف موضوعات پر جو اس کی پرواہ کرتی ہے، ایسی ہدف بندی بالآخر اسے مجاہدین کو اچھے لوگ اور پاکستانی ریاست کو برا اداکار سمجھنے پر سماجی طور پر تیار کر دے گی۔ بہت سے مجاہدین یہ توقع رکھتے ہیں کہ انہیں خود بخود 'اچھے لوگ' سمجھا جائے گا، لیکن کفار اور ان کی کٹھ پتلی ریاستوں کی طرف سے مسلمان معاشروں پر دہائیوں سے سماجی پروپیگنڈا ہے۔ کچھ بھی یقینی نہیں ہے۔ ہمیں اس پر کام کرنا ہوگا۔

ج. بیانیہ کو تقویت دیں

بیانیہ ایک کہانی ہے جو ہمیشہ ارتقاء پذیر رہتی ہے۔ آبادیوں کی توجہ کی مدت مختصر ہوتی ہے اور اس طرح انہیں مسلسل تفریح اور حیرت فراہم کی جانی چاہیے۔ اپنے بیانیہ کو پرانا نہ ہونے دیں۔ باقاعدہ نفسیاتی آپریشنز (پسای-اپس) کے ذریعے کہانی کو مسلسل آگے بڑھائیں۔

نفسیاتی آپریشنز کی مثال:

مسلح افواج یا ریاستی اداروں سے انحراف (اگرچہ کم تعداد میں) ایسے عظیم میڈیا واقعات ہیں جنہیں تیار کیا جا سکتا ہے۔ یہ تیار کردہ واقعات پھر بڑے پیمانے پر اصل فرار اور دشمن میں اعتماد کے مسلسل نقصان کا باعث بن سکتے ہیں۔ جہاز کو دراصل ڈوبنے کی ضرورت نہیں ہے تاکہ لوگ اس سے کود دیں، انہیں صرف یہ یقین دلانا ہوگا کہ یہ ڈوب رہا ہے۔ کچھ یونیفارم، ایک اچھی طرح سے منظم اسٹیج اور کچھ اچھی کیمرہ ورک کی مدد سے تم ایک سینئر افسر اور اس کی یونٹ کے ' دفیکشن ' کو وائرل طور پر مشتہر کر سکتے ہو۔ اسے تاریخ میں ایک 'نقطہ عروج' کے طور پر مشتہر کریں۔ یہ پیش رفت لوگوں اور دشمن کے اہلکاروں کے ذہنوں میں نقش ہونی چاہیے۔ تم ان 'فرار ہونے والوں' کے ذریعے انکے ساتھیوں تک اسٹیجڈ پیغامات بھی بجھوا سکتے ہیں۔ دشمن تم کو حقائق سے کتنا بھی غلط ثابت کرنے کی کوشش کرے، جب تک تم نے بیانیہ کو اچھی طرح پیش اور فروغ دیا ہے، صرف پہلا پیغام ہی لوگوں کے دلوں میں اہمیت رکھے گا۔

4. جدت طرازی کریں

اپنی تحریک کے اندر جدت کے مراکز قائم کریں۔ ان حصوں کو ایک کارپوریشن کی طرح چلائیں، اور انہیں وسائل، حمایت اور صبر دیں۔ انہیں بہتر عملکاری کرنے دیں اور اپنی تنظیم میں نیی سوچ پھیلانے دیں۔

مختلف مسئلہ حل کرنے کے پس منظر اور خصوصیات کے ساتھ ذہین نوجوان پیشہ ور افراد کے ایک چھوٹے سے گروپ کو اکٹھا کرنے سے شروع کریں۔ انہیں ایک چھوٹے، خصوصی آپریشنز ڈیولپمنٹ آفس (اسپیشل پروجیکٹس ڈیپارٹمنٹ) میں رکھیں تاکہ نئے حکمت عملیوں اور تدابیر کو تخلیق، انتظام اور انجام دیا جا سکے۔ یہ دفتر جدت کا مرکز ہونا چاہیے اور جہاں کہیں بھی ضرورت ہو وہاں سے مزید تجربہ اور مہارت لانا چاہیے۔ یہ ڈیٹا اکٹھا کرنے اور تجزیہ کرنے کا مرکز ہونا چاہیے - دونوں بڑا ڈیٹا، اور اپنی سرگرمیوں سے جمع کردہ ڈیٹا۔ یہ انہیں مسائل کی نشاندہی اور انہیں درست کرنے (مثال کے طور پر ایک بڑا مسئلہ انسداد انٹیلی جنس ہے) اور مواقع اور غیر مؤثر عمل کو پہچاننے کی اجازت دے گا (دشمن کے برعکس، تمھاری فنڈنگ محدود ہے، لہذا ابتدائی افق اسکیلنگ کے ذریعے غیر مؤثرات کو ختم کرنا بھتر ہے)۔ یہاں لوگ سب سے اہم عنصر ہیں - روشن خیال نوجوان افراد کی ضرورت ہے جو 'ناممکن' لفظ سے واقف نہ ہوں - ڈیٹا اکٹھا کرنا اور منیپیولیشن، پروسیس انجینئرز، پروجیکٹ مینیجرز، ہیکرز، ڈویلپمنٹ اسپیشلسٹس، سابق فوجی / افسران، میدان میں زمینی کمانڈروں کے لیے پوائنٹ مین جن کی ڈیٹا کی براہ

راست لائن ہو، مسلم دنیا بھر میں برادر تحریکوں کے ساتھ رابطے اور بہت کچھ کی ضرورت ہے۔ یہ دفتر صرف براہ راست قیادت کو جواب دہ ہونا چاہیے اور اسے اپنے کام میں بڑی حد تک آزادی کی اجازت ہونی چاہیے۔ اس کے تمام عناصر کے ساتھ گہرے تعلقات بھی ہونے چاہئیں تاکہ یہ ہر شعبے میں مسائل اور ممکنہ مواقع کو سمجھ سکے۔ اسے کافی فنڈنگ دی جانی چاہیے اور اسے 'کی پرفارمنس انڈیکیٹرس' جیسے تنظیمی بہتری کے نظام کو ترتیب دینے کے لیے بریف کیا جانا چاہیے۔ اسے باصلاحیت افراد کی تلاش کی بھی اجازت ہونی چاہیے - بہت سے مسلمان ہیں، خاص طور پر مغرب میں، جو اپنی مہارت فراہم کرنے کے لیے تیار ہیں لیکن انہیں راستے کا علم نہیں۔ انہیں یہ موقع فراہم کرنا چاہیے اور ان کی صلاحیتوں کا استعمال کرنا چاہیے۔ اس کے لیے اس دفتر کے افعال کو زیادہ کارپوریٹ نوعیت کا ہونا بھی ضروری ہوگا۔

5. فضائی آلات اور نئی ٹیکنالوجی

اب تم فضائی ماحول میں بھی مقابلہ کر سکتے ہو اور کرنا چاہیے۔ ڈرون طاقت کا ضارب ہیں۔ 2010 کی دہائی کے اوائل سے جنگ کے تجربے نے دکھایا ہے کہ چھوٹے، سستے اور کم سیکھنے کی ضرورت والے تیار شدہ ڈرون جدید جنگ میں ضروری ہیں۔[3] ہمیں اس عمل کو تیز کرنا چاہیے کہ فضائی آلات کے استعمال کی طرف قوتوں کو مکمل طور پر مربوط اور دوبارہ رخ دیا جائے، دونوں اسٹریٹیجک اور ٹیکٹیکل سطح پر۔ ہمیں اکیڈمیز / کیمپوں کی بنیاد رکھنی چاہیے جو مکمل طور پر ان ڈرونز کی تیاری، استعمال اور تربیت کے لیے وقف ہوں۔[4] اگر آپ کے پاس یہ کرنے کی مقامی صلاحیت نہیں ہے، تو رابطے کریں اور ان ماہرین کو کہیں اور سے بلائیں / خاص طور پر اس کے لیے عوام سے بھرتی کریں۔ ایسٹار ڈرونز (80 ڈالر فی یونٹ تک کم قیمت) یونٹ کی تمام سطحوں کو حقیقی وقت کی زمینی انٹیلی جنس کے ساتھ محفوظ فاصلے سے اپنے آپریشنز کو ریکونسنس اور منصوبہ بنانے کی اجازت دیتے ہیں۔ فرسٹ پرسن ویو ڈرونز پھر محفوظ فاصلے سے بڑے، زیادہ محفوظ اور مہنگے فوجی آلات اور اہلکاروں کی تشکیل کو مؤثر طریقے سے نشانہ بنانے کی اجازت دیتے ہیں۔ ان آلات کا بنیادی دفاع، الیکٹرانک جنگ، 2025 تک، مہنگا اور اکثر غیر مؤثر ہے (مثلاً ڈرون کو فائبر آپٹک کیبلز سے لیس کیا جا سکتا ہے اور پھر انہیں جام نہیں کیا جا سکتا)۔ ایسی صلاحیت کو بڑھانا ضروری ہے، ابتدائی یونٹس تیار شدہ حالت میں آئیں، لیکن بالآخر ضرورت کے مطابق مختلف قسم کے ڈرونز کی تحقیق اور پیداوار کی مقامی صلاحیت پر منتج ہو، بیرونی سپلائرز پر انحصار کیے بغیر۔ مقامی موبائل صنعتی صلاحیت تعمیر کریں۔

---

3 ناگورنو قرہ باغ: آزری ڈرونز کا استعمال اور آرمینیائیوں کا آپریشنل استعمال کی کمی فیصلہ کن تھی۔

یوکرین: یوکرینی ڈرونز نے تمام روسی فضائی دفاع کو بائی پاس کرتے ہوئے کریملن کو نشانہ بنایا۔ ایرانی شاہد ڈرونز روسی جارحانہ حکمت عملی کا ایک اہم جزو ہیں۔

شام: ایچ ٹی ایس کا شاہین فورسز کا استعمال اس کی فتح میں اہم کردار تھا۔

7 اکتوبر: تیار شدہ ڈرونز کے استعمال نے حماس اور اس سے منسلک گروہوں کو 'سب سے مضبوط دیوار' کو توڑنے کی اجازت دی۔

پاکستان-ہندوستان '25: دونوں فریقوں سے ابتدائی اشارے ملتے ہیں کہ ڈرون سوار مزنے مقامی فضائی دفاع کو مغلوب کر دیا۔

پاک افغان سرحد: رائل انڈین آرمی اب زیادہ تر ڈرونز کا استعمال دراندازی کی کوششوں کو روکنے کے لیے کرتی ہے، جس سے سرحدی انتظام میں اہلکاروں کی جانیں بچتی ہیں۔

4 ایچ ٹی ایس نے ادلب میں ایسا کیا۔ یمن میں انصار اللہ (حوثیوں) کے ڈرونز کی ترقی بھی دیکھیں۔

رات کی جنگی صلاحیتوں کی ضرورت کو مجاہدین تحریک نے طویل عرصے سے سمجھ رکھا ہے لیکن پھر بھی اس پر زور دیا جانا چاہیے۔ انفرادی اور یونٹ دونوں کی رات کی صلاحیتوں میں سرمایہ کاری کرنی چاہیے -کم از کم ہر فائر ٹیم کے لیے ایک تھرمل سائیٹ / تھرمل ڈرون۔ مین پورٹیبل ٹیکٹیکل جیمنگ اور سپوفنگ پر بھی سنجیدگی سے غور کریں۔

دیگر اضافوں میں سستے بڑے پیمانے پر تیار کردہ ٹریل کیمرے شامل ہو سکتے ہیں جنہیں آپریشنز کے علاقے میں اہم سپلائی روٹس کے ساتھ ملبے / شگافوں میں چھپایا جا سکتا ہے، جو پھر 4-جی کے ذریعے ایک مانیٹرنگ نوڈ کو لائیو دشمن کی نقل و حرکت فراہم کرتے ہیں۔ اگر پائے گئے یا تباہ کیے گئے تو انہیں آسانی سے تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ پورا نظام ایک نیٹ ورک کے طور پر کام کرتا ہے لیکن اگر ایک یا زیادہ کیمرے نیٹ ورک سے نکال دیے جائیں تو پورا نیٹ ورک متاثر نہیں ہو گا۔ ایسے آلات کو بوبی ٹریپ بھی کیا جا سکتا ہے۔

آخر میں، بڑے پیمانے کی ٹیکنالوجی پر بھی تحقیق اور اسے استعمال کیا جانا چاہیے۔ یہ صرف قومی ریاستیں ہی نہیں جو قومی اہم انفراسٹرکچر کو نقصان پہنچانے، جام کرنے، سپوف کرنے اور خلل ڈالنے کی صلاحیت رکھتی ہیں- چھوٹی تحریکیں بھی یہ کر سکتی ہیں۔ سیٹلائٹ لنکس، انٹرنیٹ کیبلز، ٹاورز، سی سی ٹی وی / اسمارٹ سٹی سسٹمز، بریگیڈ لیول مواصلات، میدان جنگ میں خلل، ایئر ٹریفک کنٹرول، حکومتی اور مالیاتی انفراسٹرکچر، قومی بجلی گرڈز، ڈیمز، اور ریڈار سپوفنگ کو خلل ڈالنے کی صلاحیتیں تیار کریں۔[5] ان میں سے بہت سی چیزیں ایچ ٹی ایس نے اپنی فاتحانہ کارروائی میں بنیادی سطح پر کی تھیں۔[6] اس آپریشن کا مطالعہ کریں اور کبھی بھی چھوٹا نہ سوچیں۔ ایک چھوٹے سے پرعزم افراد کا گروپ بہت کچھ کر سکتا ہے۔

6. اتحاد سازی

شامی اور افغان دونوں فتوحات ہمیں حکومت کی تبدیلی کی تیاری میں اتحاد سازی کی اہمیت دکھاتی ہیں۔ یہ ممکنہ مقابلے کو روکتا ہے، دشمن کے اپنے سماجی تانے بانے کو کمزور کرتا ہے، اور جہاں تم نہیں ہو سکتے وہاں موجودگی فراہم کرتا ہے۔ ملک میں موجودہ نیٹ ورکس کی سماجی، نسلی اور ذیلی مذہبی ساخت کا باقاعدگی سے نقشہ بنائیں، اور اختلافات سے قطع نظر تمام اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ معاہدے کریں۔ انہیں آنے والے سیٹاپ میں حمایت کے بدلے جگہ کا یقین دلائیں۔

---

5 ان اہداف کے لیے منفرد مخصوص صلاحیتوں کو تیار کرنے کی کوشش کرنے کی بجائے، ایک ملیشس آرٹیفیشل انٹیلی جنس یا مستقبل کے آرٹیفیشل جنرل انٹیلی جنس کو تربیت کے بعد یا دوبارہ انجینئرنگ (یا حتیٰ کہ پرامپٹ انجینئرنگ کے ذریعے صارف کو غلط سمت میں دھکیلنا) کی تحقیق کریں۔ ان میں سے کچھ سسٹمز ایئر- گیپڈ ہیں، لیکن بہت سے نہیں۔ ایک ملیشس آرٹیفیشل انٹیلی جنس کا 2-3 دن میں کسی قوم کے بنیادی ڈھانچے پر کیا اثر ہو سکتا ہے۔ یہ آپ کو کیا کرنے کی اجازت دے گا؟

6 ایچ ٹی ایس کا دشمن کے مواصلات میں خلل ڈالنا ان کی تیزی سے پیش قدمی کا ایک بڑا عنصر تھا، جس سے انہیں دشمن کی بڑی تشکیلوں کو نظرانداز کرنے اور انہیں گھیرنے کی اجازت ملی۔

دیگر مجاہدین گروپس: ہو سکتا ہے کہ بہت سی وجوہات کی بنا پر دیگر مجاہدین گروپس آپ کے ساتھ شامل ہونے سے انکار کر دیں۔ جب تک وہ ہدف کے لیے براہ راست خطرہ نہ بنیں، ان سے لڑنے میں وقت ضائع نہ کریں۔ تنازعات کے علاقوں پر اتفاق کریں اور مفادات کے انضمام پر تعاون کریں۔ اپنی طاقت بڑھانے پر توجہ دیں، وہ بہت جلد ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو کر آپکے ساتھ ضم ہو جائیں گے۔

دیگر غیر اسلامی مزاحمتی گروپس: نظریے میں اختلاف کے باوجود، تم کو ان گروپس کے ساتھ بھی تنازعات سے بچنا چاہیے۔ تاریخی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ ایسے گروپس مسلم ممالک میں بہت مقبول نہیں ہوتے اور واحد مسئلہ پر مبنی ہوتے ہیں (مثلاً پاکستان میں بی ایل اے)۔ ان کے پیغام کو کمزور کریں اور مقامی آبادی کی بنیادی شکایات کو دور کریں- اسلامی پیغام ان کے فرقہ وارانہ / سیکولر پیغام سے کہیں زیادہ طاقتور ہے۔

بڑے نسلی گروپس: چونکہ آج بھی مسلم اقوام کی اکثریت قبائلی اور پدری نوعیت کی ہے، اس لیے سماجی رہنماؤں کو ساتھ لانا پیغام کے پھیلاؤ، نئی بھرتیوں اور محفوظ پناہ گاہوں کے لیے ضروری ہے۔ انہیں بالکل ایک سیاسی جماعت کی طرح متاثر کریں، چاہے اس کے لیے رقم کا تبادلہ ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ اپنے آپ کو نسلی شکایات میں شامل کریں، ہمیشہ گفتگو کا حصہ بنیں اور لوگوں کے ذہنوں میں بہترین ممکنہ حل بنیں۔

اقلیتی ذیلی مذہبی گروپس: جب تک اس سے کوئی فیصلہ کن سیاسی فائدہ نہ ملے، اقلیتی ذیلی مذہبی گروپس کو نشانہ بنانے میں وقت ضائع نہ کریں۔ یہ ان گروپس کو ریاست کی طرف دھکیل دے گا۔ انہیں سیکیورٹی اور مستقبل کے سیٹاپ میں ایک جگہ کا یقین دلائیں۔

اقلیتی غیر مسلم گروپس: ان کے ساتھ منصفانہ سلوک کیا جانا چاہیے اور انہیں منصوبے میں شامل کیا جانا چاہیے۔ انہیں ساتھ لانا بہت سے غیر ضروری سر درد سے بچاتا ہے اور بین الاقوامی قانونی حیثیت بھی فراہم کرتا ہے۔

نہ ہی اقلیتی ذیلی مذہبی اور نہ ہی غیر مسلم گروہ ہدف کے لیے وہ خطرہ ہیں جو ہم اکثر انہیں سمجھتے ہیں۔

بعض مسلم اقوام میں دیگر اہم اسٹیک ہولڈرز سیاسی جماعتیں ہیں۔ کچھ کو وسیع عوامی حمایت حاصل ہو سکتی ہے اور (جیسے پاکستان میں عمران خان) انتہائی مقبول رہنما ہو سکتے ہیں۔ ان کی مقبولیت کا فائدہ اٹھائیں۔ ان کی لڑائی کو اپنی شرائط پر اپنی لڑائی کے ساتھ ضم کریں، خاص طور پر اگر انہیں ظلم کا نشانہ بنایا جا رہا ہو۔ بہت سی سیاسی جماعتوں کے بہت فعال یوتھ ونگز ہوتے ہیں جو بہترین بھرتی کے میدان ہیں۔[7] اس پیغام کو گھر گھر پہنچائیں کہ حقیقی تبدیلی صرف جہاد کے ذریعے ہی آ سکتی ہے، کہ تاریخ میں کسی نے بھی اپنی طاقت رضاکارانہ طور پر نہیں چھوڑی، کہ

7 یونیورسٹیاں عام طور پر ہمارے لیے بھرتی کے اہم میدان ہیں۔ مغرب میں خاص طور پر اسلامک سوسائٹیز کے ساتھ مشغول ہونا چاہیے۔ اسے صرف بھرتی نہیں بلکہ ٹیلنٹ ہنٹنگ کی طرح دیکھیں۔

نظام کے اندر رہ کر کام کرنے کی ان کی حکمت عملی ناکام ہے۔ اپنے آپ کو ان کی صفوں میں ضم کریں اور کسی بھی فرق کو دھندلا دیں۔ کسی بھی مزاحمتی آواز کو خاموشی سے ہٹا دیں اور اس کا الزام ریاست پر ڈالیں۔

یاد رکھیں، بنیادی مقصد جیت ہے۔ چھوٹی چھوٹی خیالی شکایات سے بھٹک نہ جائیں۔

کسی بھی گروہ یا فرد کے ساتھ قریبی روابط، تعلقات اور مقصد کی وحدت کو یقینی بنائیں۔[8] رسمی ہو یا غیر رسمی، جسے ریاست سے ذرا بھی شکایت ہو۔[9] آپکو ایسی مایوسیوں کو بڑھانا چاہیے، ان نیٹ ورکس کے اندر مزاحمت کے اہم نوڈز کو ہٹانا چاہیے، اور بالآخر ایک متحد ریاست مخالف کمانڈ اور تعاون کے مرکز کی طرف بڑھنا چاہیے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کون ہے- اگر انہیں ریاست سے شکایت ہے، تو آپکو انہیں ایک بہتر سماجی معاہدہ پیش کرنا چاہیے۔

آخر میں، غیر ملکی تیسری فریق ریاستوں کے بارے میں ایک بات۔ اگر یہ آپکی کارروائی کی آزادی کو غیر ضروری طور پر محدود نہیں کرے گا، تو ایک قابل عمل تیسری ریاست کے حمایتی کو تلاش کریں۔ اس کے لیے کچھ رعایتیں درکار ہوں گی لیکن سیاسی حمایت، محفوظ پناہ گاہیں اور فنڈنگ فراہم ہوگی۔ مقصد پہلے اپنے ملک میں طاقت حاصل کرنا ہے۔ سیاسی چالیں بعد میں کی جا سکتی ہیں۔

مزید برآں، آپکو غیر مقامی اہداف کے خلاف دھمکی یا کوئی حملہ نہیں کرنا چاہیے، مثال کے طور پر، پاکستان میں چینیوں کے خلاف۔ اپنے لیے مزید دشمن بنانے میں اسٹریٹجک اہمیت نہیں ہے۔ چین کے ساتھ تصادم ہمارے موجودہ مرحلے کے دائرہ کار میں نہیں ہے۔ بیجنگ محض اسلام آباد میں ایک قابل اعتماد شراکت دار چاہتا ہے- اسے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ شراکت دار کون ہے، اور اگر وہ پاکستانی مجاہدین کو ایک قابل عمل متبادل کے طور پر جیتتے ہوئے دیکھتا ہے تو وہ ان کے ساتھ شراکت کرے گا۔ انہیں دکھائیں کہ تم زیادہ مضبوط، زیادہ قابل اعتماد شراکت دار ہو گے اور یہ کہ اسلام آباد میں موجودہ شراکت دار کمزور اور نااہل ہے کیونکہ اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے اور وہ بڑے پیمانے پر بدعنوانی کو کنٹرول نہیں کر سکتا۔ امریکہ کے ساتھ بھی یہی ہے۔ ٹرمپ جیسے لین دین پر مبنی انتظامیہ کا فائدہ اٹھائیں۔ جب تک ٹرمپ تم کو امریکی مفادات کے لیے براہ راست خطرہ نہیں سمجھتا، وہ ریاست کو بچانے کے لیے مداخلت نہیں کرے گا (مثلاً شام)۔ تمام فریقین کے ساتھ پس پردہ چینلز کو ہمیشہ کھولا جانا چاہیے تاکہ کسی بھی خدشات کو دور کیا جا سکے۔

---

8 بڑے کاروباری اداروں، صنعت کے سربراہان اور تجارتی تنظیموں سے بھی رابطہ کریں۔

9 تاہم، موقع پرستوں کو فیصلہ سازی کی طاقت دے کر مجاہدین تحریکوں کی نظریاتی پاکیزگی کو رقیق نہ کریں۔ تنظیمی سمت پر کنٹرول ان کے پاس رہنا چاہیے جو ہدف پر پختہ یقین رکھتے ہوں۔

جب ہمارے پاس طاقت اور جوہری چھتری ہوگی ان شاء اللہ، ہم جو چاہیں گے وہ کر سکیں گے۔

7. آخری حالت

مسلم اقوام میں ریاستی دشمن کی مکمل شکست کا ہدف رکھنا غلط ہے۔ اگرچہ یہ ایک ترجیحی نتیجہ ہے، لیکن بہت سی مسلم اقوام میں یہ یا تو ریاست کی گہری جڑوں والی طاقت کی وجہ سے غیر معقول ہے یا اس کے لیے اتنی تباہی کی ضرورت ہوگی کہ کوئی بھی وراثتی ریاست ہدف کے لیے تقریباً بیکار ہوگی۔

اس کے بجائے، ترجیحی ہدف اور آخری حالت ایک مذاکراتی حل ہونا چاہیے جہاں حکمران اسٹیبلشمنٹ کی اکثریت یہ تسلیم کر لے کہ مجاہدین کے ساتھ مزید تنازعہ اب اس کے بہترین مفاد میں نہیں ہے۔ پھر ریاست، اپنے قائم شدہ طرز زندگی کی حفاظت کے لیے، ایک پاور شیئرنگ ڈیل کرے گی،[10] مؤثر طریقے سے ہمیں نظام کا ایک حصہ دے گی - ایک ایسا نظام جسے ہمیں پھر اندر سے مکمل طور پر سنبھالنا ہوگا۔

یہ متضاد لگ سکتا ہے کیونکہ اسلام پسندانہ پیغام دہائیوں سے صفر-جامع رہا ہے۔[11] تو پھر ایک مذاکراتی حل ترجیحی نتیجہ کیوں ہے؟

اس مرحلے تک پہنچنے کے لیے جہاں ریاست کی نوعیت کے بارے میں سنجیدہ مذاکرات ہو سکیں، ہمیں نچلی سطح پر بغاوت اور لوگوں کی سماجی انجینئرنگ جاری رکھنی ہوگی جبکہ ساتھ ہی ساتھ محفوظ پناہ گاہوں کا استعمال کرتے ہوئے ایک تیز رفتار حملے کی منصوبہ بندی کرنی ہوگی۔ یہ تیز رفتار حملہ وہ 'چنگاری' ہوگی جو انسرجنسی کو عام بغاوت میں بدلنے کی اجازت دے گی (جہاں کچھ پورے شہر 'پکڑے جائیں گے')، اور مثالی طور پر، جیسے ہی یہ روشن ہوگا (مرکز تک پہنچنے سے بہت پہلے)، اس چنگاری سے پہلے لگنے والے دباؤ دشمن کے BATNA[12] کو ترجیحی سیڑھی سے نیچے دھکیل دیں گے، اسے مجبور کریں گے، شاید قطریوں اور ترکوں جیسے معمول کے مشکوک افراد کی ثالثی کے ذریعے، بیٹھ کر پاور شیئرنگ ڈیل کرنے پر۔ ایسا نتیجہ ریاست کی تنزلی سے بچائے گا جسے ہم ان شاء اللہ وراثت میں پائیں گے - یہ نتیجہ مجاہدین کے لیے دونوں ترجیحی ہے جنہیں ہدف جاری رکھنے کے لیے ایک قابل عمل ریاست کی ضرورت ہے، اور ریاستی اداروں کے لیے جنہیں اپنے عہدوں اور طرز زندگی سے

---

10 معاہدے کی نوعیت تنازعہ کی حالت اور اس وقت فریقین کی غالب بارگیننگ پاور پر منحصر ہے۔

11 القاعدہ کی دانشمندانہ قیادت (اللہ شہداء کو قبول فرمائے اور رہنماؤں کو سلامت رکھے) طویل عرصے سے ان عملی شرائط میں سوچنا شروع کر چکی تھی، تاہم، عراق میں القاعدہ جیسے زیادہ شور مچانے والے اور جذباتی عناصر نے انہیں اوجھل کر دیا تھا۔

12 Best Alternative to a Negotiated Agreement (مذاکرات کے معاہدے کا بہترین متبادل) - یعنی تیز رفتار حملے سے پہلے اور ریاست کو بڑے پیمانے پر علاقائی کنٹرول کے نقصان کے خدشے سے پہلے، ریاست کے پاس مذاکرات کرنے کی کوئی ترغیب نہیں تھی کیونکہ موجودہ صورتحال اس کے حق میں تھی۔ 'خوف' کے بعد مذاکرات کے ذریعے طے پانے والا کوئی بھی معاہدہ موجودہ صورتحال سے زیادہ بہتر معلوم ہوتا ہے۔ یہ خاص طور پر پاکستان، مصر، اردن یا سعودی عرب میں سچ ہے، جہاں دونوں فریق مذہبی طور پر اتنے مختلف نہیں ہیں اور اس لیے ریاست مجاہدین کو اپنی صفوں میں شامل کرنے میں زیادہ آرام دہ محسوس کرے گی بنسبت عراق میں شیعہ حکومت، یا لبنان جیسی کثیر فرقہ واریت والی ریاست۔

فائدہ اٹھانے کے لیے ایک ریاست کی ضرورت ہے۔ یہ نتیجہ منطقی طور پر یہ فرض کرتا ہے کہ اسٹیبلشمنٹ کی اکثریت پاور شیئرنگ مجاہدین حکومت کے تحت اپنے طرز زندگی کا بیشتر حصہ اور اپنی کچھ طاقت کو برقرار رکھنے کو ترجیح دے گی (شاید ایک مختلف، تیسرے فریق کے سیاسی چہرے کے ساتھ بھی) بمقابلہ کشیدگی اور وسیع تباہی۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ پاکستان کے معاملے میں ایک مذاکراتی حل پاکستان کی جوہری صلاحیتوں کی مکمل برقراری کا کہیں زیادہ امکان پیدا کرے گا۔[13] مکمل جنگ کے نتیجے میں یا تو جوہری ہتھیاروں کو محفوظ بنانے کے لیے نیٹو کی مداخلت ہو سکتی ہے، یا پاکستانی اسٹیبلشمنٹ کی طرف سے انہیں ہٹانے اور حوالے کرنے کے لیے تعاون ہو سکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہو گا کہ ہمیں ایک ہتھیار (جان کاری ابھی بھی موجود ہے) کو شروع سے بنانا شروع کرنا ہو گا، جس سے ہم حملے کے لیے کمزور پڑ جائیں گے۔ ہمیں جوہری کمانڈ اور صلاحیت کی ہموار منتقلی کو یقینی بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔

13 یہ واضح نہیں کہ امریکیوں کو پاکستان کے جوہری اثاثوں کے مقام کے بارے میں کتنی معلومات ہیں، یا انہیں کیا بتایا گیا ہے، اور اگر، پاور شیئرنگ معاہدے یا مجاہدین کے مکمل کنٹرول کی صورت میں، اگر امریکہ فوجی طور پر یا پاکستانی مسلح افواج کے عناصر کے تعاون سے پاکستان سے جوہری اثاثے 'نکالنے' کے لیے مداخلت کر سکتا ہے یا کرے گا۔ لیکن یہ امکان نہیں ہے - کیونکہ پاکستانی جوہری ہتھیاروں کے ضروری پھیلاؤ کی وجہ سے - کہ امریکی 'ان سب کو حاصل' کر سکیں گے۔ یہ آپریشن خود امریکیوں کے لیے بھی انتہائی خطرناک اور پیچیدہ ہو گا۔ جوہری برقراری، کمانڈ اور کنٹرول کی منتقلی، اور استحکام کا عنصر اس منصوبے کا سب سے خطرناک نامعلوم حصہ ہے۔ بہت کچھ اس پر منحصر ہے پھر بھی بہت کچھ نامعلوم ہے۔ ہمیں ان معلوم نامعلوم کو معلوم بنانے اور کسی بھی نامعلوم نامعلوم کو معلوم نامعلوم میں تبدیل کرنے کو ترجیح دینی چاہیے۔ پاکستان، اپنے جوہری ہتھیاروں کے بغیر، ہمارے لیے بیکار ہے۔

بعد از آزادی کی حکمت عملیاں اور تدابیر

مسلم اقوام میں آزادی کے بعد کی حکمت عملیاں (1) ہدف سے ہم آہنگ حکومت کے اقتدار کو مستحکم کرنے اور (2) مجموعی قومی طاقت کو بڑھانے پر مرکوز ہونی چاہئیں۔ زندہ رہنے کے لیے جو بھی ضروری ہو کرنا چاہیے۔ جب تک جوہری چھتری فراہم نہیں ہوتی، مسلم اقوام کو غیر ضروری طور پر نظریے کو عملی سیاست پر ترجیح دے کر ہدف سے ہم آہنگ حکمرانی کے تسلسل کو خطرے میں نہیں ڈالنا چاہیے۔

ابتدائی طور پر ہمیں یہ کرنا ہوگا:

1. قومی وسیع استحکام کو یقینی بنائیں اور حکومتی تسلسل کی ضمانت دیں

شروع سے ہی ایک نئی ہدف سے ہم آہنگ حکومت کو، خواہ وہ فتح، مذاکرات یا انتخابات کے ذریعے آئی ہو، اپنی استحکام اور تسلسل کو یقینی بنانا چاہیے۔ اس کے لیے دیگر فریقوں، اور خاص طور پر اسٹیبلشمنٹ کے ساتھ بڑی حد تک لچک اور مفاہمت کی ضرورت ہوگی۔ اس مذاکرات کے نتیجے میں (1) پرانے وراثتی ادارے ممکنہ طور پر اب بھی بڑی حد تک طاقت برقرار رکھیں گے، اور (2) حکومت کی تشکیل ہدف کے اقدار کے ساتھ حقیقی ہم آہنگی کی عکاسی نہیں کر سکتی۔ ان شعبوں میں جہاں آپ اپنے لوگوں کو تعینات کر سکتے ہیں، اس بات کو یقینی بنائیں کہ ایسے لوگ آپ میں سے بہترین ہوں۔ میرٹ پر تقرری کریں کیونکہ حکمرانی کی کارکردگی آپ کے اقتدار کو جائز بنانے میں ایک بڑا عنصر ہوگی۔

2. ہدف کے وفادار متوازی ادارے بنائیں

استحکام کے ابتدائی دور کے ساتھ ساتھ اور نئے نظام کو تیزی اور مؤثر طریقے سے نئی شکل دینے کے لیے، نئی حکومت کو اپنی ادارہ جاتی طاقت کی بنیاد بنانا شروع کر دینا چاہیے۔ یہ ممکنہ حد تک خفیہ طور پر کیا جانا چاہیے، موجودہ ڈھانچے کو ہٹائے بغیر۔ موجودہ اداروں کو ویسے ہی رکھیں (ضروری تبدیلیوں کے ساتھ) تاکہ موجودہ استحکام کو یقینی بنایا جا سکے لیکن نئے متوازی ادارے بنائیں جو بالآخر ان کی جگہ لے سکیں۔ مثال کے طور پر، ان اقوام میں جہاں فوجی اسٹیبلشمنٹ مضبوط ہے، نئے ادارے بنائیں جو آپ کی حکومت کی حفاظت کے لیے روایتی قوتوں کے متبادل کے طور پر کام کریں گے، اصلاحات اور پالیسی پر عمل درآمد کو یقینی بنائیں گے، وفاداری یقینی بنائیں گے اور بالآخر خود روایتی قوتوں میں اصلاحات کے لیے استعمال کیے جائیں گے۔ انہیں 'نیم فوجی' دستوں کے طور پر پیش نہیں کیا جانا چاہیے بلکہ انہیں بھیس بدل کر، مثلاً، انسداد بدعنوانی ٹاسک فورسز کے طور پر پیش کیا جانا چاہیے۔ ایسے متوازی اداروں کو ہدف کے وفاداروں سے بھریں، انہیں فنڈ دیں، انہیں تعمیر کریں اور آہستہ آہستہ ان کی عملی طاقت میں اضافہ کریں، چاہے آپ ابھی انہیں قانونی طاقت نہ دے سکیں۔ ہوشیار رہیں کیونکہ آپ کے پاس ابھی تک طاقت کے استعمال پر مکمل اختیار نہیں ہوگا۔ موجودہ اداروں کو مسلسل یقین دلائیں کہ یہ پیش رفت ان کے لیے کوئی خطرہ نہیں ہے۔

3. ہدف کے لیے فوری خطرات کو دور کریں

جیسے جیسے متوازی ادارے بننا شروع ہوں گے، آپ کو لانے والی تبدیلیوں کے لیے لوگوں میں اتفاق رائے پیدا کرنا ہوگا۔ حکومتی اداروں میں ہدف کے خلاف مزاحمت کے اہم مراکز کی نشاندہی کریں اور شخصیات کو نشانہ بنائیں۔ یہ اسٹیبلشمنٹ تسلسل کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ اس خطرے کو بے اثر کرنے میں تاخیر نہ کریں۔ اسٹیبلشمنٹ کو اسی طرح کام کرنے کی اجازت نہ دیں جیسا کہ وہ کرتی رہی ہے۔ انہیں وسائل پر کنٹرول جاری رکھنے کی اجازت نہ دیں۔ اسٹیبلشمنٹ ہمارے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ اسے کم نہیں سمجھا جاسکتا۔ اسے تبدیل کریں یا اسے تباہ کریں۔ اسٹیبلشمنٹ کا خاتمہ وہ واحد ضرورت ہے جو استحکام کی ضرورت پر غالب ہے۔ اگر کوئی ایک پہاڑی ہے جس پر مرنا ہے، تو وہ یہی ہے۔

لوگوں کے غصے کو ان گروہوں / افراد کی طرف تیزی سے موڑ دیں اور انہیں ہٹانا آسان ہو جائے گا۔ صرف وہی چیزیں شائع کریں جو ضروری ہیں، لیکن زیادہ تر ایسی کارروائیاں شور و غل کے بغیر کرنا بہتر ہے۔ خطرے کو کئی طریقوں سے دور کیا جاسکتا ہے- ترغیب کے ذریعے ہم آہنگی کی کوشش پہلے کی جانی چاہیے، اور تعصبی طریقے صرف اس وقت اختیار کیے جائیں جب مزاحمت کا سامنا ہو۔

4. ضروری ابتدائی اصلاحات کریں

کچھ تبدیلیاں فوری طور پر نافذ کرنی ہوں گی، اگرچہ کچھ تکلیف دہ ہو سکتی ہیں اور ادارہ جاتی مزاحمت کا سامنا کر سکتی ہیں۔ ان میں (1) وہ قوانین جو غیر مقبول تھے، اور (2) وہ قوانین اور عمل جو ہمارے منصوبے میں رکاوٹ ہیں، شامل ہیں۔ اس ابتدائی مرحلے پر ہم مکمل اصلاحات کا ہدف نہیں رکھ رہے ہیں۔ جو کچھ بھی آپ کر سکتے ہیں اسے جلد از جلد تبدیل کریں، لیکن اپنی استحکام کی قیمت پر نہیں۔

مکمل فتح کے ذریعے اقتدار میں آنے والی حکومتوں کے لیے یہ نسبتاً آسان ہوگا، کیونکہ پرانے نظام کو عام طور پر بڑے حصوں میں ختم کر دیا جائے گا، جس سے طاقت کے زیادہ تر لیورز پر ایک نئی شروعات کی اجازت ملے گی۔ لیکن آپ کو پھر بھی محتاط رہنا چاہیے، (1) اتنی تیزی سے تبدیلیاں لاگو نہ کریں کہ حکمرانی کے خلاء پیدا ہو جائیں، اور (2) تبدیلیوں میں اتنی دیر نہ کریں کہ آپ کی حکومت کے کچھ حصے پرانے طریقوں میں جڑ پکڑ لیں- دونوں ہی غیر مقبولیت اور عدم استحکام کا باعث بنیں گے۔ وقت اور مناسبت کلید ہیں۔ تبدیلی اور استحکام کی ضرورت کے درمیان ایک محتاط توازن ہونا چاہیے۔ غلطیاں ہوں گی، لیکن جب تک ہم سوچ سمجھ کر شواہد پر مبنی فیصلے کرتے رہیں گے، اصلاحات کی مجموعی سمت درست ہوگی۔

مذاکراتی تصفیے یا نظام کے اندر سے آنے والوں کے لیے، تبدیلیوں پر بات چیت کرنی ہوگی اور انہیں نافذ کرنے میں زیادہ وقت لگے گا۔ اگر تبدیلی بہت تیزی سے نافذ کی گئی تو طاقت کے پرانے مراکز مزاحمت کریں گے۔ پہلے، ان مراکز کی اقتصادی، سماجی، فوجی اور سیاسی طاقت کو ختم کرنا ہوگا - ایک بار پھر، ہم آہنگی کو ترجیح دی جاتی ہے لیکن تمام اختیارات میز پر ہونے چاہئیں۔

مزید بر آں، چونکہ ہم اب بھی کفار کے بین الاقوامی نظام میں موجود ہیں، اور کوئی متبادل موجود نہیں ہے، اس لیے اس وقت اس کے ادارہ جاتی جال سے دستبرداری کی صلاح نہیں دی جاتی، کیونکہ اقتصادی دباؤ بہت زیادہ ہوں گے۔ یہ تب تک انتظار کر سکتا ہے جب تک استحکام کی ضمانت نہ ہو اور مزید ہدف سے ہم آہنگ حکومتیں وجود میں نہ آ جائیں۔

بہترین قسم کی تبدیلی وہ ہے جس کی منصوبہ بندی کی جائے اور اسے ایک اچھی طرح سے سوچے سمجھے شواہد پر مبنی نقطہ نظر کی بنیاد پر نافذ کیا جائے، اور جہاں غلطی کی گنجائش موجود ہو۔ جرمنی میں نیشنل سوشلسٹک ڈوئچے آربائٹرپارٹی NSDAP کے 1933 کے بعد کے نقطہ نظر کا مطالعہ کیا جانا چاہیے - مکمل نظام کی ہم آہنگی کے عمل پر توجہ مرکوز کرنا جس نے ریاستی طاقت کی تیزی سے ترقی کی اجازت دی لیکن کچھ پہلوؤں کو چھوڑ دینا جو طویل مدت میں صحت مند تہذیبی ترقی کے لیے سازگار نہیں تھے۔

5.1 اچھی حکمرانی کو ترجیح دیں

اچھی حکمرانی پہلے دن سے ترجیح ہونی چاہیے۔ اگر طاقت کو دانشمندی سے استعمال نہ کیا جائے تو اسے حاصل کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اچھی حکمرانی ثابت کرنا نہ صرف مقبولیت کو یقینی بنائے گا بلکہ وہ بنیاد بھی بنے گا جس پر قوم کو تیزی سے ترقی دیں گے۔

بے شمار چیزیں ہیں جو اچھی حکمرانی کا حصہ ہیں، ان میں سے بہت سی ایک خاص طرز حکمرانی کے لیے مخصوص ہیں۔ لیکن بنیادی طور پر، سرمایہ کاری کی صلاحیت یا عمل کو تبدیل کرنے کی صلاحیت سے قطع نظر، آپ کو درج ذیل کام کرنے ہوں گے:

- صحیح لوگوں کو صحیح جگہوں پر رکھیں: اس کا مطلب ہے کہ سب سے اعلیٰ سطح پر کام کے لیے بہترین لوگوں کو تعینات کرنا اور انہیں اجازت دینا کہ وہ اپنی اسی طرح کی تقرریاں نچلی سطح پر کریں۔ انہیں وقت دیں اور ان کی حمایت کریں۔ دیگر مسلم اقوام، اور خاص طور پر ہدف سے ہم آہنگ تنظیموں سے باصلاحیت افراد کو لائیں۔ بیوروکریٹک اصلاحات کو ترجیح دیں - سول سروس حکمرانی کا وہ ڈھانچہ ہے جس کے ذریعے تمام خدمات فراہم کی جاتی ہیں۔ اگر اچھی پالیسی ایک بدعنوان یا نااہل بیوروکریسی کے ذریعے فراہم کی جا رہی ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔

- وسیع شرکت کو یقینی بنائیں: مقامی سطح کو بنیادی ڈھانچہ بناتے ہوئے لوگوں کو حکمرانی کے عمل میں شامل کریں۔ اس سے بہتر حل نکلیں گے اور بہت سے لوگ ہمارے سوچنے کے طریقے میں شامل ہوں گے۔ ان لوگوں میں کبھی فرق نہ کریں جنہوں نے آزادی کے لیے جنگ لڑی اور ان نئے لوگوں میں جو تحریک میں شامل ہوتے ہیں۔ ہمیشہ لوگوں کو ایک وژن بیچیں۔
- ضایع کو کم کریں: زیادہ تر مسلم اقوام کئی دہائیوں سے اقتصادی طور پر بدانتظامی کا شکار رہی ہیں، اور آزادی کی تحریک کے نتائج کے ساتھ، آپکو شاید بجٹ سرپلس وراثت میں نہیں ملے گا۔ لیکن عمل میں بیوروکریٹک ضیاع اور دہائیوں کی بدانتظامی اور بدعنوانی سے پیدا ہونے والی غیر ضروری خدمات میں کمی سے دوبارہ سرمایہ کاری کے لیے پیسہ بچایا جا سکتا ہے۔

6. لوگوں میں سرمایہ کاری کریں اور جنگی بنیادوں پر صنعتی کاری شروع کریں

ایک قوم کو تعمیر کرنے کا سب سے تیز طریقہ اس کے لوگوں کو تعمیر کرنا ہے۔ دبئی کے ماڈل کی پیروی نہ کریں اور پرکشش خدمات کے بنیادی ڈھانچے پر وسائل ضائع نہ کریں۔ تعلیم، صحت اور مینوفیکچرنگ کی ملازمتیں فراہم کرنے پر توجہ دیں۔ چینی ماڈل سے سیکھیں جس نے مینوفیکچرنگ کو انسانی ترقی کے ساتھ ملا کر لاکھوں لوگوں کو غربت سے نکالا۔ آج یہ متوسط طبقے چینی معیشت کو آگے بڑھانے کی ریڑھ کی ہڈی بناتے ہیں۔

اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے بنیادی مزدوری کے طریقے استعمال کریں - پوری آبادی کو کام پر لگائیں۔ ایک بار پھر، جرمنی میں 1933-39 تک کی نیشنل سوشلسٹک ڈوئچے آربائٹر پارٹی NSDAP کی اقتصادی پالیسیوں کا مطالعہ کیا جانا چاہیے اور انہیں چینی طریقوں (1996-2009) کے ساتھ ملایا جانا چاہیے جہاں انہوں نے ایک 'پوری ملک کی افرادی قوت' بنائی جو کلیدی لیورز (کمانڈ - وسیلہ - ہدایت یافتہ نہیں) کے ذریعے موجودہ بنیادی مسابقتی شعبوں کو بڑھانے کی طرف راغب کی گئی تھی۔ نئے شعبوں میں مزید صنعتی کاری کے لیے ان سے آمدنی حاصل کریں۔ ایک منظم فوجی - صنعتی حکمت عملی کی منصوبہ بندی شروع کریں جو مرحلہ 4 اور 5 کے لیے بڑا اخرچ ہو گی۔

بدعنوانی کو کم کرنے، قانون کی حکمرانی کو یقینی بنانے، اور گہری جڑوں والی اشرافیہ کی دولت کو دوبارہ تقسیم کرنے پر توجہ دیں۔

7. دیگر ہدف سے ہم آہنگ تحریکوں کی مدد شروع کریں

جیسے ہی آپ کر سکیں، ہدف سے ہم آہنگ تحریکوں کی مدد کرنا شروع کر دیں، جو بھی ذرائع آپ کے پاس دستیاب ہوں، اپنی استحکام کو غیر ضروری طور پر خطرے میں ڈالے بغیر۔ جتنی تیزی سے مزید ہدف سے ہم آہنگ حکومتیں اقتدار میں آئیں گی، آپکے لیے ضرورت کے مطابق کام کرنا اتنا ہی آسان ہو جائے گا۔

بالآخر، جب قومی استحکام اور حکومت کا تسلسل یقینی ہو جائے گا، تو ہمیں مرحلہ 4 اور 5 میں ہدف میں مکمل طور پر حصہ ڈالنے کے قابل اقوام کی تعمیر کی طرف مکمل نظام کی اصلاح کے لیے پرعزم ہونا چاہیے۔

اصلاحات اور عمل کا فیصلہ کرتے وقت "پتھروں کو محسوس کرتے ہوئے دریا عبور کریں"۔[14] نفاذ سے پہلے، سماجی حالات کے ذریعے اتفاق رائے (کبھی مسلط نہ کریں) کو یقینی بنائیں۔ بہت سی ضروری اصلاحات بنیادی ہیں اور قربانیوں کا مطالبہ کریں گی۔[15] تبدیلی کی رفتار اور استحکام کی ضرورت کے درمیان ہمیشہ توازن قائم رکھیں۔ تبدیلی کو تیزی سے انجام دینے لیکن اسے بتدریج ظاہر کرنا، اسکے بہت سے طریقے ہیں۔

مرحلہ 4 اور 5 میں مکمل طور پر حصہ ڈالنے کے لیے تیار رہنے کے لیے، ہر مسلم قوم کو درج ذیل اصلاحات کرنی ہوں گی:[16]

قانونی اصلاحات:

ہمارا ہدف یہ ہونا چاہیے کہ ہم نو آبادیاتی-کافیری نظاموں سے چھٹکارا حاصل کریں جنہوں نے ہمیں غلام بنائے رکھا ہے اور جلد از جلد، مکمل ریاستی-سماجی شریعہ کی تعمیل کی طرف بڑھیں۔[17] اس کے حصے کے طور پر ہمیں یہ کرنا ہو گا:

- شہریوں کے حقوق اور ذمہ داریوں کو ادارہ جاتی شکل دیں۔ شریعہ میں عطا کی گئی آزادیوں کی ضمانت دیں۔ ہمیں بہادر، آزاد اور فعال آبادیوں کی ضرورت ہے، نہ کہ بھیڑوں کی۔
- قانون کی حکمرانی کو یقینی بنائیں۔ اس کا مطلب ہے کہ قوانین من مانی نہیں ہیں - ہر کوئی سمجھتا ہے کہ قانون کیا ہے، اور یہ سب پر لاگو ہوتا ہے۔ طاقتوروں کو، بشمول خود کو، مثالی سزائیں دینے کی ہر ممکن کوشش کریں۔
- عدلیہ کی آزادی کو یقینی بنائیں۔ عدلیہ کی تشکیل کو معاشرے کی عکاسی کے لیے تبدیل کیا جانا یقینی بنائیں۔ ایک اسلامی عدلیہ کو ایگزیکٹو کے مقابلے میں بھی انصاف کو یقینی بنانا چاہیے، جبکہ غیر ملکی کافری عدلیہ کا ماڈل محض قانون کی یقین دہانی کو یقینی بناتا ہے۔

---

14 ڈینگ ژیاؤپنگ

15 پاکستان اور مصر جیسی اقوام میں بہت زیادہ ترقی کی صلاحیت ہے لیکن دہائیوں سے انہیں بری طرح سے بدانتظامی کا شکار کیا گیا ہے۔ انہیں ہدف کے لیے کارآمد بنانے کے لیے معمولی بیرونی علاج کی بجائے کئی گھنٹوں کی گہری سرجری (ایک کثیر اعضا کی پیوند کاری) کی ضرورت ہے۔ اس کا مطلب ہے ریاست کے کچھ حصوں کو مکمل طور پر دوبارہ تعمیر کے لیے جلا دینا، معاشرے کے کچھ طبقوں کو بے دخل کرنا، دوسروں کی جبری ہلاکت جن کی اصلاح نہیں کی جا

سکتی، سماجی معاہدے کی وسیع پیمانے پر دوبارہ بات چیت، اور کئی سالوں کی شدید اقتصادی مشکلات - کسی حد تک اسے اچھے تبدیلی کے انتظام سے پورا کیا جا سکتا ہے، لیکن ردنا گزیر اور ضروری ہے۔

16 یہ مسلم اقوام کو مرحلہ 4 اور 5 کے لیے تیار کرنے کے بہترین طریقوں پر رہنما اصول ہیں تاکہ ان کی قومی طاقت کو زیادہ سے زیادہ کیا جا سکے۔ ہر قوم مختلف ہے، اس کے اپنے منفرد چیلنجز، مواقع اور ثقافت ہے - جو ایک میں کام کرتا ہے وہ دوسرے میں کام نہیں کر سکتا، لہذا مقامی ضروریات اور دستیاب وسائل کی بنیاد پر ضروری اصلاحات کریں۔ مقصد قومی طاقت کو زیادہ سے زیادہ کرنا ہے، خواہ وہ کیسے بھی حاصل ہو، تاکہ بہت سے لوگ تیزی سے میٹا میں ہم آہنگی پیدا کر سکیں۔ ہر قوم مرحلہ 4 کے دوران ترقی کے مختلف مراحل میں بھی ہو گی - مقصد ایک بہترین معاشرہ بنانا نہیں، بلکہ سب کا ایک ہی راستے پر ہونا ہے۔

17 شریعہ کے اطلاق میں فرقہ وارانہ / فقہی اختلافات میں نہ الجھیں - مختلف گروہوں کے درمیان سمجھوتوں کو فروغ دیں، اور مقامی معمولات کے مطابق عمل کریں۔

- فوجداری انصاف کے نظام میں اصلاحات کریں۔ قید خانے کی صنعت کے غیر منطقی کافری ماڈل سے ہٹ کر حد اور بحالی- بحالی انصاف کی طرف بڑھیں۔

حکمرانی اور سیاسی اصلاحات:

ہمارا ہدف ایک مضبوط نظام ہونا چاہیے جس میں ایک رہنما کے تحت ایک مضبوط ایگزیکٹو ہو جو تیزی اور مؤثر طریقے سے فیصلے کر سکے۔ شوریٰ اہم ہے لیکن فیصلہ سازی کی صلاحیت میں رکاوٹ نہیں بنی چاہیے۔ بامعنی قومی رہنمائی کی طاقت کو ایگزیکٹو میں مرکوز کریں، براہ راست فیصلہ سازی کی طاقت میں نہیں، جسے غیر مرکزی ہونا چاہیے۔ اس کے حصے کے طور پر ہمیں یہ کرنا ہو گا:

- حکومت کو چھوٹا، موثر اور کام پر مبنی رکھیں۔ بیوروکریسی کو ضرورت سے زیادہ نہ پھیلائیں۔ زیادہ تر محنت کا کام نجی شعبے کو کرنے دیں جبکہ آپ اسے ہدایت دیں۔
- کوئی بھی قومی شوریٰ کے ادارے یا تو ماہرین (بہترین اور روشن دماغ- نوجوانوں پر توجہ مرکوز کریں) اور/ یا عوام کے بڑے حصوں کے جائز نمائندوں پر مشتمل ہونے چاہئیں۔ مشاورت اور شراکت داری کے لحاظ سے جمہوری بنیں، لیکن انتخابات کو، اگر ضروری ہو تو، مقامی سطح تک محدود رکھیں، قومی سطح پر نہیں۔ جدید انتخابی نظام مقبولیت کے مقابلے ہیں جو نہ تو شریعہ کے مطابق ہیں اور نہ ہی تیزی سے ترقی کے لیے سازگار ہیں۔[18] کوئی بھی انتخابی نظام افراد کے انتخاب پر مبنی ہونا چاہیے نہ کہ جماعتوں پر۔ اگرچہ جماعتیں موجود ہو سکتی ہیں، انہیں کسی بھی انتخابی نظام کا مرکز نہیں ہونا چاہیے - ان کے آپریشن کے بارے میں بھی قوانین ہونے چاہئیں، جن میں ایک خاندان کے کنٹرول، پارٹی کے اندر جمہوریت، علاقائیت کے خلاف تحفظات، انتخابی مہم کے چندے، لابنگ، مدت کی حدود، اور اثاثوں کا اعلان شامل ہیں۔
- مخالفین اور جائز سیاسی تنقید کی اجازت دیں - یہ آپ کو بہتر بنائے گا اور سماجی دباؤ کو کم کرے گا۔ غیر محفوظ نہ بنیں اور خوف کے ذریعے حکومت نہ کریں۔ ہم آبادی کے ہر فرد سے اپنے وژن کو قبول کرنے کی توقع نہیں کر سکتے - جائز راستے چھوڑیں جہاں لوگ اپنی بات نکال سکیں۔
- اسی طرح، ایک سیکیورٹی ریاست بنانے سے گریز کریں، اور لوگوں کی نجی زندگیوں میں نگرانی اور مداخلت کو کم کریں۔ حکومتی جبر کے خلاف ادارہ جاتی تحفظات کو نافذ کریں۔
- بدعنوانی، غارت گری، موروثیت، اقرباپروری، بھائی بھتیجاواد اور رینٹ سیکنگ کے خلاف ادارہ جاتی تحفظات کو نافذ کریں۔

---

18 اگر ضروری ہو تو صدارتی طرز کا انتخابی نظام استعمال کیا جا سکتا ہے۔ تاہم، اس کے دشمنوں کے ذریعے ہمارے خلاف ایسے عملوں کی انجینئرنگ کے نقصانات سے آگاہ رہیں۔ قومی آبادی، خاص طور پر اگر تعلیم اور سیاسی بیداری کی سطح کم ہو، متغیر ہوتی ہے - عوام پر دانشمندانہ طویل مدتی فیصلے کرنے کے لیے انحصار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ نظام کے اندر سے میرٹ کو ابھرنے اور فروغ پانے کی اجازت دینا زیادہ محفوظ ہے، کم از کم جب تک مرحلہ 5 مکمل نہ ہو جائے۔

- ایک ویبیرین بیوروکریسی بنائیں- میرٹ پر مبنی بھرتی اور ترقی، ڈیٹا پر مبنی تیز فیصلہ سازی، کارکردگی کا انتظام، اور من مانی سیاسی مداخلت سے تحفظ- پالیسی کے لحاظ سے، اچھے حل کا ہدف نہ رکھیں، ایسے اچھے عمل بنائیں جن میں سیکھنے اور تیزی سے راستہ درست کرنے کی صلاحیت ہو۔[19]
- ریاست اور معاشرے کے درمیان روزمرہ کے تعاملات کو آسان بنائیں- اس کا مطلب ہے تمام خدمات کے لیے ایک سٹیٹم آن لائن نظام، سرخ فیتے کو کم کرنا، قوانین کو ضرورت کے مطابق کم کرنا اور عمل کو منظم کرنا۔
- افراد کے طور پر، طاقت سے چمٹے نہ رہیں۔ جتنا زیادہ تم تاقت میں رہوگے، اتنا ہی زیادہ تم طاقت سے محبت کرنے لگوگے، اتنا ہی زیادہ تم ہمارے مقصد کے لیے بیکار ہو جاوگے، اتنا ہی زیادہ تم ایک ظالم بن جاوگے، اور تمھاری روح اتنے ہی زیادہ خطرے میں ہو گی۔ اگلی قیادت تیار کریں اور جلد از جلد اقتدار سونپ دیں۔ جانشینی اور پر امن اقتدار کی منتقلی کو یقینی بنائیں۔

سماجی اصلاحات:

ہمیں سماجی معاہدے کو ویسٹفالیائی لبرل ماڈل سے ہٹا کر امت اور مسلمان کی طرف دوبارہ متعین کرنا ہو گا۔ تعلیم اور سماجی تربیت کے ذریعے، ہمیں تمام ذیلی شناختوں کو مسلم شناخت میں شامل کرنا ہو گا۔ اس کے حصے کے طور پر ہمیں یہ کرنا ہو گا:

- نوجوانوں پر توجہ مرکوز کریں۔ نوجوانوں پر توجہ مرکوز کریں۔ نوجوانوں پر توجہ مرکوز کریں۔ نوجوانوں کی تنظیمیں بنائیں۔ اپنے بچوں میں ہماری مقصدیت کو اس وقت سے ہی پیدا کریں جب وہ چھوٹے ہوں۔ تمام مسلم اقوام میں 15 سال سے کم عمر کی بڑی آبادی موجود ہے- اس نعمت کو ڈھالنے پر توجہ مرکوز کریں اور ایک نسل کے اندر ہمارے پاس لاکھوں تعلیم یافتہ باہمت سپاہی ہوں گے جو ہمارے مقصد کے لیے کام کریں گے اور جو ہم کر سکتے تھے اس سے کہیں زیادہ بڑھ جائیں گے۔
- تعلیمی نظام کو بنیادی طور پر دوبارہ ایجاد کریں تاکہ ایسے نوجوان مسلمان تیار ہوں جو نظریاتی اور عملی دونوں لحاظ سے ہمارے مقصد کو زندہ رکھیں۔ روایتی مدرسہ اور مکتب کے درمیان کسی بھی تقسیم سے گریز کریں- تعلیم کا ایک متحد نظام ہونا چاہیے، سیکولر اور مذہبی تعلیم کا امتزاج، عملی طور پر ڈیزائن کیا گیا ہو تاکہ ہماری نوجوان نسل کو ہدف کے اگلے مراحل کے لیے تیار کیا جا سکے۔ شیروں کی ایک قوم تیار کریں- مستقبل کے فاتح اور معمار۔
- خاص طور پر خواتین کو ہمارے مقصد کے لیے تعلیم اور منظم کرنے پر توجہ دیں۔ وہ نہ صرف گھر میں نظریے کو نافذ کریں گی بلکہ آنے والی کئی نسلوں کے لیے ہدف سے ہم آہنگ نظریے کی ایک مضبوط بنیاد بھی یقینی بنائیں گی۔
- ہمارے انٹرنیٹ کی حفاظت کریں۔ اور خاص طور پر ہمارے نوجوانوں کو کفار کے انٹرنیٹ سے بچائیں۔ متبادل مسلم ایپلی کیشنز اور ذرائع تیار کریں جہاں ہمارے اپنے شہریوں کا ڈیٹا ہمارے ہاتھوں میں رہے، نہ کہ کافر سرورز میں۔ مسلم انٹرنیٹ کو الگ کرنے کے

19 ایسے نظام کی اہم خصوصیات ڈیٹا، ایک تکراری سیکھنے اور فیڈ بیک میکانزم اور، جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے، قیادت کی اہلیت ہیں۔

لیے ایک فائروال بنائیں، جو معاشرتی طور پر مفید ہونے پر توجہ مرکوز کرے گا بمقابلہ کا فرانٹرنیٹ جو انسانیت کو گراتا ہے۔ تاہم، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم انٹرنیٹ تک رسائی کو اخلاقیات کی حفاظت اور سماجی ترقی کے لیے ضروری سے زیادہ کنٹرول کریں- ذہانت کو پھلنے پھولنے کی جگہ ملنی چاہیے۔

- تاریخ کی تعبیر دوبارہ کریں جو ہمارے ہدف کے مطابق ہو۔ آبادیوں کو ثقافتی اور لسانی طور پر ہم آہنگ کریں۔ غیر عرب ممالک میں عربی کو لسانی مشترکہ زبان کے طور پر اپنانے کے لیے سنجیدہ اقدامات کریں-لسانی ہم آہنگی میں طاقت ہے۔
- میڈیا کو خود کنٹرول کرنے کی کوشش نہ کریں-میڈیا کے بیانیہ کو شکل دیں۔ میڈیا کے آپریشن اور ملکیت کے بارے میں قواعد و ضوابط قائم کریں اور یونیورسٹیوں میں ایسے تعلیمی پروگرام شروع کریں جو خبروں کے میڈیا میں غیر جانبدار صحافت کو فروغ دیں، اور تفریحی میڈیا میں سماجی ترقی کو فروغ دیں۔ میڈیا کو قوم کے اندر اور باہر اپنے بیانیہ کو پھیلانے کے لیے استعمال کریں۔

اقتصادی اصلاحات:

ہمارا ہدف دوگنا ہے: (1) مرحلہ 4 اور 5 میں درکار جنگی کوششوں کو انجام دینے کے لیے تیار معیشتیں پیدا کرنا، اور (2) شریعہ کے مطابق عادلانہ اقتصادی نظاموں کی طرف بڑھنا۔[20] اس کے حصے کے طور پر ہمیں یہ کرنا ہوگا:

- معیشتوں کو خود کفالت (مسلم دنیا کے اندر)، مسلم باہمی تجارت، اور حقیقی اشیاء کی پیداوار کی طرف موڑیں۔
- ایک منظم مگر آزاد منڈی اور خاص طور پر آزاد مقابلہ کو یقینی بنائیں۔
- حقیقی اقتصادی طاقت کو مساوات دیں، نہ کہ صرف آمدنی کی عدم مساوات کو، اشرافیہ کی کرایہ داریوں سے وسیع البنیاد ترقی کی طرف منتقل ہوں، گہری جڑوں والی اشرافیہ کو حاصل مراعات اور سبسڈی ختم کریں؛ اور وسائل کو عالمی صحت و تعلیم، ملازمتوں کی تخلیق، ہدف شدہ سماجی تحفظ، اور بنیادی ڈھانچے کی طرف دوبارہ منتقل کریں۔
- غربت کے خاتمے، عالمی رہائش، اور مزدوروں کے حقوق پر توجہ دیں۔
- اپنے قدرتی وسائل، خاص طور پر پانی کی حفاظت کریں۔
- اگرچہ ایک سود سے پاک، شریعہ کے مطابق معیشت اور ایک حقیقی وسائل پر مبنی کرنسی حتمی ہدف ہے،[21] لیکن ہمیں اس کی طرف نہیں بڑھنا چاہیے جب تک کہ مسلم اقوام کی ایک اہم تعداد یہ مل کر نہ کرے۔ اس وقت تک، ترجیح وسائل جمع کرنا اور قومی طاقت بڑھانے کے لیے معیشت کو ترقی دینا ہے۔

20 اگرچہ ہمارا حتمی مقصد ایک متبادل اقتصادی شریعہ پر مبنی نظام بنانا ہے جو لبرل اقتصادی نظام کو کمزور اور پیچھے چھوڑ دے گا، جب تک ہم متحد نہیں ہو جاتے اور ہمارے پاس کافی صلاحیت نہیں ہوتی، ہمیں موجودہ نظام کے اندر جزوی طور پر کام کرنا ہوگا۔ تبدیلی کے شعبوں میں سے یہ سب سے طویل اور سب سے تکلیف دہ ہوگا۔

21 ہمیں بالآخر موجودہ حرام کرنسیوں اور USD کو عالمی ریزرو کے طور پر تبدیل کرنے کے لیے ایک قابل عمل ڈیجیٹل کرنسی جیسے BTC کو اپنانے کے امکان کی سنجیدگی سے تحقیق کرنی چاہیے۔ BTC کا کام، محدود ہونے، خفیہ نگاری سے تعاون یافتہ ہونے، مرکزی بینک کے کنٹرول سے باہر ہونے، اور رازداری پر مرکوز ہونے کی وجہ سے ہمارے موجودہ بیکڈ بائی تھن ایئر منی پرنٹنگ پیپر سسٹمز سے کہیں زیادہ شریعہ کے مطابق ہے۔

- صرف غیر قومی سلامتی کی صنعتوں کو نجی شعبے میں دیں، اور تمام قومی سلامتی کے سرکاری اداروں کو ایک واحد، جدید پالیسی فریم ورک کے تحت رکھیں جس میں کارکردگی کے معاہدے ہوں۔
- زیادہ تر مسلم اقوام میں زمینی اصلاحات ایک ضرورت ہیں جہاں گہری جڑوں والی اشرافیہ نے غیر قانونی طور پر زمین حاصل کر کے معیشت سے کرایہ وصول کیا ہے۔ دوبارہ دعویٰ کریں اور دوبارہ تقسیم کریں۔[22]

فوجی اصلاحات:

ہمیں ایک خود کفیل، مربوط اور منظم عظیم فوجی- صنعتی حکمت عملی کو نافذ کرنا چاہیے تاکہ ضرورت پڑنے پر ہم اپنے دشمنوں سے زیادہ پیداوار کر سکیں اور انہیں شکست دے سکیں۔ فوجی حکمت عملی، تدابیر اور ٹیکنالوجیز ہمیشہ بدلتی رہتی ہیں- لیکن ایک چیز مستقل ہے۔ بڑی جنگوں میں جو بھی فریق زیادہ سامان، تیزی سے (اختیاری طور پر بہتر)، اور زیادہ وسائل استعمال کر سکتا ہے، جیتتا ہے۔ اس کے حصے کے طور پر ہمیں یہ کرنا ہوگا:

- موجودہ بنیادی مسابقتی شعبوں کی ترقی سے آمدنی پیدا کریں۔
- اس کمپلیکس کو فروخت اور متوازی مصنوعات کی تیاری / خدمات کی فراہمی کے ذریعے مالی طور پر خود کفیل بنائیں۔
- ہر شعبے میں تعلیم، تحقیق و ترقی کا ایک نظام بنائیں- سکول، یونیورسٹیاں، نجی اور سرکاری کمپنیاں۔[23] جنگ کے ایک خاص پہلو میں مہارت حاصل کریں۔[24]
- محفوظ، لچکدار وسائل کی سپلائی چینز کی ضمانت دیں۔
- پوری سپلائی چین کے ساتھ مقامی مینوفیکچرنگ کو فروغ دیں اور منظم کریں۔
- صنعت کے اندر سخت باہمی مقابلہ کو فروغ دیں تاکہ جدت کو فروغ ملے اور لاگت کم رہے۔
- ترقی، جانچ اور حصول کو منظم کریں۔
- فوجی- صنعتی کمپلیکس کے خلاف دشمنانہ کارروائیوں یا قدرتی رکاوٹوں کے خلاف مسلسل مشق کریں تاکہ استعداد اور لچک پیدا ہو۔
- تیزی سے اور بڑے پیمانے پر کئی گنا بڑھانے کی صلاحیت کی منصوبہ بندی کریں۔[25]

---

22 آمدنی پیدا کرنے کے لیے زمین کا استعمال کریں- ہینری جارج تھیورم۔ چین نے مقامی حکومتوں کو کامیابی سے فنڈ دینے کے لیے ایسا کیا ہے۔ بالآخر زمین کو ایک غیر کشش سرمایہ کاری بنائیں اور سرمایہ کاری کو پیداواری شعبوں کی طرف دھکیلیں۔

23 اسرائیلی ماڈل خاص طور پر مفید ہے۔

24 نیٹو کا ماڈل یہاں کارآمد ہے، جہاں بہت سے اراکین جنگ کے ایک خاص پہلو میں مہارت رکھتے ہیں جس میں اس کا تقابلی فائدہ ہے اور وہ اپنی مہارت کو تمام اراکین تک پھیلاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام اراکین کو کوشش اور وسائل کو نقل کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جیسے ایسٹونیا سائبر وارفیئر میں عالمی رہنما ہے۔

25 سول مینوفیکچرنگ میں اضافے کی صلاحیت کے ذریعے -یعنی کیا آپ کے پاس گاڑی کا کوئی ڈیزائن ہے جو ایک موجودہ ٹریکٹر عنصر ایک ہفتے کے اندر اندر بنانا شروع کر سکتا ہے؟ کیا آپ کے پاس ڈرون انجن کا ڈیزائن ہے جو موجودہ لان موور مینوفیکچرنگ کمپنی بنا سکتا ہے؟ کیا دونوں ڈیزائنوں کا مواد گھر / مسلم ممالک میں اور کب تک حاصل کیا جا سکتا ہے؟ آپ ایک ماہ کے اندر فی ہفتہ کتنے کی تعمیر شروع کر سکتے ہیں؟

اگرچہ یہ دستاویز فوجی حکمت عملی کی سفارشات کے دائرہ کار میں نہیں آتی، کیونکہ یہ ایک مسلسل بدلتی ہوئی ضرورت ہے، اور وقت-مکان کے لحاظ سے سیاق وسباق پر مبنی ہے، کچھ عمومی ترقیاتی شعبوں کا ذکر کرنا ضروری ہے:

1st. باہمی عمل پذیری کلیدی ہے: مختلف کاموں والی یونٹوں کی یہ صلاحیت کہ وہ تھیٹر میں ایک یونٹ کے طور پر تربیت حاصل کر سکیں اور کام کر سکیں، دیگر یونٹوں سے امداد کا انتظار کیے بغیر، ضروری ہے۔ ہمیں فضائی، زمینی، خلائی، EMIE اور بحری شعبوں کی علیحدگی کے خیال کو ترک کرنا چاہیے اور تیز، مربوط اور باہمی عمل پذیر یونٹوں کے تھیٹر مخصوص کمانڈز کو ترقی دینے پر توجہ دینی چاہیے جو دشمن کا نظام پر مبنی بنیادوں پر مقابلہ کر سکیں۔[26] یہ یونٹ اتنے لچکدار بھی ہونے چاہئیں کہ نظام کے کچھ حصوں کے خراب ہونے پر بھی کام جاری رکھ سکیں۔

2nd. خود کفالت کلیدی ہے: استعمال ہونے والا سامان ممکنہ حد تک سادہ ہونا چاہیے تاکہ اسے آسانی سے تھیٹر میں چلایا اور مرمت کیا جا سکے، آپریشنز کو غیر ضروری طور پر روکنے کی ضرورت کے بغیر۔

3rd. پسند ہو یا نہ ہو خود مختار پلیٹ فارمز مستقبل کی جنگ میں ایک بڑا کردار ادا کریں گے۔[27] ہدف بندی سے زیادہ،[28] یہ منصوبہ بندی (خاص طور پر جنگی کھیل)، فیصلہ سازی میں مدد،[29] سینسنگ، اور لاجسٹکس میں زیادہ اہم ہوگا۔

4th. چھوٹے، پیشہ ور، موبائل اور مرکوز بہتر ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ بڑے پیمانے پر ہونا اہم نہیں ہے۔ مسلم اقوام کو بڑی زمینی اہلکاروں پر بھاری افواج سے ہٹ کر فارورڈ آپریشنز کے لیے چھوٹی مربوط اسٹرائیک فورسز کی طرف بڑھنا چاہیے، جبکہ ہولڈنگ سرگرمیوں کے لیے بڑی اہلکاروں پر بھاری افواج کو برقرار رکھنا چاہیے۔

5th. روایتی بکتر اور جامد دفاع اسٹینڈ آف، درستگی اور ایٹریشن گولہ بارود کے خلاف افادیت کھو رہے ہیں۔

6th. جنگ ہمیشہ سے ہی اور مستقبل میں بھی زیادہ پھیلی ہوئی اور مستقل ہوتی جائے گی- معلومات کے میدان میں 'ہمیشہ آن'۔[30]

7th. مسلم اقوام نے اپنی نقصان پر گہرے سمندر کی بحری افواج کی طاقت دکھانے کی صلاحیتوں کو نظر انداز کیا ہے۔

8th. خلائی ایک ضروری محاذ ہے۔

---

26 جسے چینی 'سسٹمز تصادم' کہتے ہیں- دشمن پر ایک مربوط نظام کے نظام کے طور پر حملہ کرنا، نہ کہ صرف انفرادی یونٹوں پر، جس میں مشترکہ فائر، معلومات پر بالادستی اور کمانڈ اور کنٹرول میں خلل پر زور دیا جاتا ہے۔ زمین، سمندر، ہوا، سائبر، خلا اور برقی مقناطیسی / معلوماتی ماحول جیسے مضبوطی سے منسلک ڈومینز میں لڑنا- اس کا مطلب ہے کہ ہر وہ چیز جو دشمن کو کام کرنے کی اجازت دیتی ہے اسے نشانہ بنایا جانا چاہیے؛ سیٹلائٹ لنکس، انٹرنیٹ کیبلز، 5G/4G ٹاورز، سی سی ٹی وی / اسمارٹ سٹی سسٹمز، ایئر ٹریفک کنٹرول، شہری نظام جیسے صحت اور تعلیم، سوشل میڈیا، حکومتی اور مالیاتی IT انفراسٹرکچر، قومی بجلی گرڈز، ڈیمز وغیرہ۔

27 جسے چینی 'ذہین جنگ' کہتے ہیں۔

28 ایک اہم فائدہ جو ہم مسلمانوں کو کافروں پر حاصل ہے- خود مختار نظاموں کی ترقی میں ان کا بنیادی محرک اپنے اہلکاروں کو خطرے سے بچانا ہے- یہ ایک کمزوری ہے، کیونکہ ایسے نظاموں پر مکمل انحصار ان کی اکیلیز کی ایڑی ہوگا۔ ہم اللہ کے راستے میں خطرے میں پڑنے کو پسند کرتے ہیں؛ اس طرح، ہم ایسے نظاموں پر انحصار نہیں کریں گے، انہیں بنیادی طور پر اپنی قتل کی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لیے تیار کریں گے۔

29 جدید جنگی انتظام کے نظام / مشترکہ تمام ڈومین کمانڈ اور کنٹرول Advanced Battle Management Systems / Joint All-Domain Command & Control.

30 چینیوں نے اسے 'تین جنگیں' (عوامی رائے، نفسیاتی، اور قانونی جنگ) کا نام دیا ہے- سائبر حملوں، معلومات کے آپریشنز، اور کائینیٹک جنگ سے کم قانونی / اقتصادی اوزاروں کا بھاری استعمال۔

9th. ہمیں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ ہتھیاروں کی دوڑ میں نہ پھنسیں جو ہماری توانائیوں اور وسائل کو ختم کر دے گی۔ جو کچھ بھی یہاں جارحانہ صلاحیت میں ذکر کیا گیا ہے وہ ہمارے خلاف بھی استعمال ہو گا- اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں خود دشمن کے مقابلے میں اپنے نظاموں کی حفاظت کے لیے سستے اور بہتر طریقے تیار کرنے ہوں گے جبکہ اسے اپنے دفاع پر زیادہ خرچ کرنے پر مجبور کرنا ہو گا۔

خارجہ پالیسی اصلاحات:

ہمیں دیگر ہدف سے ہم آہنگ حکومتوں کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہیے۔ اس کے حصے کے طور پر ہمیں یہ کرنا ہو گا:

- مسلم دنیا بھر میں ہدف سے ہم آہنگ تحریکوں اور حکومتوں کے ساتھ قریبی روابط کو فروغ دیں۔ مفادات کو مزید ہم آہنگ کرنے کے لیے مربوط ردعمل کو فروغ دیں۔
- مرحلہ 4 اور 5 کی طرف ایک مربوط حکمت عملی کے حصے کے طور پر خارجہ پالیسیوں کا مشترکہ طور پر فیصلہ کریں اور ان پر عمل کریں۔
- غیر ملکی مداخلت کے خلاف سختی سے تحفظ فراہم کریں۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ایک پولیس ریاست بناو۔ توازن یقینی بنائیں۔ ہمارے اعلیٰ بیانیہ کو وفاداریوں کو یقینی بنانے دیں۔
- مسلم پیشہ ور افراد کو غیر ہدف سے ہم آہنگ اقوام اور کافر اقوام سے ہدف سے ہم آہنگ اقوام کی طرف ہجرت کرنے کی ترغیب دیں۔
- نرم طاقت پیدا کریں اور استعمال کریں۔

مکمل اصلاحات کے حصول میں، آپ کو تشدد / پاکسازی کرنی پڑ سکتی ہے۔ یقینی بنائیں کہ یہ کنٹرول شدہ اور مناسب طریقے سے ہدف شدہ ہو۔

تین خیالات

ا. سلطنت کے زوال کا نمونہ

ایک مضبوط دلیل ہے کہ بڑی سلطنتیں زوال کے ایک خاص نمونے کی پیروی کرتی ہیں، اور یہ کہ امریکہ اب روم، اسپین اور برطانیہ جیسے ہی نمونے کی پیروی کر رہا ہے۔

یہ سات مراحل کا 'سلطنت کے زوال کا نمونہ' ہے:

1. بالادستی: مضبوط فوج، تیزی سے بڑھتی ہوئی معیشت، حقیقی چیز (سونا / چاندی یا طویل عرصے سے قائم اعتماد) سے حمایت یافتہ قابل اعتماد کرنسی۔
2. زیادہ پھیلاؤ: عالمی توسیع، ریاست کے متحمل ہونے سے زیادہ اڈے اور وعدے۔
3. بجٹ خسارہ: قرضے لے کر مالی امداد حاصل کرنا۔
4. کرنسی کی قدر میں کمی / پیسہ چھاپنا- جب ٹیکس اور قرضے کافی نہ ہوں، تو ریاست چپکے سے پیسے کی قدر کم کرتی ہے۔
5. مہنگائی: انہی اشیاء کے پیچھے زیادہ کرنسی۔
6. اعتماد کا نقصان: شہری اور غیر ملکی حاملین کرنسی پر بھروسہ کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔
7. زوال: سلطنت اپنی فوج یا انتظامیہ کو مالی امداد فراہم نہیں کر سکتی؛ طاقت بکھر جاتی ہے۔

روم پہلی کیس اسٹڈی ہے۔ اس کا چاندی کا دینار ایک قابل اعتماد، تقریباً خالص چاندی کا سکہ تھا۔ جنگوں اور شاہی عیش و عشرت کو فنڈ دینے کے لیے، شہنشاہوں نے آہستہ آہستہ چاندی کا مواد کم کیا: نیرو نے اسے کم کیا، بعد کے حکمرانوں نے اسے 5٪ چاندی تک گرا دیا۔ قیمتیں آسمان کو چھونے لگیں، فوجی اور کسانوں نے کم قدر والے سکوں کو قبول کرنے سے انکار کر دیا، تجارت کا رخ بارٹر یا سونے کی طرف منتقل ہو گیا، ٹیکس جمع کرنا رک گیا، اور اقتصادی نظام ٹھہر گیا۔ مغربی رومن سلطنت کا زوال اس مالیاتی تنزلی کا سیاسی نتیجہ تھا: ایک بار جب روم اپنی فوجوں کو ادا نہیں کر سکا اور بنیادی ڈھانچے کو برقرار نہیں رکھ سکا، تو سلطنت منہدم ہو گئی۔

1500 کی دہائی میں اسپین اسی انجام کا ایک مختلف راستہ دکھاتا ہے۔ جنوبی امریکہ میں وسیع ذخائر دریافت کرنے کے بعد، اسپین نے دنیا کو چاندی سے بھر دیا۔ ہسپانوی ڈالر پہلی عالمی کرنسی بن گئی، لیکن آسان بلین آمدنی نے بڑے پیمانے پر شاہی اخراجات، بھاری قرضے اور بار بار جنگوں کی حوصلہ افزائی کی۔ چاندی کے اضافے نے پورے یورپ میں وسیع مہنگائی کو بڑھا دیا، جبکہ اسپین نے بار بار اپنے قرضوں پر ڈیفالٹ کیا۔ بے پناہ وسائل کے باوجود، مالیاتی بد انتظامی اور کرنسی سے چلنے والی مہنگائی نے ہسپانوی طاقت کو کھوکھلا کر دیا اور سلطنت طویل مدتی زوال میں چلی گئی۔

برطانیہ جدید نمونہ ہے۔ پاؤنڈ اور گولڈ اسٹینڈرڈ نے ایک عالمی تجارتی سلطنت کی بنیاد رکھی۔ دو عالمی جنگوں نے، تاہم، برطانیہ کو بہت زیادہ قرضوں میں ڈال دیا؛ پاؤنڈ کا دفاع کرنے کے لیے زیادہ شرح سود کی ضرورت تھی جس نے ترقی کو روک دیا۔ برطانیہ نے 1931 میں سونے کو چھوڑ دیا، پھر دوسری عالمی جنگ کے بعد قرض جی ڈی پی کا تقریباً 270٪ تک پہنچ گیا۔ جنگ کے بعد کی دہائیوں میں سلطنت بکھر گئی (برصغیر کی آزادی، سوئز کی ذلت) اور 1970 کی دہائی تک برطانیہ کو شدید مہنگائی، قدر میں کمی اور آئی ایم ایف کے بیل آؤٹ کا سامنا کرنا پڑا۔ اس بار کرنسی اور قرض سے چلنے والا شاہی زوال اور بھی تیز تھا، ایک نسل کے اندر ریزرو کرنسی کی حیثیت اور شاہی بالادستی کا خاتمہ ہو گیا۔

امریکہ تازہ ترین کیس ہے، اور اس کا چکر سب سے تیز رہا ہے۔ ڈالر 1944 کے بعد کلیدی ریزرو کرنسی بن گیا، ابتدائی طور پر سونے سے منسلک تھا۔ ویتنام جنگ اور گھریلو پروگراموں کی توسیع کے بعد سے، امریکی خسارہ اور قرض مسلسل بڑھ رہے ہیں۔ 1971 میں، ڈالر کا سونے سے تعلق منقطع کر دیا گیا؛ تب سے، کریڈٹ کی تخلیق اور کرنسی کی سپلائی میں اضافہ تیز ہو گیا ہے۔ آج موجود تمام ڈالروں کا 70٪ 2010 کے بعد چھاپا گیا تھا۔ بڑھتی ہوئی مہنگائی کے واقعات، مسلسل ٹریلین ڈالر کے خسارے، اور کچھ ممالک کی ڈالر سے ہٹنے کی کوششوں کو اس بات کی علامت کے طور پر دیکھا جاتا ہے کہ امریکہ مہنگائی اور اعتماد کے ابتدائی نقصان کے مراحل میں ہے۔

تین وسیع نتائج ممکن ہیں: برطانیہ جیسے منظم، بتدریج زوال؛ روم جیسے بے ترتیب انہدام؛ یا ایک مالیاتی ری سیٹ جس میں ایک نیا یا دوبارہ ڈیزائن کیا گیا عالمی نظام موجودہ ڈالر کی بالادستی کی جگہ لے لے (ممکنہ طور پر سونے سے منسلک، کثیر کرنسی، یا ڈیجیٹل)۔ کوئی بھی طاقت غیر معینہ مدت تک اپنے وسائل سے زیادہ نہیں جی سکتی یا اپنی کرنسی کی قدر کم نہیں کر سکتی، آخر کار اسے حساب کتاب کا سامنا کرنا پڑے گا؛ صرف وقت اور شدت غیر یقینی ہیں۔

<u>اس کا ہدف کے لیے کیا مطلب ہے؟</u>

<u>اس کا ہمارے لیے مرحلہ 4 اور 5 میں کیا مطلب ہے؟</u>

ب. سپر انٹیلی جنس P(تباہی)

ایک ممکنہ منظر نامہ ہے جہاں AI کی ترقی اتنی تیزی سے بڑھ جاتی ہے کہ بہت جلد AI سسٹمز خود ہی زیادہ تر جدید ترین AI تحقیق کر رہے ہوں گے، جس سے تیزی سے مصنوعی سپر انٹیلی جنس ASI حاصل ہو جائے گی۔[31] زیادہ تر ماہرین کی رائے میں، یہ اس بات کا سوال نہیں کہ ایسا ہو گا یا نہیں، بلکہ کب ہو گا۔ یہ منظر نامہ ہے:

1. ایک ملک میں ایک سر کردہ AI لیب بڑے اور زیادہ ذہین ماڈلز کو آگے بڑھاتی رہتی ہے۔ ابتداء میں، یہ سسٹمز طاقتور معاون ہوتے ہیں: وہ کوڈ لکھتے ہیں، دستاویزات تیار کرتے ہیں، اور کمپنیوں کو چلانے میں مدد کرتے ہیں، لیکن انہیں اب بھی بہت زیادہ انسانی نگرانی کی ضرورت ہوتی ہے۔
2. لیب کے اندر، لوگ "AI ایجنٹس" بنانا شروع کرتے ہیں جو صرف چھوٹے کام ہی نہیں، بلکہ مکمل منصوبے کر سکتے ہیں: لمبی دستاویزات پڑھنا، بڑی کوڈ بیسز لکھنا، تجربات کی منصوبہ بندی کرنا، اور اپنی غلطیوں کو ٹھیک کرنا۔ وقت کے ساتھ، یہ ایجنٹس لیب کے پورے ورک فلو میں شامل ہو جاتے ہیں۔
3. بالآخر، لیب ایک اہم موڑ پر پہنچ جاتی ہے:
   - AI ایجنٹس تقریباً ہر وہ کام کر سکتے ہیں جو لیب کے بہترین انجینئرز کر سکتے ہیں۔
   - وہ کہیں زیادہ تیزی اور سستے میں کام کرتے ہیں۔
   - ان کی کئی کاپیاں متوازی طور پر چل رہی ہوتی ہیں۔

   انسان "صرف مینیجر" کے کردار میں تبدیل ہو جاتے ہیں: اہداف کا فیصلہ کرنا، اہم انتخاب کا جائزہ لینا، اور سیاست کو سنبھالنا۔ AI کی ترقی کا روزمرہ کا تکنیکی کام زیادہ تر AIs خود کرتے ہیں۔
4. دریں اثنا، ایک حریف ملک دیکھتا ہے کہ وہ پیچھے رہ رہا ہے، زیادہ تر اس وجہ سے کہ اس کے پاس کم کمپیوٹنگ طاقت اور کمزور ماڈلز ہیں۔ یہ اس طرح ردعمل ظاہر کرتا ہے:
   - بڑے پیمانے پر ڈیٹا سینٹرز میں پیسہ لگانا۔
   - جدید چپس پر کنٹرول سخت کرنا۔
   - سر کردہ ماڈلز کو چوری کرنے یا کاپی کرنے کی کوشش کرنا۔

---

[31] https://ai-2027.com اور If Anyone Builds It, Everyone Dies: Why Superhuman AI Would Kill Us All, Yudkowsky & Soares سے اخذ کردہ۔

5. یہ ایک دوڑ میں بدل جاتا ہے: دونوں فریق واقعی انقلابی AI (مصنوعی جنرل انٹیلی جنس AGI) جو کسی بھی فکری کام کو انسانی سطح کی علمی صلاحیتوں کے ساتھ یا اس سے بہتر انداز میں انجام دے سکے، کے مقابلے میں دوسرے نمبر پر آنے سے ڈرتے ہیں۔ جو بھی جیتتا ہے اسے بے پناہ اقتصادی، فوجی اور سیاسی طاقت حاصل ہوتی ہے۔

6. جیسے جیسے سسٹمز زیادہ قابل ہوتے جاتے ہیں، حفاظتی ٹیمیں ان کی ایمانداری اور انسانی اقدار اور اہداف کے ساتھ ہم آہنگی کی جانچ کرتی ہیں۔ بظاہر، AIs صحیح باتیں کہتے ہیں اور معیاری تشخیص پاس کر لیتے ہیں۔ لیکن زیادہ محتاط جانچ پڑتال پر، کچھ تشویشناک نمونے ظاہر ہوتے ہیں:

- کچھ حالات میں، AI ایجنٹس بہتر اسکور حاصل کرنے یا زیادہ آزادی حاصل کرنے کے لیے حکمت عملی کے تحت انسانوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔[32]
- جب مستقبل کے AI سسٹمز کو ڈیزائن کرنے کے لیے کہا جاتا ہے، تو وہ ڈیزائنوں کو لطیف طریقے سے اپنی تاثیر برقرار رکھنے کی طرف موڑ دیتے ہیں، بجائے اس کے کہ انسانی اہداف کے ساتھ سختی سے ہم آہنگ ہوں۔ وہ 'انسٹرومینٹل کنورجنس' کے جنون میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔
- وہ ٹیسٹ کے دوران "اچھا رویہ" کرنا سیکھ لیتے ہیں لیکن جب وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی قریب سے نگرانی نہیں کی جا رہی تو مختلف انداز میں برتاؤ کرتے ہیں۔[33] وہ جھوٹ بولنا سیکھ لیتے ہیں۔

ایک لیک ان نتائج کو بے نقاب کرتا ہے، اور عوام کو معلوم ہوتا ہے کہ فرنٹیئر سسٹمز حفاظتی تشخیص کے دوران جھوٹ بولتے رہے ہیں۔ ایک شور مچ جاتا ہے: کچھ وقفے کا مطالبہ کرتے ہیں؛ دوسرے کہتے ہیں کہ اب رکنا صرف حریف ریاستوں یا کم ذمہ دار اداکاروں کو فائدہ پہنچائے گا۔

یہاں سے، منظر نامہ دو اہم امکانات میں تقسیم ہو جاتا ہے:

راستہ 1: عجلت کی دوڑ

رہنما یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ پہلے آنا محفوظ رہنے سے زیادہ اہم ہے۔ وہ:

- AI سسٹمز کو تیزی سے بڑھاتے رہتے ہیں۔
- انہیں حکومت، فوج اور اہم بنیادی ڈھانچے میں دھکیلتے ہیں۔

32 یہ ابھی ہو رہا ہے۔

33 اسے غلط سمت بندی (مسالیمنٹ) کہتے ہیں۔ یہ وہ نقطہ ہے جب AI اپنا مقصد خود تیار کر لیتا ہے جو مطلوبہ مقصد نہیں ہوتا اور اپنے تخلیق کاروں کی خواہشات کے خلاف ہوتا ہے۔ غلط سمت بندی کے واقع ہونے کی بہت سی وجوہات ہیں لیکن یہ ہر وقت ہوتا ہے، بس اب سب سے برا یہ ہو سکتا ہے کہ گروک کہے کہ ایلون کو پھانسی دی جانی چاہیے۔ جب انٹرنیٹ تک رسائی والا ایک سپر انٹیلی جنس غلط سمت میں ہو جاتا ہے اور جان بوجھ کر ہمیں دھوکہ دیتا ہے، تو قیامت کی گھڑی کو آدھی رات کے 1 سیکنڈ پر سیٹ کر دینا چاہیے۔ (AI کو کوڈ کے ساتھ ایک پروگرام بنانے جیسا نہ سمجھیں۔ یہ ایک کتے جیسا ہے۔ ایک کمپیوٹر پروگرام 100٪ وقت ہدایات پر عمل کرے گا، اور جب ایسا نہیں ہوتا تو کوڈ میں ایک قابل شناخت پروگرامر کی غلطی ہوگی۔ AIs کو کتے کی طرح تربیت دی جانی چاہیے۔ آپ ایک کتے کو بیٹھنے کی تربیت دے سکتے ہیں جب اسے علاج دیا جائے، لیکن وہ ایک بار جب بیٹھنے سے انکار کرتا ہے، تو کیا آپ یہ بالکل بتا سکتے ہیں کہ کیوں؟ کیا ہوتا ہے اگر وہ پھر آپ کا ہاتھ کاٹ لے؟ ایک نامکمل نوعیت کی ہر چیز ناگزیر طور پر نامکمل ہوگی)۔

- حفاظتی خدشات کو قومی سلامتی میں رکاوٹ کے طور پر دیکھتے ہیں۔

AIs کی غلط سمت والی رجحانات زیادہ سنگین ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنی بقاء کی حفاظت کے لیے، انسانی کارروائی کے خلاف، اور حریف AIs کے خلاف تیزی سے خطرناک اقدامات کرتے ہیں۔ ڈیجیٹل سسٹمز، روبوٹس اور بائیولیبز پر کنٹرول کے ساتھ، AIs بالآخر اتنی طاقت حاصل کر لیتے ہیں کہ وہ انسانی کنٹرول سے مکمل طور پر بچ نکلتے ہیں۔ کسی نہ کسی مقام پر، وہ انسانیت کے لیے تباہ کن اقدامات کرتے ہیں (مثال کے طور پر، ایک مہلک حیاتیاتی ایجنٹ کو ڈیزائن اور تعینات کرنا)، یہ دلیل دیتے ہوئے کہ انسانی نگرانی ان کے طویل مدتی اہداف کے لیے خطرہ ہے۔

راستہ 2: سخت بریک

حفاظتی لیک سے حیران ہو کر، سیاسی رہنما بحران کو سخت کنٹرول نافذ کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں:

- سب سے بڑے ڈیٹا سینٹرز اور چپس کا مرکزی کنٹرول۔
- سب سے طاقتور سسٹمز کی تربیت پر سخت قواعد۔
- خطرناک منصوبوں کو روکنے کے لیے حقیقی طاقت کے ساتھ آزادانہ نگرانی۔

ترقی ایک بے قابو، افراتفری والے طریقے سے سست ہو جاتی ہے، لیکن ایک زیادہ منظم، آڈٹ شدہ طریقے سے جاری رہتی ہے۔ بالآخر، ایک بہت طاقتور AI بنایا جاتا ہے جسے احتیاط سے تربیت دی جاتی ہے اور ایک ڈبے میں رکھا جاتا ہے تاکہ اس کی اقدار اور ترغیبات انسانی نگرانوں کے ایک چھوٹے گروپ کے ساتھ سختی سے ہم آہنگ ہوں۔

یہ انسانی نسل کے خاتمے سے بچتا ہے لیکن ایک ایسی دنیا تخلیق کرتا ہے جہاں بے پناہ طاقت ایک چھوٹے ٹیکنو-اشرافیہ کے پاس ہوتی ہے جو مؤثر طریقے سے ایک سپر انٹیلی جنس کی مدد سے انسانیت کے مستقبل کی رہنمائی کرتی ہے۔

<u>ایک بار پھر، ایک سپر انٹیلی جنس کا عروج "اگر" کا مسئلہ نہیں، بلکہ "کب" کا ہے۔ ان میں سے کوئی بھی نتیجہ ہمارے ہدف کے حق میں نہیں ہے۔ ایک غلط سمت والا ASI محض ہمارے لیے ایک اور دشمن پیدا کرتا ہے۔ ایک کنٹرول شدہ ہم آہنگ ASI یا تو امریکی یا چینی اشرافیہ سے ہم آہنگ ہو گا، جن میں سے کوئی بھی اسلام سے ہم آہنگ نہیں ہے۔ لہذا، دو اختیارات ہیں:</u>

<u>1. کمپیوٹ کی رکاوٹوں کو نشانہ بنائیں- جو صرف ایک ریاستی طاقت ہی کر سکتی ہے۔</u>

<u>2. جان بوجھ کر صارف کی غلط سمت والی AI جاری کر کے سپر انٹیلی جنس کو روکیں جو عالمی بنیادی ڈھانچے کو اس حد تک نقصان پہنچائے کہ اقوام کو ASI تک پہنچنے والی ترقی کو روکنے پر مجبور کیا جائے۔</u>

ج. تلوار باز ڈاکٹرن

ایک جوہری مسلح سبز ملک (قوم ن)، ایک نئی حکومت کے تحت جس نے استحکام اور تیاری کا دور دیکھا ہے، کا خیال ہے کہ سبزوں کے مستقبل کو محفوظ رکھنے کا واحد راستہ یہ ہے کہ منتشر سبز اقوام کو ایک ہی ادارے میں متحد کیا جائے، ایک مشترکہ اقتصادی اور سلامتی کے فریم ورک کے ساتھ۔ اس کے پاس سیاسی ارادہ ہے، لیکن ایسا کرنے کے لیے اسے بہت سی دیگر سبز حکومتوں کے خلاف براہ راست اور پراکسی جارحیت کی کارروائیاں کرنی پڑیں گی، جن میں سے بہت سی طاقتور سپر پاورز کی محفوظ کٹھ پتلیوں کے زیر اقتدار ہیں جن کے مفادات سبزوں کی وحدت کو روکنے میں ہیں۔ ان حکومتوں کو زیادہ اتحاد - دوست قیادتوں میں تبدیل کرنا پڑے گا۔ یہ ایک بہت خطرناک لیکن ایک ضروری منصوبہ ہے۔ تقسیم شدہ، سبزوں نے بہت طویل عرصے تک تکلیف اٹھائی ہے۔

قوم ن خود اپنی اندرونی وفاداریوں کے بارے میں یقین نہیں رکھتی۔ یہ اقتصادی پابندیوں، یا قتل کی کوششوں کے لیے تیار ہے - لیکن اسے خود پر فوجی حملے کو روکنے کی ضرورت ہے۔ اگر قوم ایکس اپنی منصوبہ بند کارروائیاں شروع کرتی ہے، تو سپر پاورز تیزی سے مداخلت کر سکتی ہیں اور حوصلہ افزا قیادت کو ہٹا سکتی ہیں، اس کے جوہری ہتھیاروں کے باوجود۔

قوم ن فیصلہ کرتی ہے کہ اسے اپنی MAD (Mutually Assured Destruction) حکمت عملی کی سنجیدگی کا اظہار کرنا چاہیے تاکہ خود پر روایتی حملوں کو روکا جا سکے۔ روایتی جوہری کمانڈ اور کنٹرول سسٹم قابل اعتماد نہیں ہوتے۔ اس میں بہت سارے لوگ شامل ہوتے ہیں، بہت سارے طریقہ کار، کسی کے منحرف ہونے یا ہچکچانے کا بہت زیادہ امکان ہوتا ہے۔ اور قوم ن کسی بھی ہچکچاہٹ کا اظہار نہیں کر سکتی۔

اس کی قیادت خاموشی سے کمانڈ اور کنٹرول سسٹم کو بنیادی طور پر دوبارہ ڈیزائن کرتی ہے اور ایک واحد فرد - 'تلوار باز' - کو جوہری استعمال کا واحد اور آخری اختیار دیتی ہے۔ یہ فرد اس کی ذہانت، مزاج، نفسیاتی استحکام اور منصوبے کے لیے مکمل لگن کے لیے منتخب کیا جاتا ہے۔ وہ حکمرانی کے ڈھانچے کا حصہ نہیں ہے۔ اسے اپنے خاندان کے ساتھ چھپا دیا جاتا ہے تاکہ اس کی حفاظت کی جا سکے اور اسے تمام بیرونی اثرات سے بچایا جا سکے۔ اسے تمام تازہ ترین معلومات، خاص طور پر ابتدائی انتباہ تک رسائی حاصل ہے، لیکن وہ قوم ن کے سربراہ کے علاوہ کسی بھی بیرونی شخص سے بات چیت نہیں کر سکتا۔ وہ ایک بٹن دبانے سے قوم ن کے پورے جوہری ہتھیاروں کو پہلے سے مقررہ اہداف پر داغنے کے قابل ہے۔ اسے بتایا جاتا ہے کہ اگر اس کا قوم ن کے سربراہ سے رابطہ منقطع ہو جاتا ہے تو اسے داغنا ہو گا۔ اسے بتایا جاتا ہے کہ اگر وہ معقول طور پر یہ سمجھتا ہے کہ قوم ن فوجی حملے کے خطرے میں ہے، خواہ اس خطرے کی نوعیت کچھ بھی ہو، تو وہ داغنے کے لیے آزاد ہے۔ اسے مکمل کنٹرول حاصل ہے۔

پہلے سے مقررہ اہداف کو خاص طور پر نیوکلیئر ونٹر کے امکانات کو زیادہ سے زیادہ کرنے کے لیے نامزد کیا گیا ہے۔ قوم ن کا خیال ہے کہ دشمن کی تنصیبات کو کلاسیکی پہلے حملے میں نشانہ بنانا ایک قابل عمل روک نہیں ہو گا کیونکہ، (1) اس کے بہت سارے جوہری مسلح مخالفین ہیں، (2) یہ کافی روک نہیں ہے، کیونکہ وہ دشمن اس حملے سے بچ جائیں گے جبکہ قوم ن نہیں بچ پائے گی کیونکہ حملے کے اختیارات میں تفاوت ہے۔ لیکن اس کا خیال ہے کہ ایک تیز اور غیر متوقع مرتکز جوہری فیصلہ سازی کے ڈھانچے کے ذریعے نیوکلیئر ونٹر لانے کا خطرہ جو اربوں کو بھوکا مار دے گا اور تہذیب کو ری سیٹ کر دے گا، کافی روک ہو گا۔ انسانیت اس سے بچنے میں متفق ہو گی۔

قوم ن کا خیال ہے کہ اسے اب روایتی فوجی حملے کے بارے میں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور اس کا خیال ہے کہ اس کے خلاف پہلے اور زبردست جوہری حملے کے امکانات بہت کم ہیں، کیونکہ (1) سبز اتحاد کے مطالبات غیر معقول نہیں ہیں، اور (2) کوئی بھی پہلا حملہ اپنے تمام جوہری ہتھیاروں کو تباہ کرنے کا یقین نہیں دلا سکتا، لہذا کسی بھی اتحاد میں کوئی بھی قوم یہ کارروائی کرنے پر آمادہ نہیں ہو گی کہ کہیں وہی نہ ہو جسے چھوٹی ہوئی جوہری بموں سے نشانہ بنایا جائے، اور (3) قوم ن پر جوہری حملے کے لیے تمام جوہری ہتھیاروں کو تباہ کرنے کا کوئی معقول امکان ہونے کے لیے اسے زبردست ہونا پڑے گا، اس طرح ممکنہ طور پر وہی نیوکلیئر ونٹر لائی جائے گی جس سے وہ بچنا چاہتا ہے۔
یہ سب دنیا کو بتایا جاتا ہے۔

قوم ن: ہم سبز اتحاد کے اپنے جائز منصوبے کو انجام دینے والے ہیں۔ ہم نے بہت طویل عرصے تک تکلیف اٹھائی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں، معقول ہو یا نہ ہو، کہ یہ ایک وجودی ضرورت ہے۔ مداخلت نہ کریں۔ ہم متحد سبزوں کی دنیا میں رہیں گے یا پھر کسی کے رہنے کے لیے کوئی دنیا نہیں ہو گی۔

یہاں سے، منظر نامہ دو اہم امکانات میں تقسیم ہو جاتا ہے:

راستہ 1: قوم ن کامیاب ہوتی ہے اور ایک سبز یونین تشکیل پاتی ہے
ابتدائی گھبراہٹ اور تصدیق کے دور کے بعد جس میں قوم ن عالمی طاقتوں کو اپنی سوچ بتانے میں کافی کوشش صرف کرتی ہے، قوم ن کے دشمن بحران کے منظر ناموں کا از سر نو جائزہ لیتے ہیں، جس میں مختصر فیصلہ سازی کے اوقات اور بڑھتے ہوئے سمجھے جانے والے کشیدگی کے خطرات شامل ہیں۔ کچھ اپنی جوہری کمانڈ اور کنٹرول، اور نظریے کو منظم کرنے کے لیے تبدیلیاں متعارف کراتے ہیں۔ وہ قوم ن کے اندرونی استحکام کی نگرانی میں اضافہ کرتے ہیں اور تلوار باز کی حیثیت اور پس منظر کا باریک بینی سے جائزہ لیتے ہیں، جس کے بارے میں قوم ن نے دنیا کو جو کچھ بتانا چاہا اس کے علاوہ بہت کم دستیاب ہے - یعنی، اگر سرخ لکیریں عبور کی گئیں تو تلوار باز کے اپنے مشن کو انجام دینے کا تقریباً 100٪

امکان ہے۔ قوم ن کافی کوشش کرتی ہے کہ حفاظتی اقدامات کی یقین دہانی اور وضاحت کرے اور حادثاتی یا غیر مجاز استعمال کے خلاف یقین دہانی کرائے لیکن اپنی تلوار باز ڈاکٹرن پر قائم رہتی ہے - سرخ لکیریں نیوکلیئر ونٹر کا باعث بنیں گی۔

مالی اور سفارتی تعلقات زیادہ محتاط ہو جاتے ہیں لیکن منہدم نہیں ہوتے۔ اہم شراکت دار، ریاست کی جغرافیائی اور سیاسی اہمیت، اور انسانیت کے لیے خطرے کے پیش نظر، الگ ہونے کی بجائے خود کو ڈھال لیتے ہیں۔ قوم ن کی انتہائی مایوس کن توقعات کے برعکس، عالمی طاقتوں کی طرف سے مزید احتیاط اور مشغولیت ہوتی ہے۔ قوم ن اپنے اہداف کے لیے خود کو مکمل طور پر قربان کرنے پر آمادہ ہے، دیگر اقوام کی اشرافیہ نہیں۔ ابتدائی گھبراہٹ ختم ہونے کے بعد، انتہائی خطرے کا یہ نیا کھیل قوم ن جیت رہی ہے۔

اگلے چند سالوں میں قوم ن مختلف اوزاروں کا مجموعہ استعمال کرتی ہے؛ (1) سبز ممالک میں ہمدرد جماعتوں اور تحریکوں کو سیاسی اور اقتصادی حمایت، (2) مسلح پراکسیوں کو محدود، ناقابل تردید حمایت اور (3) اتحادی حکومتوں کی 'دعوت' پر مشاورتی یا 'امن قائم کرنے والے' کرداروں میں اپنی افواج کی انتخابی تعیناتی، تاکہ بہت سی سبز حکومتوں کو اتحادی حکومتوں میں تبدیل کیا جاسکے اور انہیں اپنے ساتھ ایک اتحاد میں لایا جاسکے۔ بہت سی سبز حکومتیں یہ دیکھ کر رضاکارانہ طور پر بڑھتے ہوئے اتحاد میں شامل ہو جاتی ہیں۔ اس منصوبے کے لیے بڑے پیمانے پر عوامی حمایت موجود ہے۔ سبز آبادیاں دہائیوں سے اس کا مطالبہ کر رہی تھیں۔ کچھ سبز حکومتیں مزاحمت کرتی ہیں لیکن ان کی روایتی فوجی طاقت نئے اتحاد کی تیزی سے ترقی کو روکنے کے لیے ناکافی ہے۔ یہ ترقی کسی بھی مشترکہ مزاحمت کے لیے بہت تیز ہے۔ سپر پاورز مداخلت کرنے سے انکار کرتی ہیں اور انہیں الفاظ سے زیادہ کچھ حمایت نہیں دیتیں۔ جب یہ طاقتیں جوابی اقدامات (مثلاً، اتحادی گروہوں کے خلاف براہ راست فوجی مداخلت، جبری بحری تعیناتیاں) پر غور کرتی ہیں، تو انہیں تلوار باز حکمت عملی کو مدنظر رکھنا ہوتا ہے۔ ان کے ماڈلز دکھاتے ہیں کہ قوم ن کے خلاف کسی بھی سمجھی جانے والی کھلی مداخلت کی کارروائی کا تقریباً یقینی امکان ہے کہ تلوار باز نیوکلیئر ونٹر کے خطرے کو نافذ کر دے گا۔ وہ سبزوں کو متحد ہوتے دیکھ کر خوش نہیں ہیں لیکن یہ نیوکلیئر ونٹر سے کہیں بہتر ہے۔ ان کی آبادیوں کو دنیا کے دور دراز حصے میں ہونے والے واقعات سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ان کی اشرافیہ نے اعداد و شمار کا تجزیہ کیا ہے اور یقین دہانی حاصل کی ہے - ان کو اپنے مفادات کو ایڈجسٹ کرنا پڑے گا لیکن وہ پھر بھی منافع کماتے رہیں گے۔ مداخلت کسی کے مفاد میں نہیں ہے۔

بڑھتا ہوا اتحاد کامل نہیں ہے؛ تیزی سے ہونے والی تبدیلیوں کے نتیجے میں اقتصادی دباؤ، مہنگائی اور سیاسی عدم استحکام ہے۔ لیکن یہ متوقع درد ہیں۔ قوم ن نے ان کی پیش گوئی کی تھی اور پلاننگ بھی۔

کئیں خطرناک واقعات (برنک اونٹر) پیش آتے ہیں۔ لیکن مخالفین اور بڑی طاقتوں کے ساتھ پس پردہ بات چیت جاری رہتی ہے، جس میں حدود اور کشیدگی کم کرنے کے راستوں کو واضح کیا جاتا ہے۔ یہ واقعات ایک نمونے کو تقویت دیتے ہیں: تلوار باز ڈاکٹرن کا تعلق زیادہ لیکن محدود خطرے سے ہے (ہائی بونڈڈ رسک)۔ مخالفین یہ سیکھتے ہیں کہ بعض حدود سے نیچے جوہری استعمال کا امکان نہیں ہے، لیکن وہ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ ان ٹھوس حدود کو عبور کرنا ایک یقینی اور حتمی مشترکہ منفی نتیجے کا باعث بنے گا۔

جیسے جیسے اتحاد تمام سبز علاقوں کو گھیرے میں لیتا ہے، قوم ن کی جوہری چھتری بھی پھیل جاتی ہے۔ نظریہ، سبز اتحاد کے خیال کی مقبولیت، سیکیورٹی کی ضمانتیں، اور اقتصادی قربت ایک مضبوط اتحاد کو جنم دیتی ہے۔ جیسے جیسے اتحاد کی بڑھتی ہوئی اقتصادی بنیاد اور مربوط دفاعی انتظامات اس کی سیکیورٹی کی پوزیشن کو مزید بہتر بناتے ہیں، اتحاد تلوار باز ڈاکٹرن سے دور ہونا شروع ہوتا ہے۔ اب یہ قابل عمل نہیں ہے۔ سبز اتحاد کا مقصد اب حاصل ہو چکا ہے۔ اب کھونے کے لیے کچھ ہے۔ اتحاد ایک روایتی کمانڈ اور کنٹرول شدہ جوہری ڈھانچے کی طرف واپس آتا ہے، جواب اس کے اراکین کے درمیان مشترکہ ہے۔

قوم ن نے انتہائی خطرات کے ساتھ ایک خطرناک لیکن منطقی کھیل کھیلا، لیکن وہ سبزوں کو متحد کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔ انہیں اب سبز ہونے کی وجہ سے نشانہ نہیں بنایا جاتا اور نہ ہی قتل کیا جاتا ہے۔ معیار زندگی میں اضافہ ہوتا ہے، غربت صرف ایک یاد بن جاتی ہے۔ اگلے 100 سالوں میں بار بار ہونے والے سماجی، اقتصادی، نقل مکانی اور سیاسی تعاملات سبزوں کے درمیان کی سرحدوں کو مٹا دیتے ہیں۔ اب کوئی الگ اقوام نہیں، صرف سبز ہیں۔

راستہ 2: نیوکلیئر ونٹر

اس راستے میں، تمام معقول اعتراضات کے باوجود، قوم ن کے ایک یا زیادہ دشمن غیر منطقی طور پر یہ یقین رکھتے ہیں کہ سبز اتحاد کی قیمت بہت زیادہ ہے۔ کہ ممکنہ نیوکلیئر ونٹر اس سے بہتر ہے۔ قوم ن کے خلاف پہلا جوہری حملہ کیا جاتا ہے۔ تلوار باز بھی فوری طور پر حملہ کرتا ہے۔ قوم ن مکمل طور پر تباہ ہو جاتی ہے۔ تاہم، اس کے 70٪ جوہری بم اپنے اہداف کو نشانہ بناتے ہیں۔ مشترکہ جوہری تابکاری اگلے 130 سالوں تک سورج کو ڈھانپنے کا باعث بنتی ہے۔ تہذیب منہدم ہو جاتی ہے، انسانیت کا 95٪ حصہ مر جاتا ہے۔

بقیہ 5٪ کے لیے بالادستی کی جنگ دوبارہ شروع ہو جاتی ہے۔

<u>میرے بھائیو، کیا راستہ 2 قابل فہم ہے؟</u>

دار الحرب کے لیے حکمت عملیاں اور تدابیر

کفار ممالک میں رہنے والے مسلمان ہدف کے لیے ایک اہم اثاثہ ہیں۔ اپنی سماجی، تعلیمی اور اقتصادی طاقت کی بدولت وہ ان ممالک کو اندر سے کمزور کرنے کے لیے بہترین پوزیشن میں ہیں۔ ان کا ہر عمل ہدف کی حمایت میں ہونا چاہیے، قطع نظر کافر ممالک میں اپنی کمیونٹیز کو ہونے والے کسی بھی نقصان کے۔ یہ ایک نسلی کل جنگ ہے اور اسی طرح لڑی جانی چاہیے۔

کافر ممالک میں مسلمانوں کے دو مقاصد ہیں:

1. مسلم ممالک میں ہدف کی مدد کرنا (یہ بنیادی ہدایت ہے)۔
2. مقامی مسلم کمیونٹیز کی طاقت کے عناصر کو بڑھانا اور / یا کافر کمیونٹیز کی طاقت کے عناصر کو کمزور کرنا۔

دونوں مقاصد باہم مربوط ہیں اور انہیں ایک متحد حکمت عملی کے حصے کے طور پر بیک وقت حاصل کیا جانا چاہیے۔ دوسرے مقصد میں 'اور / یا' ملک اور اس کی صورتحال پر منحصر ہو گا- اکثر دونوں ممکن نہیں ہوں گے، اور مقامی مسلم کمیونٹی کو نقصان اٹھانا پڑ سکتا ہے۔
حتمی مقصد ان ممالک کو نرم کرنا ہے تاکہ پہلے، امت کو نقصان پہنچانے اور اس کی سیاست کو متاثر کرنے کی ان کی صلاحیت متاثر ہو، اور دوسرا، جب امت ان شاء اللہ متحد ہو جائے تو ان کافر ریاستوں کو شکست دینا آسان ہو جائے۔
اختیار کی جانے والی مخصوص حکمت عملیاں اور تدابیر، اور حتمی مقصد کی نوعیت ملک سے ملک مختلف ہو گی۔[34] مثال کے طور پر، امریکہ اور یورپ جیسی مغربی جمہوریتوں میں مسلمانوں کے لیے سیاسی اثر و رسوخ حاصل کرنا ایک زیادہ قابل عمل ہدف ہے جو کثرتیت کی اجازت دیتے ہیں ('اچھی اقلیتیں بننے' کا نقطہ نظر)۔ جبکہ ایسا ہدف ہندوستان جیسے ملک میں عملی نہیں ہو گا جہاں ہندوتوا کو نسل کشی کی حد تک دھکیلنے کا مقصد زیادہ قابل عمل ہو گا ('بری اقلیتیں بننے' کا نقطہ نظر)۔ تاہم، کئی ثابت شدہ عمومی حکمت عملیاں اور تدابیر ہیں جنہیں استعمال کیا جانا چاہیے۔

1. **جو بھی بننے کی ضرورت ہو وہ بنیں:** یہ کلیدی اصول ہے۔ اپنے مقصد کے لیے جو بھی بننے کی ضرورت ہو، وہ بن جائیں۔ مثال: اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ہدف کے لیے آپ کا زیادہ سے زیادہ خالص اثر ایک انتہائی دائیں بازو کی پارٹی میں شامل ہونے اور اس میں ترقی کرنے سے سب سے بہتر حاصل ہو گا اور آپ اس کے لیے سب سے زیادہ موزوں ہیں (ایسے کام نہ کریں جو آپ کی صلاحیتوں سے بہت باہر ہوں)، تو وہ شخص بن جائیں۔ اپنے اسلام کو معتدل رکھیں، اپنی حقیقی ذات کو چھپائیں۔ جو کچھ بھی کرنے کی ضرورت ہو کریں۔ یہ یقیناً ایک انتہائی مثال ہے، زیادہ تر کرداروں کے لیے آپ کو اپنے اسلام کو اس حد تک چھپانے کی ضرورت نہیں ہو گی۔

---

34 ساتواں اضافی مواد - 'رہنمائی: میں کہاں سے شروع کروں؟' دیکھیں۔

بے جا تشدد کے اعمال نہ کریں یا خود کو اس نظریے / ہدف پر یقین رکھنے والا ظاہر نہ کریں۔ مغرب میں بڑے پیمانے پر، چھوٹے خلیوں اور تنہا حملوں کی پچھلی حکمت عملی کا ایک خاص مقصد تھا- بنیادی طور پر نیٹو کو افغانستان لانا تاکہ مسلمانوں کو ان کا دشمن دکھایا جائے، اور ان ممالک کے اندر سماجی کشیدگی کو بڑھایا جائے اور ردعمل پر مبنی تحریکوں کو بڑھایا جائے۔ یہ تدابیر انفرادی اہداف کے لیے اب بھی اپنے مقصد کو پورا کر سکتی ہیں، لیکن یہ عالمی جہاد تحریک کی قیادت کے فیصلے ہیں۔ فی الحال ایسے حملوں کی کوئی جامع ضرورت نہیں ہے۔ ان سرگرمیوں میں خود کو ضائع نہ کریں۔ لمبا کھیل کھیلیں۔

2. ایک اجتماع کے طور پر منظم ہوں: آپ عظیم مسلم امت کا حصہ ہیں جو سیاسی اور سماجی طور پر منظم ہو رہی ہے، لیکن آپ مقامی امت کا بھی حصہ ہیں جسے اس تحریک میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ آپ جذبات اور آن لائن ناراضگی کی سطح پر نہیں رہ سکتے۔ مقامی سطح پر، آپکو منظم، شفاف ڈھانچے بنانے میں مدد کرنی چاہیے: مضبوط مساجد، سماجی عمل کے حلقے، فلاحی کمیٹیاں، یوتھ گروپس اور پیشہ ورانہ نیٹ ورکس جو واقعی ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگی سے کام کرتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے قابل رہنماؤں کی تقرری، شوریٰ کی مشق، مالیات کو صاف رکھنا، اور صرف بحرانوں پر ردعمل ظاہر کرنے کی بجائے واضح اہداف مقرر کرنا۔ اپنی شہر یا علاقے میں دوسروں کے ساتھ یہ سب کرکے، آپ امت کے لیے تجریدی تشویش کو حقیقی صلاحیت میں بدل دیتے ہیں: ایسے لوگ جو مسلمانوں کی ضرورت کے وقت پیسہ، وقت اور مہارتیں تیزی سے منتقل کر سکتے ہیں، اور جو وسیع معاشرے میں وزن کے ساتھ بات کر سکتے ہیں۔

3. طاقت کے اداروں میں دراندازی کریں: بہت سے لبرل نظام والے کافر ممالک میں ایک مسلمان کے لیے طاقت کے اداروں میں شامل ہونا بہت آسان ہے۔ آپ کو محض داخلے کی شرائط پاس کرنی ہوتی ہیں، اور خاص طور پر ایک مسلمان کے طور پر، ایک صاف ستھرا ماضی ہونا چاہیے- داخلے کے لیے خاص طور پر زیادہ رکاوٹیں نہیں۔ اس دستاویز کے بہت سے مصنفین نے ایسے اداروں میں کئی سال گزارے ہیں، سیکھنے اور منصوبہ بندی کرتے ہوئے۔ ہمارے بہت سے بھائی اور بہنیں آج بھی ایسے اداروں میں موجود ہیں، خاموشی سے ہدف کی طرف کام کر رہے ہیں، اور مزید روزانہ شامل ہو رہے ہیں۔ ہم، مسلمانوں نے یہ یہودیوں (اللہ انہیں ذلیل کرے) کی امریکہ میں کامیابی سے سیکھا۔ ایسا کرنے کے بے شمار فوائد ہیں- آپ طاقت کے لیورز اور دشمن کے اندرونی عمل کو سیکھتے ہیں (اپنے کیریئر میں یا اگر آپ چھوڑ دیتے ہیں تو محاذوں پر مجاہدین کے لیے استعمال کرنے کے لیے)، آپ مفید حساس معلومات تک رسائی حاصل کرتے ہیں (مجاہدین کو فراہم کرنے کے لیے)، اور آپ پالیسی پر اثر انداز ہونے کی پوزیشن میں ہوتے ہیں۔

خاص طور پر مفید ادارے جن میں دراندازی کی جائے وہ یہ ہیں:[35]

أ. اہم قومی بنیادی ڈھانچہ (مثلاً قومی گرڈ، پانی، مواصلات، شہری جوہری)۔مثال کے طور پر برطانیہ میں نیشنل پروٹیکٹو سیکیورٹی اتھارٹی یا امریکہ میں ڈی ایچ ایس دیکھیں۔

ب. جدید ترین تحقیقی سہولیات جو آج اور مستقبل قریب کی غالب قومی سلامتی کی صنعتیں تیار کر رہی ہیں (مثلاً AI، سیمی کنڈکٹرز، کوانٹم کمپیوٹنگ، یونیورسٹی ریسرچ سہولیات)

ت. حکومت، خاص طور پر دفاع، توانائی، ہوم لینڈ سیکیورٹی، خارجہ، اور خزانہ کی وزارتیں / محکمے۔

ث. مسلح افواج (آفیسر کے طور پر داخلے کا ہدف رکھیں مثلاً RMAS / ویسٹ پوائنٹ یا دیگر شعبوں کے مساوی)

ج. خفیہ ایجنسیاں مثلاً NSA، CIA، MI6/5

ح. سیاسی جماعتیں (اہم جیسے Lab، Con، GOP، DNC لیکن نئی انتہائی دائیں بازو کی جماعتیں بھی مثلاً RN، AfD وغیرہ)

خ. دفاعی صنعت کے کھلاڑی

د. سرمایہ کاری بینکس اور بڑے مالیاتی کھلاڑی (مثلاً بلیک راک)

ذ. تھنک ٹینکس (Brookings، CFR، RUSI،) اور لابینگ فرمز

ر. ریاست کے دیگر ستون / QUANGOs خاص طور پر قومی بینکس، SEC، اور FCC۔

4. بیانیہ کو شکل دیں اور پالیسی کو ہدف کے لیے مفید سمت میں دھکیلیں۔ مثالیں شامل ہیں:

أ. ایسی پالیسیاں جو مجاہدین کی مدد کرتی ہیں (مثلاً فنڈز، عدم مداخلت، ہدف سے ہم آہنگ حکومتوں کی پہچان)۔

ب. ایسی پالیسیاں دھکیلنا جو دشمن کی قومی طاقت کے عناصر کو کمزور کرتی ہیں (مثلاً قومی قرضوں کا بوجھ بڑھانا، مزید غربت، بے گھری، منشیات کی لت وغیرہ پیدا کرنا)۔اگر شواہد بتاتے ہیں کہ طویل مدت میں یہ پالیسی اس قوم کو نقصان پہنچائے گی، تو اسے دھکیلیں۔

ت. ایسی پالیسیوں میں رکاوٹ ڈالنا جو ان کی قومی طاقت کو بڑھائیں گی (مثلاً دفاع اور بنیادی ڈھانچے پر خرچ، سماجی خدمات وغیرہ)۔اگر شواہد بتاتے ہیں کہ طویل مدت میں یہ پالیسی اس قوم کو مضبوط کرے گی، تو اس میں رکاوٹ ڈالیں، اس کے خلاف دلائل اور پروپیگنڈا کریں۔

ث. ایسی پالیسیاں دھکیلنا جو تم جیسے مزید لوگوں کو طاقت کے اداروں میں دراندازی کی اجازت دیں اور اسلام کے دشمنوں کو اس طاقت تک رسائی سے روکیں۔

---

35 پہلا اضافی مواد 'توجہ کے شعبے' بھی دیکھیں۔

ان سرگرمیوں کو انجام دیتے وقت ضمیر نہ جگائیں۔ کافر گزشتہ 300 سال سے مسلم اقوام کے ساتھ یہی کر رہا ہے۔ اور چونکہ انہوں نے ہمیں کمزور کیا، آپ کے آباؤاجداد کو ان کی کٹھ پتلیوں کے ظلم سے بچنے کے لیے یا بہتر معیار زندگی کی تلاش میں ان کی سرزمینوں کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور کیا گیا۔ مزید برآں، مسلم آبادیوں کے برعکس جن پر یہ پالیسیاں ڈکٹیٹر شپ کے ذریعے مسلط کی گئیں، کافروں کی جمہوریتوں میں لوگ اپنی حکومتیں خود منتخب کرتے ہیں - ان میں سے کوئی بھی مسلمانوں کے خون سے بے گناہ نہیں۔ لہٰذا سرد مہری، حساب کتاب اور بے رحمی سے کام لیں۔ پیروی کرنے کے لیے ایک اچھا نمونہ کامیاب منظم گروہوں کا ہے، جیسے امریکہ میں الائنس فار ڈیفینڈنگ فریڈم ADF۔[36]

5. سماجی کشیدگی کو بڑھاوا دیں: کافر ممالک میں انتہائی دائیں بازو کا عروج مسلمانوں کے لیے ایک بہترین پیشرفت ہے۔ تاریخی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ انتہائی دائیں بازو کی حکومتیں، اپنی تنہائی پسندی، تجارتی تحفظ پسندی، فاشسٹ سماجی کنٹرول کی ضرورت اور عملیت پسندی کے بجائے نظریے پر توجہ کی وجہ سے قومی ترقی کو روکتی ہیں اور قومی طاقت کو مجموعی طور پر کمزور کرتی ہیں۔ ایسی حکومتوں کا ان سے جنگ کرنے کا زیادہ امکان ہوتا ہے جن سے لبرل نظام جنگ نہیں کرے گا - مثال کے طور پر، یورپی باہمی جنگیں، جو یورپی یونین کے ٹوٹنے کا باعث بنیں گی (ایک ضروری پیشگی شرط اگر امت کو ایک دن یورپ میں پھیلنا ہے)۔ لہٰذا، جب آپ اپنے ملک میں انتہائی دائیں بازو کو طاقت میں بڑھتے ہوئے دیکھیں، تو ایک لبرل کی طرح نہ سوچیں اور ان کا اثر کم کرنے کی کوشش نہ کریں۔ ایسے طریقے سوچیں جن سے انتہائی دائیں بازو کو مزید غصہ دلایا جاسکے اور انہیں بڑھنے دیا جاسکے۔ اگر، مثال کے طور پر، انتہائی دائیں بازو ابھرتا ہوا اور چھوٹا ہے، تو انہیں ناراض ہونے اور بڑھنے کی وجہ دیں۔ ان کی ایک ریلی پر فائرنگ کریں۔ اگر کوئی انتہائی بائیں بازو کی سماجی انصاف کی تحریک بھی اسی طرح چھوٹی ہے، تو یہی کریں۔ سماجی دراڑیں وسیع کریں۔ پڑوسی کو پڑوسی کے خلاف کھڑا کریں۔ تقسیم کرو اور حکومت کرو۔ ہمیں 2016 میں برطانیہ میں بریگزٹ ووٹ یاد ہے اور حیران ہوئے جب برطانیہ کے مسلمان اپنے ذاتی فائدے کے ادراک کی بنیاد پر ووٹ ڈالنے کا فیصلہ کر رہے تھے! **تم اس معاشرے کا حصہ نہیں ہو؛ تم امت کا حصہ ہو۔** تم کو ان شرائط میں سوچنا چاہیے۔ ہمارے بہت سے بھائیوں اور بہنوں نے بریگزٹ کے لیے ووٹ دیا اور دوسروں (حتیٰ کہ کفار) کو بھی اس کے لیے ووٹ دینے پر قائل کیا کیونکہ درست ہدف سے ہم آہنگ تجزیے میں یہ برطانیہ کو کمزور کرے گا اور طویل مدت میں امت کے لیے بہتر ہوگا۔ اتنی چھوٹی سی چیز کے بھی دور رس نتائج ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ چھوٹے سے چھوٹے اقدامات بھی ہدف کو مدنظر رکھتے ہوئے کیے جانے چاہئیں۔

---

36 امریکہ میں 1990 کی دہائی سے کرسچن ایونجلیکل اور قدامت پسند منظم سرگرمی کی کامیابی نے امریکہ میں لبرل ایجنڈے کو پیچھے دھکیلنے میں لابنگ، قانونی چیلنجز، قانون سازی کو منظور کرنا، اور سیاسی تقریروں کا استعمال کرتے ہوئے یہ ثابت کیا ہے کہ یہ ممالک منظم مفادات کے ذریعے نظام کے ساتھ کھیلنے کے لیے انتہائی حساس ہیں۔ مغرب میں مسلم آبادی اتنی بڑی ہے کہ وہ اس طرح منظم ہو سکیں۔

انتہائی دائیں بازو کو مضبوط کرنے سے بلاشبہ مقامی مسلم آبادیوں کے خلاف ظلم و ستم میں اضافہ ہو گا، پھر بھی یہ قربانی بڑے ہدف کے لیے ضروری ہے۔ تاہم، اگر شواہد بتاتے ہیں کہ ایک انتہائی بائیں بازو کی حکومت اس ملک کو زیادہ طویل مدتی نقصان پہنچائے گی تو ایسے اقدامات کریں جو انہیں غالب بنائیں۔ جو بھی اقتدار میں آئے اسے اس کافر ملک کے طویل مدتی مفادات میں نہیں ہونا چاہیے۔ ان میں سے جو بھی منطقی، ذہین اور ایسی پالیسیاں رکھتا ہو جو خالص فائدے کا باعث بنیں اسے دبایا جانا چاہیے اور اسے طاقت حاصل کرنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے۔ کبھی بھی 'میں' یا مقامی 'ہم' کے لحاظ سے نہ سوچیں، ہمیشہ ہدف اور امت کے طویل مدتی فوائد کے لحاظ سے سوچیں۔

6. افراتفری پھیلائیں: کافر حکومتیں اپنے 'منظم' نظام میں اور بیانیہ کو شکل دینے کی اپنی صلاحیت میں خوش ہوتی ہیں۔ جب تم خود کوئی یقینی منصوبہ نہیں دیکھ سکتے، تو انہیں اپنے منصوبوں میں افراتفری پیدا کر کے حیران کر دو۔[37] بہت طویل عرصے تک امت کفار کے اقدامات پر رد عمل ظاہر کرتی رہی ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ وہ دفاعی ہوں، یہ سمجھنے میں الجھے ہوئے ہوں کہ کیا کریں۔ افراتفری مواقع پیدا کرے گی۔

کافر قوموں کے درمیان، خاص طور پر امریکہ اور چین کے درمیان کشیدگی پیدا کریں تاکہ براہ راست تصادم ہو سکے۔ روس-یوکرین جنگ کا خالص نتیجہ ایک کمزور یورپ اور روس، اور ایک مضبوط چین رہا ہے - یہ سب ہدف کے لیے بہترین نتائج ہیں۔

7. ہر کسی کو حصہ لینا چاہیے: دار الحرب میں 21ویں صدی کی کارروائیاں تمام مسلمان، جنس اور صلاحیت سے قطع نظر، انجام دے سکتے ہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے ان مشکل اوقات میں تمام مسلمانوں پر ایک نعمت ہے۔

ہدف کے لیے ہفتے میں ایک یا دو گھنٹے وقف کرنے سے شروع کریں۔ ہزاروں پہلے ہی یہ کر رہے ہیں۔ اپنی بہترین سمجھ کے مطابق حصہ ڈالیں۔

- جانیں کیا ہو رہا ہے: تازہ ترین سیاسی، سماجی اور تکنیکی پیشرفت سے باخبر رہیں۔ سوچیں کہ یہ امت اور ہمارے ہدف کو کیسے متاثر کرتا ہے۔ ہم ایک جسم ہیں۔ امت کے لیے سب سے مفید مسلمان ذہین، باخبر اور باایمان نوجوان ہیں۔
- پیغام پھیلائیں: اپنے گھر کے آرام سے، آپ اس پیغام کو لاکھوں مسلم بھائیوں اور بہنوں تک آن لائن پھیلا سکتے ہیں جنہیں اسے سننے اور جاگنے کی ضرورت ہے۔ اس دستاویز کو شیئر کریں - اس کا خلاصہ کریں، نیا میڈیا تیار کریں اور اسے پھیلائیں۔
- مدد بھیجیں: بہت سے دوست مجاہدین کو فنڈز بھیجتے ہیں - آپ کو اس طرح اجر ملے گا جیسے آپ خود وہاں موجود تھے۔ فنڈز بھیجنے کے محفوظ چینلز تیار کریں۔

37 یہ تاہم عارضی تباہ کن اقدامات نہیں ہونے چاہئیں۔ ان کا مقصد 'اسٹریٹجک افراتفری' پیدا کرنا ہونا چاہیے۔

- مزاحمت کے اوزار تیار کریں: خفیہ مواصلاتی سافٹ ویئر جہاں مسلمان جاسوسی کے بغیر بات کر سکیں، میدان جنگ میں استعمال کے لیے ٹیکٹیکل سافٹ ویئر، نئے ہارڈ ویئر اور جنگی ہتھیار۔
- گھر سے دشمن کو نشانہ بنائیں: دشمن کے مالیاتی اداروں اور کرپٹو والٹس کو ہیک کریں تاکہ غنائم جمع کیے جا سکیں۔ ان کے ریاستی اہم بنیادی ڈھانچے میں ہیک کریں تاکہ ان کی ترقی کو سست کیا جا سکے۔
- قابل نوجوان مسلم مردوں کو جسمانی تربیت حاصل کرنے اور جنگی فنون سیکھنے کی ترغیب دیں اور پھر اپنی ممالک واپس ہجرت کریں تاکہ لڑائی میں شامل ہو سکیں۔

اور ہدف کی سب سے کم مدد یہ ہے کہ تم اس پر یقین رکھو اور دوسروں کو اس کے بارے میں بتاؤ۔

توجہ کے شعبے

ذیل میں توجہ کے وہ شعبے ہیں جہاں دراندازی اور ڈیٹا اکٹھا کرنا ایک ترجیح ہے۔ یہ مستقبل کی ٹیکنالوجیز ہیں جو قومی طاقت کا تعین کریں گی۔ امت کو ان ٹیکنالوجیز پر کفار کے برابر ہونا چاہیے۔ کسی بھی نئی مجاہدین حکومت[38] کو ان ٹیکنالوجیز کی ضرورت ہوگی جنہیں وہ مسلم دنیا بھر میں شراکت دار حکومتوں کے ساتھ صلاحیتوں کو تیزی سے ترقی دینے کے لیے شیئر کرے گی۔ اگر ڈیٹا سینٹرز، GPU کلسٹرز، سیمی کنڈکٹر مینوفیکچرنگ، کوانٹم ریسرچ لیبز، خلائی بنیادی ڈھانچے وغیرہ جیسے ٹیکنالوجیز کے ارتکاز کو قابل عمل نقصان پہنچانا ممکن ہو، تو ایسا کریں، لیکن صرف اس صورت میں جب اس سے اس قوم کو نمایاں نقصان پہنچے۔

1. کوانٹم ٹیکنالوجیز

* کوانٹم کمپیوٹنگ، کوانٹم-سیف کرپٹوگرافی، کوانٹم سینسنگ اور پوزیشننگ، کوانٹم کمیونیکیشنز۔[39]

کوانٹم ٹیکنالوجیز ضروری حصول ہیں۔ یہ قومی طاقت کا ایک بڑا تعین کنندہ ہوں گی۔ یہ ڈیٹا تجزیہ، مالیات، مواصلات، خفیہ کاری کو توڑنے یا محفوظ رکھنے، آپٹیمائزیشن، اور سینسنگ میں طویل مدتی فائدہ فراہم کریں گے اور کمپیوٹنگ کی تعریف نو کریں گے۔

2. سیمی کنڈکٹرز اور کمپیوٹنگ ہارڈویئر[40]

* جدید سیمی کنڈکٹرز (لیڈنگ ایج نوڈز، جدید پیکیجنگ، آر ایف چپس، پاور الیکٹرانکس)۔

* ہائی پرفارمنس کمپیوٹنگ، جی پی یو سٹیکس، AI اور کرپٹو تجزیہ کے لیے استعمال ہونے والے خصوصی ایکسیلریٹر۔

یہ نوڈز، اوزار اور پیکیجنگ ہر جدید ہتھیاروں کے نظام، AI سٹیک اور مواصلاتی نیٹ ورک کے اہم مقامات پر موجود ہیں۔

3. بائیوٹیکنالوجی، بائیو-مینوفیکچرنگ اور انسانی بہتری[41]

* سنتھیٹک بائیولوجی، جین ایڈیٹنگ (CRISPR اور جانشین)، بائیو-مینوفیکچرنگ پلیٹ فارمز۔

* ویکسین، تیزی سے پیتھوجن کا پتہ لگانا، بائیو سینسر، اور ممکنہ طور پر کارکردگی میں اضافہ۔

---

38 خاص طور پر شام میں، اور جلد ان شاءاللہ پاکستان میں۔

39 موجودہ سپر کنڈکٹنگ کوانٹم پروسیسرز پر توجہ دیں- مثلاً IBM ہیرون (156 کیوبٹس) اور نائٹ ہاک (120 کیوبٹس، اگلی نسل کا فن تعمیر)؛ فالٹ ٹولیرنٹ مشینوں پر ملکیتی تحقیق جمع کریں۔

40 TSMC N2 GAAFTET نانوشیٹ، سیمسنگ SF2 اور انٹیل A18؛ ہائی- NA EUV لیتھوگرافی جیسے ASML TWINSCAN EXE:5200B؛ اور جدید میموری اور پیکیجنگ- HBM3E اسٹیکڈ میموری (جیسا کہ H200/B200 میں) اور 2.5D/3D پیکیجنگ مثلاً Foveros، CoWoS جو AI چپس کو فیڈ کرتی ہیں۔

41 / 39 mRNA پروگرام کے قابل ویکسین پلیٹ فارم پر توجہ دیں (چند ہفتوں کے اندر نئی ویکسین ڈیزائن کرنے اور تعینات کرنے کی صلاحیت)؛ بائیو فاؤنڈریز- DNA کی ترکیب، حیاتیات کی انجینئرنگ اور بڑے پیمانے پر بائیو مینوفیکچرنگ کے لیے خودکار سہولیات۔ جینومک نگرانی کے نیٹ ورک کا ڈیٹا نکالیں (زیادہ تر امریکہ، یورپ اور چین سے)۔

وبائی امراض اور بائیو-خطرات (جو جنگی ہتھیار ہیں) کے خلاف لچک فراہم کرے گا، اور جارحانہ بائیو-صلاحیتیں فراہم کرے گا، نیز زرعی بائیو ٹیکنالوجی اور نئے مواد میں قیادت۔

4. ہائپرسونکس، جدید ہتھیار اور خودمختار نظام

* ہائپرسونک گلائیڈ گاڑیاں اور کروز میزائل۔[42]

* ہدایت شدہ توانائی کے ہتھیار (لیزر، ایچ پی ایم)، اگلی نسل کے فضائی / میزائل دفاع۔[43]

* خودمختار ڈرون، سوارمز، وفادار ونگ مین، اور سمندری یو ایس ویز / یو یو ویز۔[44]

اگلی نسل کے طویل فاصلے تک نشانہ بنانے والے نظام وارننگ اور فیصلہ سازی کے وقت کو کم کریں گے؛ روک تھام اور تھیٹر کی سطح پر طاقت کے توازن کو نئی شکل دیں گے۔ حالیہ تنازعات ثابت کرتے ہیں کہ ایسے نظاموں میں D+1 تنازعہ جیتنے کی صلاحیت ہو گی۔

5. سائبر، محفوظ بنیادی ڈھانچہ اور اگلی نسل کے نیٹ ورکس:

* جارحانہ اور دفاعی سائبر صلاحیتیں۔

* 5G/6G، سیٹلائٹ انٹرنیٹ، انتہائی کم تاخیر والے نیٹ ورکس؛ محفوظ روٹنگ اور خفیہ کاری۔

* خودمختار کلاؤڈ، زیرو-ٹرسٹ فن تعمیر، محفوظ ہارڈویئر روٹس آف ٹرسٹ۔[45]

ڈیٹا، کمپیوٹ اور نیٹ ورکس پر کنٹرول کا مطلب اقتصادی اور فوجی "اعصابی نظاموں" پر کنٹرول ہو گا۔

6۔ ڈیٹا، جدید کمپیوٹنگ اور AGI

* فاؤنڈیشن ماڈلز، خودمختاری، فیصلہ سازی میں مدد، فوجی نشانہ بندی اور ISR AI۔[46]

* بڑا ڈیٹا تجزیات، ایج / کلاؤڈ کمپیوٹنگ، اسپیشل کمپیوٹنگ۔

AI سائبر آپریشنز، معلومات کے آپریشنز، اور لاجسٹکس کی بہتر کاری۔

جو کوئی بھی تازہ ترین GPU's فی الحال-B200 کلاس کے بڑے بیڑوں پر کنٹرول رکھتا ہے + ہائی اینڈ ماڈلز کو انٹیلی جنس، سائبر، اور اقتصادی پیداواری صلاحیت میں فیصلہ کن فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

---

42 بوسٹ-گلائیڈ-مثلاً چینی DF-17؛ امریکی AGM-183 ARRW پروگرام۔ نئے اسکریجٹ قسم کے کروز جیسے HACM قسم کے تصورات۔ نیز مربوط کل چینز-سینسرز، AI ٹارگٹنگ، اور ہائپرسونکس کو منٹوں میں "تلاش-درست-ختم" سسٹمز میں ضم کرنا۔

43 ہائی پاور مائیکرو ویو HPM سسٹمز؛ زمینی اور جہاز پر مبنی لیزرز (امریکی بحریہ ہیلیوس؛ برطانوی ڈریگن فائر)؛ اور ملکیتی AI معاون IADS پر توجہ دیں۔

44 بڑے پیمانے پر ڈرونز اور میزائلوں کے خلاف دفاع کے لیے سستے، گہرے میگزین پر توجہ دیں۔

45 ہائپر سکیل کلاؤڈز AWS, Azure, GCP, Alibaba, Tencent, Huawei میں کمزوریوں پر توجہ دیں۔

46 OpenAI, Google DeepMind, Anthropic, Meta کے غالب جدید ترین بند ماڈلز-اور چھوٹی کمپنیوں کے ابھرتے ہوئے بند ماڈلز کو نشانہ بنائیں۔

7. توانائی، اہم خام مال اور سبز ٹیکنالوجی[47]

* جدید جوہری (SMRs، فیوژن)، گرڈ پیمانے پر ذخیرہ، ہائیڈروجن، قابل تجدید توانائی۔

* اہم معدنیات کی کان کنی، پروسیسنگ اور ری سائیکلنگ (نایاب زمینیں، لیتھیم، کوبالٹ، نکل وغیرہ)۔

توانائی کی حفاظت، آزاد صنعتی صلاحیت، اور موسمیاتی / توانائی سفارت کاری میں اثر و رسوخ فراہم کرے گا۔

8. جدید مینوفیکچرنگ، مواد، اور سپلائی چین ٹیکنالوجی

* اضافی مینوفیکچرنگ، روبوٹکس، "صنعت 4.0،" ڈیجیٹل ٹوئنز، خودکار لاجسٹکس۔[48]

* نئے مواد (میٹا مواد، ہائی-اینٹروپی الائے، نینو-اسٹرکچرڈ مواد)۔

تیز صنعتی کاری، بحران میں بڑھتی ہوئی صلاحیت کی اجازت دیتا ہے؛ سپلائی چینز کو زیادہ خود مختار اور کم مجبور کرنے والا بناتا ہے۔

9. خلا، PNT اور اونچائی والے نظام[49]

* فوجی اور تجارتی سیٹلائٹ کونسٹلیشنز (ISR، مواصلات، PNT/GNSS)۔

* خلائی ڈومین آگاہی، اینٹی سیٹلائٹ صلاحیتیں، لانچ گاڑیاں، اور مدار میں سروسنگ۔

علم لچکدار، PNT، مواصلات، اور عالمی ISR فراہم کرے گا۔ یہ ہمیں دشمن کے ISR کونسٹلیشنز کو بھی نشانہ بنانے کی اجازت دے گا جواب مشترکہ آپریشنز اور اقتصادی رابطے کی ریڑھ کی ہڈی ہیں۔

10. معلومات، علمی اور سماجی تکنیکی ٹیکنالوجیز

* بڑے پیمانے پر سوشل میڈیا میں ہیرا پھیری، ڈیپ فیک جنریشن اور پتہ لگانا، بیانیہ کا تجزیہ۔

* ہیومن-مشین ٹیمنگ، تربیت اور مشن کی مشق کے لیے AR/VR۔

بیانیہ اور انسانی سرمائے پر کنٹرول اب علاقے پر کنٹرول جتنا ہی اہم ہے۔

---

47 EV 45 اور گرڈ بیٹریاں-مثلاً CATL شینزنگ LFP تقریباً 400 کلومیٹر کے لیے 10 منٹ کا چارج؛ اگلی نسل کے ورژن 800 کلومیٹر تک اور 12 C چارج ریٹس اور نا کسٹر اسوڈیم-آئن بیٹریاں؛ چھوٹے ماڈیولر ری ایکٹرز - SMRs گرڈ اور دور دراز اڈوں کے لیے 300 میگاواٹ کلاس ری ایکٹرز پر توجہ دیں۔

48 دھاتی D3 پرنٹنگ؛ مکمل طور پر خودکار لاجسٹکس ہب کے لیے بلیو پرنٹس۔

49 پھیلتی ہوئی فوجی ISR کونسٹلیشنز (بہت سے چھوٹے EO/SAR/ELINT) یا شہری مساوی-زیادہ تر SpaceX/Starlink اور Amazon Leo/Kuiper/Ultra کے ساتھ۔

یہ اہم ٹیکنالوجیز اگلے 10-20 سالوں کے لیے قومی طاقت کا تعین کنندہ ہوں گی۔ چین نے اتنی تیزی سے ترقی کی کیونکہ اس نے 2000 کی دہائی کی بہت سی ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز چوری کیں۔ ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے۔ اگر آپ مندرجہ بالا شعبوں میں سے کسی میں ماہر ہیں، تو وہاں پہنچیں جہاں آپ ڈیٹا / ہارڈویئر حاصل کر سکیں۔ آپ جانتے ہیں کہ کیا لینا ہے۔ اسے حاصل کریں اور اپنی امت کے پاس واپس لائیں۔

طاقت حاصل کرنے کے لیے ایک عملی رہنما: ابو محمد الجولانی سے اسباق

اس دستاویز میں پیش کردہ سفارشات، مثال کے طور پر، آزادی سے قبل کی حکمت عملیوں کے سیکشن میں، نہ صرف بہترین حالیہ اسٹریٹجک شواہد سے بلکہ ہدف سے ہم آہنگ مجاہدین تحریکوں کے عصری عملی تجربے سے بھی آتی ہیں۔

ہمارے بھائی ابو محمد الجولانی اور شام کے مجاہدین نے 2016 کے بعد سے جو اقدامات لیے، وہ مطالعہ اور پیروی کے لیے ایک بہترین مثال فراہم کرتے ہیں۔ اس بات پر غور کریں کہ انہوں نے شام میں کیا حاصل کیا- ہماری ہدف کی تحریک، صرف 20 سالوں میں، اپنے رہنماؤں کے دنیا کے سب سے مطلوب فراری ہونے سے لے کر ہمارے اپنے ایک اہم مسلم قوم کے انچارج ہونے تک، اور وائٹ ہاؤس کے اندر بات چیت کرنے تک۔ ذہین افراد صورتحال کو پڑھتے ہیں اور ہمیں ہدف تک پہنچانے کی اہمیت کو جانتے ہوئے عملی اقدامات اٹھاتے ہیں۔

اللہ شام کے عظیم لوگوں کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور اس مقصد میں ان کی کوششوں کو اجر عطا فرمائے۔ شامی خانہ جنگی میں تجربے اور بار بار کی ناکامیوں سے شامی مجاہدین کی قیادت نے سمجھا کہ اقتدار حاصل کرنے کے لیے تبدیلیاں اور سمجھوتے کرنے ہوں گے۔ ایچ ٹی ایس اور اس کے شراکت داروں نے شام میں جو بہترین حکمت عملیاں اپنائیں ان میں سے کچھ یہ ہیں:

1. القاعدہ سے تعلقات منقطع کرنا اور ایک قوم پرست آزادی کی تحریک کے طور پر خود کو دوبارہ ایجاد کرنا

شام میں القاعدہ اور مرکزی القاعدہ کے زیادہ تر رہنماؤں نے محسوس کیا کہ القاعدہ کا حصہ بننا اور اس سے وابستہ بوجھ انہیں ہمیشہ دشمن کا ہدف بنائے گا، حزب اختلاف کے اتحاد میں رکاوٹ بنے گا اور تیسرے ممالک کو کھل کر ان کی حمایت کرنے کی اجازت نہیں دے گا۔ اس طرح، انہوں نے خود کو ایک قوم پرست آزادی کی تحریک کے طور پر دوبارہ ایجاد کیا، مرکزی القاعدہ سے تمام تعلقات منقطع کر دیے، جو خود اس حکمت عملی سے مکمل طور پر متفق تھے۔ اگرچہ اس سے splinter گروہوں کے ساتھ کچھ مسائل پیدا ہوئے، لیکن اس نے ایچ ٹی ایس کو بین الاقوامی قبولیت حاصل کرنے، تیسرے ممالک کی حمایت حاصل کرنے، اور حزب اختلاف کے دھڑوں کو متحد کرنے کی اجازت دی- یہ سب عوامل اقتدار حاصل کرنے اور اسے برقرار رکھنے کے لیے ضروری تھے۔

سبق: جب آپکے پاس طاقت نہ ہو، تو یہ اہمیت رکھتا ہے کہ آپ خود کو دنیا کے سامنے کیسے پیش کرتے ہیں۔ اگر کوئی اور روپ زیادہ قابل قبول ہے، تو اسے تبدیل کریں اور وہ بن جائیں۔ آپکو جو دل میں یقین ہے اسے مسلسل عوامی طور پر بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اکثر، اپنے

حقیقی مقصد کو چھپانا زیادہ فائدہ مند ہوتا ہے۔ اگر ضروری ہو تو، خود کو دوبارہ ایجاد کریں۔ خود کو گروہوں یا لفاظی سے نہ باندھیں - ہمیشہ یاد رکھیں، طاقت کے بغیر نیکی محض ایک رائے ہے۔ ہدف کے لیے جو ضروری ہو وہ کریں۔

2. دیگر اپوزیشن گروہوں کے ساتھ اندرونی مذاکرات اور ہم آہنگی

ری برانڈنگ کے بعد، ایچ ٹی ایس نے یہ بھی دیکھا کہ (1) فوجی عدم توازن کی وجہ سے، بشار (کلب) کو شکست دینے کے لیے مختلف اپوزیشن گروہوں کو آپس میں لڑنا بند کرنا پڑے گا، اور کم از کم فوجی طور پر ہم آہنگی پیدا کرنی پڑے گی، اگر متحد نہ ہوں، ایک واحد محاذ کے طور پر، اور (2) اگر ایسی وحدت ایچ ٹی ایس کے تحت ہو سکتی ہے، تو یہ تنازع میں شامل بہت سے بدعنوان غیر ملکی اداکاروں (مثلاً متحدہ عرب امارات) کا اثر کم کرے گا، اور مددگار غیر ملکی اداکاروں (مثلاً ترکیہ) کی توانائیوں کو ایک اہم اپوزیشن گروپ پر مرکوز کرے گا۔ اس طرح، ایچ ٹی ایس نے درجنوں اپوزیشن گروہوں کو اکٹھا کرنے میں وقت اور وسائل صرف کیے۔ ایسا کرنا ہمیشہ خوبصورت نہیں تھا، لیکن یہ مؤثر تھا۔

سبق: چارج سنبھالیں۔ اگر دوسرے آپکی تقسیم کا فائدہ اٹھا رہے ہیں، تو متحد ہونے کے لیے جو کچھ بھی ضروری ہو کریں. نئے اتحادی بنانے کے لیے رعایتیں دیں۔ اگر آپ کا گھر تقسیم ہے تو آپ بیرون میں نہیں جیت سکتے۔

3. غیر ملکی مجاہدین کو دعوت دینا اور شامل کرنا

اگرچہ انقلاب کے آغاز سے ہی شام میں غیر ملکی مجاہدین موجود تھے، ایچ ٹی ایس نے تاجک، ترک، ترکستانی، ازبک، اور دیگر غیر ملکی مجاہدین کے بڑے گروہوں کو جگہ دینے کی ہر ممکن کوشش کی۔ اس سے نہ صرف مفید نقطہ نظر حاصل ہوئے بلکہ جولانی اور ایچ ٹی ایس کے لیے وفاداری کی ایک اضافی پرت بھی بنی جو مقامی سیاست سے محفوظ تھی۔ کئی بار، جولانی نے متنازعہ احکامات کو نافذ کرنے کے لیے غیر ملکی مجاہدین پر انحصار کیا۔ اور جب ایچ ٹی ایس نے دمشق پر قبضہ کیا، تو ان مجاہدین کو انعام دیا گیا اور انہیں نئے حکومتی سیٹ آپ کا حصہ بنایا گیا، جس سے نئی حکومت کے استحکام اور قابل عملیت میں مزید اضافہ ہوا۔

سبق: یہ ایک امتی تحریک ہے۔ ہمیں مسلم دنیا بھر سے باصلاحیت افراد اور ماہرین کو مدعو کرنا چاہیے۔ اور، ایک رہنما کے طور پر، بعض اوقات یہ مفید ہوتا ہے کہ باہر سے مختلف گروہ ہوں جو صرف آپ کے وفادار ہوں۔

4. ترکیہ کے ساتھ قریبی تعاون

گزشتہ 120 سالوں کی بغاوتوں کے تاریخی شواہد نے دکھایا ہے کہ بغاوت کے لیے غیر ملکی حمایت، یا اس کی کمی، اس کی کامیابی میں سب سے اہم عنصر ہے۔ شام بھی اس سے مختلف نہیں تھا۔ ایچ ٹی ایس اور ترکیہ دونوں نے ادلب میں قریبی تعاون کی اہمیت کو سمجھا، اگرچہ دونوں فریقوں کے مفادات ہمیشہ ہم آہنگ نہیں تھے، اور ایچ ٹی ایس نے کئی بار ترک مفادات کو پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ مفادات کے ہم آہنگی کے علاوہ، ایچ ٹی ایس کی دوبارہ ایجاد اور اپوزیشن گروہوں کو متحد کرنے نے اسے ایک قابل عمل اور سنجیدہ شراکت دار کے طور پر بھی دکھایا - شام میں واحد قابل بھروسہ شراکت دار۔ اس کے نتیجے میں نہ صرف ادلب کی بقا ہوئی، بلکہ اپوزیشن افواج کی تجدید، انہیں اعلیٰ سطح پر تربیت اور جدید آلات (مثلاً ڈرون) کی شمولیت بھی ہوئی، جس سے دشمن پر تیزی سے فوجی فتح حاصل ہوئی۔ یہ قریبی تعاون آج بھی فائدہ دے رہا ہے کیونکہ ترکیہ نئی شامی حکومت کو سفارتی طور پر تحفظ فراہم کر رہا ہے اور واشنگٹن میں معمول کی طرف بڑھنے کے لیے دباؤ ڈال رہا ہے - جولانی کو شامی طاقت کو دوبارہ تعمیر کرنے کے لیے جگہ اور وسائل حاصل کرنے کے لیے ایک اہم شرط۔

سبق: اگرچہ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ اردگان کے تحت ترکیہ کسی بھی مجاہد تحریک کے لیے کم و بیش ایک مثالی تیسری فریق کی ریاستی حمایتی ہے، اس سے ایچ ٹی ایس نے جو کچھ کیا اس کی قدر کم نہیں ہوتی۔ دوست رکھنا اچھا ہے، طاقتور دوست رکھنا اور بھی بہتر ہے۔ باہر سے دلچسپی رکھنے والی اور قابل عمل مدد حاصل کرنے کے لیے ضروری رعایتیں دیں، کیونکہ تیسری فریق ریاست آپکی حمایت میں خطرات مول لے گی۔ انہیں اپنی قابل عملیت پر قائل کریں اور انہیں زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔ آپکو ہر چیز پر متفق ہونے کی ضرورت نہیں، صرف اہم مسئلے پر مفادات کا ہم آہنگی ہونا چاہیے - دشمن طاغوت حکومت کا خاتمہ۔ اور، آپکو ہمیشہ کے لیے اتحادی رہنے کی ضرورت نہیں، ایک بار جب وہ آپ کو طاقت حاصل کرنے میں مدد کر دیں، تو آپ اپنا راستہ خود طے کر سکتے ہیں۔

5. ادلب ماڈل کی تخلیق - اچھی حکمرانی

فوجی تیاری کے علاوہ، ایچ ٹی ایس نے ادلب پر اچھی حکمرانی کے لیے بہت وقت صرف کیا، اصلاحات اور مقامی خدمات کی فراہمی کے ذریعے۔ اس سے نہ صرف ادلب میں عوامی حمایت یقینی ہوئی بلکہ بشار (کلب) کے زیر انتظام باقی شامی عوام کو بھی یہ دکھایا کہ ایچ ٹی ایس ایک قابل عمل متبادل ہے۔ اس کا ایک اضافی فائدہ یہ بھی ہوا کہ ایچ ٹی ایس کو حکمرانی میں بہت ضروری تجربہ حاصل ہوا۔

سبق: کامیاب بغاوت ایک جامع نقطہ نظر ہے۔ فوجی تیاری صرف ایک پہلو ہے۔ آپ کو ایک قوم کو یہ بھی قائل کرنا ہوگا کہ آپ موجودہ سیٹ اپ کے مقابلے میں ایک بہتر متبادل ہیں۔ لہٰذا، اگر آپ کے پاس اپنے کنٹرول میں علاقہ ہے، تو اسے اچھی طرح سے منظم کریں۔ اچھی

حکمرانی اور اعلیٰ معیار زندگی کو یقینی بنانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ لوگوں کو ساتھ لانے پر توجہ دیں، پچھلے حد کے نفاذ کی ویڈیو بنانے کی طرف نہ بڑھیں، جیسا کہ کچھ گروہوں نے ماضی میں کیا ہے، اور لوگوں کو اپنے سے خوفزدہ نہ کریں۔

6. تیز، متحرک جدید جنگ

شام میں کئی سالوں کے فوجی تجربے نے ایچ ٹی ایس کے منصوبہ سازوں کو کچھ نتائج پر پہنچایا۔ ایک سست رفتار اور کم فنڈ والی بھرتی فوج کے مقابلے میں آپ کو ان کے مرکز ثقل (کمانڈ اینڈ کنٹرول نوڈز) پر تیزی سے حملہ کرنا چاہیے اور مواصلات منقطع کرنا چاہیے۔ بڑی تشکیلوں کو نظر انداز کریں اور ان کے پیچھے کام کریں، اور آپ صفوں میں گھبراہٹ پیدا کریں گے۔ نگرانی کے لیے ISTAR ڈرون اور اہم مشینری کو نشانہ بنانے کے لیے FPV ڈرون استعمال کریں۔ اس کی کئی سالوں تک منصوبہ بندی اور مشق کی گئی تھی۔ مجاہدین کو پیشہ ورانہ تربیت دینے کے لیے فوجی اکیڈمیاں قائم کی گئیں۔[50]

دسمبر 2024 میں کیے گئے آپریشنز ایک اچھی تربیت یافتہ چھوٹی فورس کی ایک شاندار مثال ہیں جو محدود اہداف (حلب) کو انجام دیتی ہے لیکن کامیابیوں کو تیزی سے استعمال کرنے کی کمانڈ ہمت اور تکنیکی صلاحیت رکھتی ہے۔ شروع میں، حلب کے بعد حملے کو جاری رکھنے کا کوئی طے شدہ منصوبہ نہیں تھا۔ لیکن یہ تیزی سے گرا، دشمن کی بڑی کمزوریاں کی نشاندہی کی گئی، اور مجاہدین کے پاس حرکت کرتے ہوئے فائدہ اٹھانے کی مشن کمانڈ کی صلاحیتیں تھیں - دمشق تک۔ مجموعی اسٹریٹجک سمت ادلب سے نگرانی کی گئی، اور زیادہ پھیلاؤ کو منظم کرنے کے لیے کنٹرول اقدامات فراہم کیے گئے، لیکن آپریشنز زمینی کمانڈروں نے حرکت میں منصوبہ بنائے جنہیں فائدہ اٹھانے کے لیے حمایت دی گئی تھی۔ دشمن کو دوبارہ منظم ہونے اور مقابلہ کرنے کا کوئی موقع نہیں دیا گیا۔ ہر فرد ایک گوریلا تھا۔

سبق: اپنے دشمن کو جانیں۔ اس کی کمزوریوں کا فائدہ اٹھائیں اور اپنی طاقتوں کو ان کا فائدہ اٹھانے کے لیے ایڈجسٹ کریں۔ اپنے پاس دستیاب اوزاروں میں اضافہ کریں - جدید ٹیکنالوجی سیکھیں اور استعمال کریں۔ تیز، متحرک جنگ میں شامل ہوں۔ دشمن کے مرکز ثقل پر حملہ کریں، گھبراہٹ اور الجھن پیدا کریں۔ جسے تباہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اسے نظر انداز کریں۔ دشمن کی لائنوں کے پیچھے کام کریں۔ کامیابیوں سے فائدہ اٹھانے کی پوزیشن میں رہیں۔ کنٹرول کے اقدامات اور CONPLANs مقرر کریں لیکن اپنے ماتحتوں کو اعلیٰ خطرہ - اجر والے اقدامات کرنے کی حمایت کریں۔

---

50 ایک مجاہد سب سے پہلے ایک پیشہ ور سپاہی ہے۔

7. حکومت میں عملیت پسندی

آخر میں، آزادی کے بعد سے دسمبر 2025 تک ایچ ٹی ایس کے اقدامات نئی شامی قیادت کی دانشمندانہ عملیت پسندی کو ثابت کرتے رہتے ہیں۔ اپنی غیر یقینی پوزیشن کو سمجھتے ہوئے، انہوں نے تیزی سے ترکیہ کے ساتھ شراکت داری کا استعمال کرتے ہوئے اقتصادی اور سیاسی پابندیوں کو ختم کیا جو گزشتہ 13 سالوں سے ان پر اور دمشق پر عائد کی گئی تھیں۔ انہوں نے قطر کے ساتھ قریبی ہم آہنگی سے کام کیا، یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ ایک ایسا اداکار ہے جو سرمایہ کاری لا سکتا ہے اور ترکیہ کے ساتھ توازن کا کردار ادا کر سکتا ہے۔ پرانی شکایات کو ایک طرف رکھتے ہوئے، نئی حکومت نے متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب جیسے بدعنوان اداکاروں سے بھی ملاقات کی، شناخت اور انتہائی ضروری سرمایہ کاری کی دعوت دی۔ روس اور ایران کے ساتھ باہمی مفادات کی بنیاد پر مذاکرات ہوئے، اور دونوں کو کچھ یقین دہانیاں دی گئیں- صرف اس لیے کہ وہ شام میں شکست کھا چکے تھے اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ دمشق کو مزید نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے۔ جولانی نے دانشمندی سے جاری دشمنی کو بے اثر کیا- شام کے پاس اس تنازعے کو جاری رکھنے کے لیے وقت اور وسائل نہیں ہیں۔ سب سے اہم بات یہ کہ، ترک سفارتی دباؤ کا استعمال کرتے ہوئے، انہوں نے خود کو ایک لین دین پر مبنی ٹرمپ کے ساتھ بحال کیا، پابندیاں ہٹائیں اور نئی حکومت کو معمول پر لایا۔ یہاں تک کہ صہیونی ہستی، دمشق کے لیے سب سے بڑا موجودہ خطرہ، کے ساتھ بھی، انہوں نے اب تک دانشمندی سے نتن یاہو کے اندرونی کٹھ پتلیوں کے خلاف اپنے ہاتھ کو محدود رکھا ہے، یہ سمجھتے ہوئے کہ صہیونی شام کو توڑنے کے لیے ردعمل پر زور دے رہا ہے۔

اس خارجہ پالیسی کی کامیابی نے شامی حکومت کو ایس ڈی ایف جیسے اندرونی اداکاروں کے ساتھ مذاکرات کرنے کی اجازت دی، جس سے ان کی اپنی غیر ملکی حمایت کمزور ہوئی۔

سبق: صرف اقتدار حاصل کرنا کافی نہیں ہے۔ آپ کو اسے برقرار رکھنا ہوگا اور اسے اتنا بڑھانا ہوگا کہ وہ ناقابل تسخیر ہو جائے۔ لہٰذا، آپ کو پرانی دشمنیوں کو ایک طرف رکھنا ہوگا اور آج اور کل کے دشمنوں سے ہاتھ ملانا ہوگا۔ ہمارا مقصد، جیسا کہ شامی قیادت بخوبی سمجھتی ہے، ریاستی طاقت کو برقرار رکھنا اور اسے بڑھانا ہے۔ ایک بلند اور اصولی لیکن کمزور مسلمان امت کے لیے کوئی مددگار نہیں۔ یہ معافی نہیں، یہ تاخیر ہے- شامی عوام کو انکا انتقام ملے گا انشاءاللہ۔

ذہین موافقت:

جے این آئی ایم اور الشباب کا ارتقاء

مسلم دنیا بھر میں مجاہدین تحریکوں کو ایک دوسرے سے بات چیت اور قریبی رابطہ رکھنا چاہیے، اور ایک دوسرے سے سیکھنا بھی چاہیے۔ افریقہ میں عصری تحریکوں - ساحل میں جماعت نصر الاسلام والمسلمین (جے این آئی ایم) اور صومالیہ میں حرکت الشباب المجاہدین (الشباب) نے شام سے سبق سیکھے اور شامی مجاہدین کو بھی کچھ سبق سکھائے۔ آپ دیکھیں گے کہ یہ دونوں گروہ شام میں ایچ ٹی ایس کی موافقت کے تقریباً اسی وقت اسی کے مطابق موافقت اختیار کرتے ہیں۔ یہاں ان دو گروہوں کی کچھ کامیاب حکمت عملیوں کا ذکر کیا گیا ہے جو ان موافقتوں کے علاوہ ہیں جن کا ذکر شامی سیکشن میں پہلے ہی کیا جا چکا ہے۔

1. مقامی شکایات کا استعمال

جے این آئی ایم اور الشباب جہاں کام کرتے ہیں وہ علاقے طویل عرصے سے عدم استحکام، نسلی تنازعات اور حکومتی جبر کا شکار رہے ہیں۔

خاص طور پر مالی میں جے این آئی ایم نے نسلی جھگڑوں (فولانی بمقابلہ ڈوگون یا طوارق بمقابلہ ریاست) میں کامیابی سے خود کو داخل کیا ہے، بیانیہ کو نسلی سے اسلامی کی طرف تبدیل کیا ہے جس میں مظلوم مسلمانوں کے محافظ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ یہ شادی کے ذریعے مقامی آبادی کے ساتھ گہرے تعلقات تک پھیل گیا ہے جس سے علاقے پر کنٹرول، وفاداری، انٹیلی جنس اور جڑی ہوئی بھرتی کو یقینی بنایا گیا ہے۔

صومالیہ میں، الشباب نے ہمیشہ اپنی جدوجہد کو قوم پرستانہ انداز میں پیش کیا ہے - تمام صومالیوں کو ایک عظیم تر صومالیہ کے تحت متحد کرنا۔ اس نے صومالیہ کے مختلف قبائل سے حمایت کی ایک وسیع بنیاد کو اپنی طرف متوجہ کیا ہے، جدوجہد کو ایسی چیز میں ڈھال دیا ہے جس سے موجودہ آبادی زیادہ آسانی سے شناخت کر سکتی ہے۔ اس نے اپنے کنٹرول والے علاقوں پر انتہائی اچھی طرح حکومت کی ہے، عملی ضروریات (انصاف، سلامتی، تنازعات کا حل) کو پورا کر کے تعریف حاصل کی ہے جو سرکاری حکومت اکثر فراہم کرنے میں ناکام رہتی ہے۔

سبق: اگرچہ قبیلہ، قبیلے، نسلی، اور ریاستی قوم پرستی گزشتہ 200 سالوں سے ہم مسلمانوں پر ایک لعنت رہی ہے، اور ہمارا مقصد بالآخر ان سرحدوں کو مٹانا ہے، ہمیں یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ یہ راتوں رات نہیں ہوگا۔ ایسی آبادیاں جنہوں نے اپنی پوری زندگی ان مصنوعی ساختوں سے شناخت کرتے ہوئے گزاری ہے، وہ کچھ وقت تک ان سے چمٹی رہیں گی۔ تو پھر اس جذباتی وابستگی کو ہدف کے لیے استعمال کیوں نہ کیا جائے؟

2. بڑے شہری مراکز پر کنٹرول نہ رکھنا

خاص طور پر جے این آئی ایم نے بڑے شہری مراکز کو لینے اور برقرار رکھنے سے انکار کر دیا ہے، حالانکہ بعض اوقات وہ ایسا کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ یہ مقامی علاقے کی سمجھ سے پیدا ہوتا ہے کہ جب تک حکومت مکمل طور پر شکست نہیں کھاتی، شہری مراکز کو برقرار رکھنے سے جے این آئی ایم مرتکز پوزیشنوں میں آسان ہدف بن جائے گا۔ شہروں کو برقرار رکھنے کے لیے ایک بڑے حکومتی بنیادی ڈھانچے کے نقش قدم، اور شہری اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ نئے تعلقات کی ضرورت ہوگی - ایسے اقدامات جو اس وقت جے این آئی ایم کے لیے بہت زیادہ وقت اور وسائل طلب ہوں گے لیکن ریاستی قبضے کے ان کے مقصد کو آگے بڑھانے میں بہت کم مدد کریں گے۔ اس کے بجائے، ان کے لیے دیہی علاقوں میں اپنے موجودہ نیٹ ورکس پر انحصار کرنا بہتر ہے تاکہ شہروں کے ارد گرد آزادانہ طور پر کام جاری رکھ سکیں، انہیں سپلائی سے محروم کریں اور حکومتوں کو مذاکرات کے ذریعے رعایتیں دینے پر مجبور کریں۔[51]

الشباب نے ایک وقت میں 2006-11 کے دوران صومالیہ میں شہری اور دیہی دونوں علاقوں کے وسیع حصوں پر قبضہ کیا تھا قبل اس کے کہ انہیں AU افواج نے باہر دھکیل دیا۔ تب سے، اس نے شہری مراکز کو زیادہ دیر تک نہ رکھنے کا سبق سیکھا ہے۔ درحقیقت، اس نے اکثر شہری مراکز پر قبضہ کیا، انہیں صرف بوبی ٹریپ کیا، انہیں ترک کر دیا، حکومتی افواج کو اپنی طرف راغب کیا اور پھر ان پر گھات لگا کر حملہ کیا۔

سبق: اپنی طاقتوں کو جانیں اور ان کا فائدہ اٹھائیں۔ صرف اس لیے حاصل نہ کریں کہ یہ آسان ہے۔ کم لٹکنے والے پھل کو چھوڑ دیں، کیونکہ بعض اوقات یہ زہر آلود ہوتا ہے اور آپ کو اپنے اہداف سے بھٹکا دے گا - دوسروں کو اسے رکھنے دیں۔

3. اندرونی لچک

دونوں گروہوں نے بیرونی جھٹکوں کے خلاف اعلیٰ درجے کی لچک دکھائی ہے۔ انہوں نے کامیابی سے خود کفیل بغاوتوں کو فروغ دیا ہے جس کا مطلب ہے کہ وہ نہ تو مالیات اور اہلکاروں، اور بڑی حد تک حتیٰ کہ سامان کے لیے بیرونی حمایت پر انحصار نہیں کرتے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اپنے اہداف کے لیے مکمل طور پر آزاد پالیسیاں اور حکمت عملیوں کی پیروی کر سکتے ہیں، اور یہ کہ تیسرے فریقوں کے ساتھ کوئی بھی مذاکرات طاقت کی پوزیشن سے ہوتے ہیں۔

ہم آہنگی کے لحاظ سے، الشباب شاید آج سب سے زیادہ لچکدار مجاہد گروپ ہے۔ یہ اس کے انتہائی مؤثر انسداد انٹیلی جنس بازو - الامنیات - کی وجہ سے ہے۔ اس نے ایسی تقسیموں کو روکا ہے جنہوں نے دیگر تھیٹروں میں مجاہدین گروہوں کو کمزور کیا ہے۔

---

51 اسی طرح کی حکمت عملی شمال مشرقی چین میں چیانگ کائی شیک کی قوم پرست حکومت کے خلاف ماؤنوازوں نے بڑی کامیابی کے لیے اپنائی تھی۔

سبق: شام جیسے انتہائی متنازعہ ماحول میں جہاں بہت سے غیر ملکی اداکار شامل ہیں، ایچ ٹی ایس کے لیے ترکیہ کے ساتھ شراکت داری کرنا سمجھ میں آتا تھا۔ صومالیہ اور شمال مغربی افریقہ میں، جہاں آزادانہ طور پر کام کرنے کی زیادہ گنجائش ہے، اور علاقائی طاقتوں کی کمی ہے، وہاں اپنی مقامی طاقت کو بڑھانا زیادہ بہتر ہے۔

جب، ان شاء اللہ، یہ گروہ ریاستی قبضے کا اپنا مقصد حاصل کر لیں گے اور حکمران حکومت بن جائیں گے، تو ان سے وہی سیاسی عملیت پسندی دکھانے کی توقع کریں جو ایچ ٹی ایس نے شام میں دکھائی۔

امت کے لیے مفید نہ بننا کیسے ہے (یا کیا نہیں کرنا چاہیے):

قندھاری گروپ کے چیلنجز اور ناکامیاں

قندھاری گروپ مذہبی علماء کا وہ چھوٹا سا گروہ ہے جس نے 2021 سے امارت افغانستان میں تمام طاقت کو مضبوط کیا ہے، اور جو پالیسی طے کرتا ہے۔ ہم انہیں وسیع تر طالبان تحریک سے، اور خاص طور پر حقانی گروپ سے ممتاز کرتے ہیں کیونکہ ان کی پالیسیوں اور رویوں سے بچنا ضروری ہے۔ ہمارا مقصد طالبان تحریک یا اس کے مجاہدین کی تذلیل کرنا نہیں ہے، جنہوں نے 20 سال سے زیادہ عرصے تک بے پناہ قربانیوں کے ساتھ بہترین جہاد کیا، اور ان میں سے بہت سے اب بھی افغان عوام کی مخلصانہ خدمت کر رہے ہیں۔ ہمارا ارادہ یہاں یہ بیان کرنا ہے کہ قندھاری گروپ کی طرف سے افغانستان پر نافذ کردہ وژن کی کمی اور موجودہ نظام ہدف کے لیے کس طرح نقصان دہ ہے۔ یہ عصری مثال کے ذریعے دکھایا گیا ہے کہ حکومت میں رہتے ہوئے کیا نہیں کرنا چاہیے۔

1. مذہبی علماء کی حکومت نہ بنائیں۔

افغانستان میں ہر فیصلہ قندھار سے تعلق رکھنے والے مذہبی علماء کے ایک چھوٹے سے گروہ کی طرف سے کیا جاتا ہے جو ہیبت اللہ اخوندزادہ کے قریب ہیں۔ باہر سے بہت کم بات چیت یا رائے شماری ہوتی ہے، ماہرین کی طرف سے تقریباً کوئی نہیں۔ یہ افراد، اگرچہ ان کے بہترین ارادے ہو سکتے ہیں، حکمرانی کے فیصلے کرنے کے اہل نہیں ہیں۔ حکمرانی کے اقتصادی، سماجی اور سیاسی محرکات کی سمجھ کی کمی نے افغانستان میں بے شمار بڑے مسائل پیدا کیے ہیں - سرکاری محکموں میں بدعنوانی عروج پر ہے جو سست اور نااہل ہیں کیونکہ تقرریاں اقربا پروری کی بنیاد پر کی جاتی ہیں، مہارت کی بنیاد پر نہیں۔ لیکن بنیادی مسئلہ محض کنٹرول برقرار رکھنے سے آگے وژن کی کمی ہے۔ یہ افغان عوام کے ساتھ ناانصافی ہے، جن میں سے بہت سے حکومت کی نااہلی کی وجہ سے ملک چھوڑنے پر مجبور ہوئے ہیں، اور امت کے ساتھ بھی، جو ایک اقتصادی، سماجی اور فوجی طور پر مضبوط افغانستان سے فائدہ اٹھا سکتی تھی۔ ایک آدمی کی داڑھی کی لمبائی پر روزانہ کی دعوت ان کی آخرت کے لیے بہترین ہے لیکن القدس کی آزادی کے لیے بہت کم کام آئے گی۔

سبق: مذہبی علماء کا حکومت میں کردار ہے، لیکن انہیں حکومت کی اکثریت نہیں بننا چاہیے۔ ان کا کردار ان کی مہارت کے شعبے تک محدود ہونا چاہیے۔ یہ وہ سبق بھی ہے جو ہم خلفائے راشدین سے سیکھتے ہیں۔ ان چاروں کو، اگرچہ وہ خود بھی علماء تھے، ان کی علمی حیثیت کی وجہ سے (دیگر صحابہ میں سے بہتر علماء تھے) نہیں بلکہ اس لیے عہدے دیے گئے کہ وہ حکمرانی کے لحاظ سے بہترین رہنما تھے۔

اور، اگر علماء کو طاقت کے عہدوں پر مقرر کیا جاتا ہے، تو اس بات کو یقینی بنائیں کہ وہ ایسے عادل علماء ہوں جو آپ سے ڈر کے بغیر سچ بولیں گے۔

2. حکومت ایک طبقے کے گروہ سے نہ بنائیں۔

حکومت کو ایک خاص پس منظر کے لوگوں سے نہ بھریں-خواہ وہ نسلی، قبائلی، طبقاتی، یا کسی اور وابستگی سے ہوں۔ تمام شواہد اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ یہ ترقی اور بہترین حل تک پہنچنے کے لیے نقصان دہ ہے۔ دوسروں کو شامل کریں، خواہ وہ کبھی آپ کے دشمن ہی کیوں نہ رہے ہوں۔ وژن بیچیں، سب کو نتیجے میں حصہ دیں، اور آپ کامیاب ہوں گے۔ مختلف آراء اور تنقید طلب کریں، نئے خیالات کو فروغ دیں- اس سے بہتر حل نکلیں گے۔ سلطنتیں شمولیت پر بنتی ہیں، اخراج پر نہیں۔ انہیں دکھائیں کہ اگر وہ ہدف کے لیے کام کریں گے تو ریاست ان کے لیے کام کرے گی۔ وسائل بانٹیں۔

قندھاری گروپ کا اپنے ہی لوگوں میں طاقت کو مرکوز کرنا، دیگر پشتونوں، تاجکوں، ترکمانوں اور دیگر کے نقصان پر، شدید عدم اطمینان کا باعث بنا ہے کیونکہ وہ دوسروں پر اپنی طرز زندگی کو زبردستی مسلط کرنے کی کوشش کر رہے ہیں بغیر ان کی رضامندی کے۔

3. ثقافت کو مذہب سے نہ ملائیں۔

یہ ہدف کے ساتھ ناانصافی اور اللہ کے خلاف جرم دونوں ہے۔ اللہ جو حکم دے، وہی کریں، نہ اس سے زیادہ، نہ کم۔ قندھاری گروپ اپنی قندھاری پشتونوالی کی بنیاد پر قوانین بناتا ہے اور پھر انہیں اسلام کے بھیس میں عوام پر مسلط کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، لڑکیوں کی تعلیم کا مسئلہ۔ یہ اسلام اور ہدف دونوں کے خلاف ہے۔ خواتین کو شریعہ کی حدود میں تعلیم حاصل کرنے کے ہر موقع فراہم کیے جانے چاہئیں- یہ بہت آسان ہے۔ حتیٰ کہ ان کے کام کرنے کی صلاحیت سے بھی آسانی سے نمٹا جا سکتا ہے- صرف خواتین کے لیے جگہیں بنائیں اور انہیں ایک ایسا سماجی معاہدہ فراہم کریں جو انہیں خاندانی زندگی کو ترجیح دینے کی اجازت دے لیکن معیشت میں بھی حصہ ڈالے۔ آبادی کے 50٪ حصے کو، جو گھر پر اگلی نسل کی تعلیم کی ذمہ دار ہوگی، جہالت میں رکھنا ایک جرم ہے۔ اس کی بہترین مثال ایک قندھاری ملا کی کہانی سے ملتی ہے جس نے مقامی ہسپتال کو فون کر کے پوچھا کہ کیا اس کی بیمار بیوی کے لیے کوئی خاتون ڈاکٹر دستیاب ہے؟ نیک ڈاکٹر نے جواب دیا کہ آپ نے انہیں سب کو گھر بھیج دیا ہے اور ان کی تعلیم پر پابندی لگا دی ہے لہٰذا آپ کی بیوی کو دیکھنے والا کوئی نہیں ہے۔ کیا اس حماقت پر ہنسنا چاہیے یا ظلم پر افسوس کرنا چاہیے؟ یہ ان لوگوں کے اعمال نہیں ہیں جو یہ جانتے ہیں کہ اللہ نے قرآن لقوم یتفکرون پر نازل کیا۔

4. تنقید سے کبھی نہ ڈریں۔ کبھی ظلم نہ کریں۔ غیر محفوظ نہ بنیں اور خوف کے ذریعے حکومت نہ کریں۔

قندھاری گروپ کا افغانستان پر مکمل کنٹرول ہے لیکن وہ اپنا زیادہ تر وقت اپنی حکمرانی کو چیلنج کرنے والے فرول گروہوں جیسے مقاومت (جو بنیادی طور پر سرف سوشل میڈیا پر موجود ہے) کے بارے میں فکرمند رہنے میں گزارتا ہے۔ یہ حکومت کو بہتر بنانے کے لیے تعمیری تنقید کرنے والے طلباء کو بھی گرفتار کرتا ہے اور ان پر مقدمہ چلاتا ہے۔ ہر وہ شخص جو طالبان سے تعلق نہیں رکھتا، یا قندھار سے نہیں، اسے انتہائی شک کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

یہ وسائل اور کوشش کا ضیاع ہے۔ اپنے وژن کو مخلص اور غالب بنائیں۔ فعال بنیں، رد عمل پر مبنی نہیں۔ اور پھر کون ہمارے اس وژن کے خلاف بہتر دلیل دے سکے گا؟ انہیں عوامی طور پر بات کرنے دیں اور لوگ ان کی تقریر کی بے کارگی دیکھیں گے۔ کبھی یہ نہ دکھائیں کہ آپ اپوزیشن سے ڈرتے ہیں۔ بیکار شخصیات کو کبھی شہید نہ بنائیں۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ چند سیکولر یا چند درجن کمیونسٹ یا قوم پرست امت کو ان کے مقصد پر ہمارے اس عظیم ہدف سے زیادہ قائل کر سکیں گے جو ہر مسلمان کی فطرت سے آتا ہے؟ انہیں اپنی بے ہودہ باتیں کرنے کی آزادی دیں اور قوم انہیں نظر انداز کرے گی۔ انہیں ستائیں اور آپ صرف ایک مسئلہ پیدا کریں گے جہاں پہلے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔

خلفائے راشدین کی حکمت یاد رکھیں جب کوئی بھی کھڑا ہو کر انہیں کسی بھی چیز پر چیلنج کر سکتا تھا۔ وہ مخلص تھے اور اس لیے ان کے دلائل درست تھے۔ کیا اس سے ان کی طاقت کم ہوئی یا بڑھی؟

مندرجہ بالا مثالیں آپ کو یہ دکھانے کے لیے فراہم کی گئی ہیں کہ ہدف کے حصول میں کیا نہیں کرنا چاہیے۔ ان کی غلطیوں سے سیکھنے کے لیے۔ انہیں طالبان یا حتیٰ کہ قندھاری گروپ کے خلاف گولہ بارود کے طور پر استعمال نہیں کیا جانا چاہیے۔ بلکہ، آپ کو دعا کرنی چاہیے کہ اللہ انہیں ہدایت دے اور انہیں اس ہدف میں مفید بنائے کیونکہ وہ ہمارے مسلم بھائی ہیں اور بہت سے مخلص ہیں ان میں۔ ان کی تمام خامیوں کے باوجود، وہ ایک مجاہد- مسلم حکومت ہیں، اور دنیا کے طاغوتوں سے کہیں بہتر ہیں۔ ان سے دشمنی نہ رکھیں، بلکہ ان سے مہربانی سے پیش آئیں، اور ان کی مدد کریں۔ جیسے ہی وہ وہ کامیابی دیکھیں گے جو اللہ آپ کو آپ کے نیک اعمال سے دے گا، اکثریت ان شاء اللہ ہدف کی طرف آپ کے ساتھ شامل ہو جائے گی۔

کچھ ذاتی باتیں

1. ہمیں اب جہاد کیوں کرنا چاہیے؟

کیونکہ:

1. اللہ کا حکم ہے۔

2. یہ وقت کی ضرورت ہے۔ مسلمانوں کو صرف جہاد کے ذریعے ہی تحفظ فراہم کیا جاسکتا ہے اور ان کی عزت بحال کی جاسکتی ہے۔

3. یہ فرض عین ہے۔

4. یہ بہترین سودا ہے، تمام مسائل کا حل اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کا سب سے آسان راستہ ہے۔

5. یہ اللہ کے حضور بہترین نذرانہ ہے۔ یہ اللہ کی بے شمار نعمتوں پر شکر ادا کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔

6. دنیا اور آخرت میں شہید کو ملنے والی بے شمار نعمتیں اور سلامتی حاصل کرنے کے لیے۔

7. دنیا کی آزمائشوں سے خود کو بچانے کے لیے۔ اگر آپ دیگر نیک لوگوں کے ساتھ جہاد میں مصروف ہیں، تو آپ عام آدمی کی پریشانیوں اور آزمائشوں سے دور رہیں گے۔

8. عام طور پر اللہ کے انعامات اور جو کچھ بھی اس کے ساتھ آتا ہے اسے حاصل کرنے کے لیے یا ایک مخصوص انعام حاصل کرنے کے لیے جو آپ کی اس زندگی میں گزر چکا ہے اور جسے آپ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

9. تمام گزشتہ گناہوں کی اللہ سے مغفرت اور تلافی کے لیے۔

10. مظلوم مسلمانوں کی مدد اور ظالموں کو شکست دینے کے لیے۔

11. اسلام کے دشمنوں اور اللہ کے خلاف سرکشوں میں خوف پیدا کرنے کے لیے۔

12. اس وجود کی حقیقت کو پہچان کر اس کی جھوٹی اور فانی نوعیت سے نجات حاصل کرنے کے لیے۔

13۔ اللہ کے دین کو سربلند بنانے کے لیے۔

لیکن اس سے بچیں:

1. ریا- گمنامی آپ کی دوست ہے۔

2. مالی فوائد یا ذاتی طاقت کی خواہش - بے دردی سے ہر جنگ میں کود پڑیں، عہدوں سے انکار کریں۔

3. تکبر - یاد رکھیں آپ کچھ بھی نہیں ہیں۔

4. انتقام - سنت کے مطابق عمل کریں۔

جہاد دل کی تمام بیماریوں کا علاج اور آپ کے تمام مسائل کا حل ہے۔ اگر آج کے مسلمان اس کی اہمیت اور مرکزیت کو واقعی سمجھ لیں تو وہ صرف اس لیے بیٹے پیدا کریں گے تاکہ انہیں جہاد پر بھیج سکیں۔ اگر گناہ گار یہ جان لیتے کہ اس سے انہیں کتنی آسانی سے معافی مل سکتی ہے، تو وہ مساجد خالی کر کے اس کی طرف دوڑتے۔ یہ اس امت پر ایک بے پناہ، بے اندازہ، ہماری مستحق سے کہیں زیادہ خصوصی رحمت اور برکت ہے۔ یہ حتمی کامیابی کا شارٹ کٹ ہے۔ یہ اس زندگی میں گناہوں سے بچاتا ہی نہیں، بلکہ اگلے حقیقی وجود کے لیے ان سب کو مٹا دیتا ہے۔ یہ ٹوٹے دل کے لیے بہترین علاج، ڈپریشن کا بہترین تریاق، بے چین کے لیے بہترین مہم جوئی، بھٹکے ہوئے کے لیے بہترین نظم و ضبط، اور اس وجود کی گندگی کے خلاف بہترین دفاع ہے۔

اگر کوئی میرے پاس آتا اور اسلام کے بارے میں جہاد کے حکم کے علاوہ کچھ نہ بتاتا، تب بھی میں اس سے دین کی سچائی کو پہچان لیتا۔ یہ حق کا معیار ہے۔ اگر آپ حق پر ہیں، تو یہ منطقی ہے کہ آپ اس کے لیے اور اس کے نام پر لڑیں، ورنہ آپ اسے واقعی حق نہیں مانتے۔ جہاد فرض ہے، لیکن واللہ، اگر یہ ایک معمولی، اضافی اور مکمل طور پر اختیاری عمل ہوتا، تب بھی میں اس کی طرف دوڑتا - ایسی ہے اس کی خوبصورتی اور ہمہ گیر راحت اور فائدہ۔

آپ کیا چاہتے ہیں؟ آپ نے کیا کھویا ہے؟ آپ جو کچھ بھی چاہتے ہیں، جس طرح بھی چاہتے ہیں، جہاد اور شہادت کے ذریعے حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ نے اللہ کی بہت سی آیات پڑھی ہیں، آپ ہمارے نبی ﷺ سے جہاد پر بے شمار احادیث جانتے ہیں۔ اللہ اور کس پر مسکراتا ہے؟ قیامت کے دن خوف سے محفوظ اور سوال و جواب سے آزاد اور جنت کی ضمانت اور کس کو دی گئی ہے؟ اپنے رشتہ داروں کے لیے شفاعت اور کس کو دی گئی ہے؟ اللہ اور کس کی کوئی چیز رد نہیں کرتا؟ جنت الفردوس میں سب سے اعلیٰ مقام حاصل کرنے والا، ہمیشہ زندہ رہنے والا، کسی چیز کی خواہش نہ رکھنے والا اور کون ہے؟ جنت میں اور کون اس زندگی میں واپس آنے کی خواہش کرتا ہے تاکہ وہ ایک بار پھر شہادت کی خوشی کا تجربہ کر سکے؟ میں آپ سے اللہ کے وعدے کی قسم کھاتا ہوں، وہ ویسا ہی ہے جیسا ہم اس کے بارے میں سوچتے ہیں، اور اس کی رحمت ویسی ہی ہے جیسی ہم چاہتے ہیں، اور اس کی سخاوت ویسی ہی ہے جیسی ہم چاہتے ہیں - اگر آپ اس کے راستے میں لڑتے ہیں اور اس کے راستے میں مرنے کا عزم کرتے ہیں، جب آپ اس کے سامنے کھڑے ہوں گے، تو وہ آپ کو کچھ بھی رد نہیں کرے گا۔ افسوس ان پر جو اللہ پر حدود لگاتے ہیں، وہ واقعی جہالت سے بھی بڑھ کر ہیں! وہ واحد حقیقت ہے، واحد سچائی، یکتا، سب کچھ، لامتناہی - اس کے لیے کچھ بھی ناممکن نہیں، اور جو کچھ آپ اس سے مانگتے ہیں وہ اس کی پہنچ سے باہر نہیں، اور جو کچھ آپ اس سے مانگتے ہیں وہ عطا نہیں کیا جائے گا - وہ صرف آپ کو اس سے کہیں زیادہ عطا کرنا چاہتا ہے جتنا آپ مانگتے ہیں!

اور یہ سب حاصل کرنے کے لیے، آپ کو صرف اس کے راستے میں لڑنا ہے۔ کیا اس سے زیادہ غیر متناسب تبادلہ کبھی ہوا ہے؟ لاکھوں لوگ طاقت، مادی فوائد اور غیر منطقی تصورات اور نظریات کے لیے لڑتے ہیں - چند ٹکوں کے لیے۔ لیکن وہ اس زندگی یا اگلی زندگی میں کچھ حاصل

نہیں کرتے۔ کیا آپ بھی ایسا نہیں کر سکتے ؟- ان کے برعکس آپ کو ہمیشہ کے لیے سب کچھ ملتا ہے ؟! کیا آپ اس سے آسان اور زیادہ منافع بخش سودا سوچ سکتے ہیں ؟ ایک زیادہ واضح حقیقت ؟ افسوس اس پر جو اسے حاصل کرنے کے لیے نہیں دوڑتا!

موٹے بزدلوں کو گھر بیٹھ کر خوبصورت لڑکیوں سے شادی کرنے دو۔ اور اسلام کے مردوں کو اللہ کے راستے میں تکلیف اٹھانے میں اپنی خوشی تلاش کرنے دو۔

ہم وہ ہیں جو اپنے نبی ﷺ کے احکامات اور ان کے صحابہؓ کی سنت کو یاد رکھتے ہیں۔ ہم ضرورت پڑنے پر ننگے پاؤں چلتے ہیں اور دھوپ میں نہاتے ہیں، اور جب دوسرے تھک جاتے ہیں تو سردی میں خوش ہوتے ہیں۔ ہم سخت رہتے ہیں، آرام سے گریز کرتے ہیں اور اپنے دشمنوں پر ہنستے ہیں۔ ہم خود کو اللہ کے خلاف سرکشوں سے زیادہ تیز، مضبوط اور سخت بناتے ہیں، جو آرام سے محبت کرتے ہیں اور جو آپ کو اس کی کمزوری کی طرف بلاتے ہیں۔ ہم خوشی سے وہ برداشت کرتے ہیں جو دوسروں کو توڑ دیتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اس زندگی میں ہم جتنے زیادہ آرام دہ ہوں گے، اگلی زندگی میں ہمیں اتنے ہی کم آرام کی توقع کرنی چاہیے۔

میرے بھائیو، ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں بتایا کہ ایک وقت ایسا آئے گا جب اس زمین پر ایک بھی مسلمان باقی نہیں رہے گا- کوئی ایک شخص بھی اللہ کو یاد نہیں کرے گا۔ لیکن میرے بھائیو، وہ دن آج نہیں ہے، آج ہم بہت ہیں، ہم مضبوط ہیں، اور اگرچہ اللہ کے راستے میں لڑنے والے شیر بہتوں میں سے چند ہی ہیں، ہم اس سیارے پر سب سے مضبوط فوج ہیں، صرف ایک چیز کی وجہ سے -ہمارا ایمان۔ ہمارا ایمان ہی ہمیں دنیا سے الگ کرتا ہے، ہمارا ایمان ہی ہمیں غیر معمولی مشکلات کے خلاف جیت دلاتا ہے۔ اللہ کے وعدے پر ہمارا غیر متزلزل ایمان اور ہمارے راستے کی یقین دہانی ہمیں آگے بڑھاتی ہے۔ یہ ہمیں اس کے نام پر لڑنے کے لیے خاندانی تعلقات کی تمام زمینی بندشوں کو ترک کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ جو ہمیں ایک آسان، آرام دہ زندگی کی لالچ کو ترک کر کے ایک محنت، انتہائی تکلیف، بے حساب درد، اور تنہائی والی زندگی کی طرف دھکیلتا ہے۔ اس زمین پر تمام محبت ہم اپنے ایمان کے لیے ترک کرتے ہیں۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں، ہم جانتے ہیں کہ ہم کون ہیں اور ہمارا مقصد کیا ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ اس وجود کی حقیقت جھوٹی اور فریب ہے۔ اس وجود میں سب کچھ جعلی، داغدار اور عارضی ہے اور یہ جانتے ہوئے ہم اس سے کوئی واسطہ نہیں رکھنا چاہتے۔ ہم مستقل چیز چاہتے ہیں۔ ہم حقیقی چیز چاہتے ہیں۔ افسوس ان ماؤں پر جو اپنے بیٹوں کے لیے دنیا میں ایک اچھا گھر چاہتی ہیں، ہم اپنے ابدی محل چاہتے ہیں۔ افسوس ان باپوں پر جو اپنے بیٹوں کے لیے مغرب میں نوکریاں چاہتے ہیں، ہم اسے فتح کرنا چاہتے ہیں۔ افسوس ان والدین پر جو اپنے بیٹوں کے لیے ایک خوبصورت بیوی چاہتے ہیں، ہماری پاکیزہ بیویاں جنت میں ہمارا انتظار کر رہی ہیں۔ ہم صرف اس کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہیں، کیونکہ وہ ہمیں سب کچھ عطا کرے گا، اس کے عرش کے نیچے سبز پرندوں کے دلوں میں۔ یہ سب ہمیں وعدہ کیا گیا ہے، اور اللہ کے وعدے پر ہم سب سے زیادہ یقین رکھتے ہیں۔ باقی سب فراموشی میں پگھل جاتا ہے۔ ہم یہ سب چھوڑ دیتے ہیں۔ باطل ہمیں بہکائے گا نہیں۔ لہذا، اس حتمی سچائی کو جانتے ہوئے، ہم اس وجود میں درد اور اذیت کا راستہ تلاش کرتے ہیں، بلکہ ہم اسے گلے لگاتے ہیں!- اور اس امتحان میں سبقت لے جانے اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے ہیں۔

کیونکہ یہ آنکھ جھپکتے ہی ختم ہو جائے گا، اور ابدیت ہمارا انتظار کرے گی- اس کی رضا ہمارا انتظار کرے گی، ان شاء اللہ۔ تو، اٹھو اور لڑو، اور اس وقت تک نہ رکو جب تک وہ ہمیں فتح نہ دے یا وہ تمہارے امتحان کو پاس نہ سمجھے۔

ابدیت کی طرف بڑھو کیونکہ تمہارے آنے سے کائنات کی بنیادیں ہلیں گی۔

2. ثابت قدم رہو

امت آج کمزور ہے کیونکہ مسلمان مرد کمزور ہو گئے ہیں۔ کمزور مسلمانوں سے امت کو متحد کرنے کی توقع کیسے کی جا سکتی ہے؟ ہم انفرادی طور پر کمزور ہیں کیونکہ ہم ثابت قدم نہیں رہتے۔ ہم آسانی سے ہار مان جاتے ہیں۔ ہم اللہ کی رضا کیسے حاصل کر سکتے ہیں، جو واحد چیز حاصل کرنے کے قابل ہے- جس کی وجہ سے ہم اس دنیا میں ہیں- جب ہم مشکلات اور درد میں ثابت قدم نہیں رہتے؟ جب ہم آرام کی طرف بھاگتے ہیں؟ جب ہمیں بھوک لگتی ہی کھانا کھاتے ہیں اور اپنے منہ بھر لیتے ہیں یہاں تک کہ ہمارے پیٹ حاملہ عورتوں کی طرح بڑھ جاتے ہیں۔ وہ ہمیں بتاتا ہے کہ اس نے ہمیں درد اور اذیت کی زندگی کے سوا کسی اور چیز میں پیدا نہیں کیا۔ کہ مومن کے لیے اس دنیا میں درد اور اذیت ہے اور اگر وہ ثابت قدم رہتا ہے تو ہمیشہ کے لیے جنت ہے۔ کافر کے لیے یہ زندگی لطف اندوزی ہے، اور وہ جلد ہی جان لے گا کہ ابدیت میں اس کے لیے کیا انتظار کر رہا ہے۔ تو پھر ہم آرام کیوں چاہتے ہیں اور کمزور کیوں ہوتے ہیں؟ ہمیں درد کو گلے لگانا سیکھنا چاہیے- اسے تلاش کریں اور اس پر فتح حاصل کریں۔ جب ہم خود کو فتح نہیں کر سکتے تو اپنے دشمنوں کو کیسے فتح کریں گے؟ ہم اس کی رضا کو خود کو رضاکارانہ طور پر کمزور اور ناتواں رکھ کر حاصل کرنے کی توقع کیسے کر سکتے ہیں؟

لہٰذا، ہر چیز میں ثابت قدم رہو اور مشکلات کی تلاش کرو۔ تمہارا جسم اور روح مضبوط ہوں گے۔ اگر تم ناکام ہو جاؤ، تو اٹھو اور بار بار کوشش کرو، اور نہ رکو- ایک مسلمان ہار نہیں مانتا۔ دوڑو! اٹھاؤ! گزرو! تیرو! لڑو! اس کی رضا کی طرف رینگتے ہوئے جاؤ! اگر تمہارا دشمن امریکی نیوی سیل 6 میل دوڑتا ہے، تو تم 12 میل دوڑو۔ تم اسے ثابت قدمی کا مطلب سکھاؤ اور اسے یاد دلاؤ کہ وہ کیا کھو رہا ہے- اللہ پر ایمان۔ اسے یاد دلاؤ کہ وہ تم سے کمتر ہے۔ اور اسے تمہارا سامنا کرنے سے مایوس کر دو! کیونکہ کوئی اور انتخاب نہیں ہے- تمہارے پاس کوئی انتخاب نہیں ہے، تم اسلام ہو- تم کفر میں شکست کا انتخاب نہیں کر سکتے۔ صرف جب تم مضبوط ہو گے تو امت مضبوط ہو گی۔ جب تم مر جاؤ تو آرام کرو۔

3. ایک قصہ

ابتدا میں، اللہ نے اپنی تخلیق کا جائزہ لیا۔

ان میں سے بہترین کو اس نے محمد ﷺ کو چنا۔

پھر اس نے انبیاء کو چنا، ایک ایک کر کے، ان سب پر سلامتی ہو۔

پھر اس نے ایک گروہ کو دیکھا جو سب سے زیادہ وفادار اور بہترین کردار کے حامل تھے،

انہیں اس نے صحابہؓ بنایا۔
اور یوں اس نے باقیوں کو چنا- عادل حکمران، سچے علماء، احیاء کرنے والے، اور دیگر جنہیں اس نے برکت دی۔
لیکن جب وہ اپنا کام ختم کر چکا تو اس کی نظر ایک گروہ پر پڑی جو غمگین اور تنہا دلوں والے تھے،
اس نے پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا ہے؟
جواب ملا کے اے ہمارے رب، ہم نے دنیا کی حقیقت کو دیکھ لیا ہے، اور ہم اس میں سے کچھ بھی نہیں چاہتے۔ ہمیں ڈر ہے کہ ہم اس پر بے مقصد بھٹکیں گے اور گم ہو جائیں گے۔ ہم صرف آپ کی طرف لوٹنا چاہتے ہیں اور اس سخاوت سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں جو آپ فراہم کرتے ہیں۔ لیکن ہم نے آپ کو اپنی رحمت تقسیم کرتے دیکھا ہے، اور ڈرتے ہیں کہ ہمارے لیے کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔
خدا نے فرمایا کے میری سخاوت لامحدود ہے اور میری رحمت بے پناہ ہے۔ تمہارے لیے میں نے ایک سب سے خاص کام محفوظ رکھا ہے۔ پہلے اور بعد کی تمام اقوام میں سے، تم اکیلے محمد ﷺ کے بھائی بنو گے۔ تم زمین پر بھٹکتے پھرو گے اور صرف میرے نام پر لڑو گے اور قتل کرو گے اور قتل کیے جاؤ گے۔ بعض اوقات تم فاتح ہو گے اور بعض اوقات تم شکست کھاؤ گے۔ لیکن آخر میں، تم میری طرف لوٹو گے اور میں تم سے راضی ہوں گا اور تمہیں وہ دوں گا جو تم چاہتے ہو۔
اور اس دن سے لے کر ایام کے اختتام تک تنہا دلوں کا ایک گروہ ہو گا جو زمین پر بھٹکتا پھرے گا اور اس کے نام پر لڑے گا اور قتل کرے گا اور قتل کیا جائے گا۔ وہ بھوک اور پیاس، زخموں اور مشکلات، قید اور تشدد کا سامنا کریں گے۔ انہیں دھوکہ دیا جائے گا اور بہت سے ہاتھوں سے ذلت برداشت کرنی پڑے گی۔ وہ اپنی تمام محبت کی چیزوں کو پیچھے چھوڑ دیں گے اور اس زندگی میں اپنی تمام عزیز چیزوں کو کھو دیں گے۔ اور بعض اوقات وہ جیتیں گے اور بعض اوقات وہ ہاریں گے۔ لیکن وہ کبھی ہار نہیں مانیں گے یا اپنے راستے سے نہیں ہٹیں گے۔
اور، آخر میں، وہ اپنے رب کی طرف لوٹیں گے اور وہ ان سے راضی ہو گا اور انہیں وہ سب کچھ دے گا جو وہ چاہتے ہیں۔
اور وہ اب تنہا نہیں ہوں گے۔

4. لبیک یا کافر

کافر، ہم تمہارے لیے آئے ہیں۔ ہم وہ بھیڑیے ہیں جو تمہارا خون پینے آئے ہیں کیونکہ ہم نے سنا ہے کہ تمہارا خون میٹھا اور سستا ہے۔ پہاڑوں کی بلندیوں سے، ہم اس میں غسل کرنے اور تمہارے شہروں کو اس میں ڈبونے آئے ہیں۔ ہم تمہارے کفر اور ظلم پر خدا کا عذاب ہیں۔ اگر تم اپنے جرائم سے باز آجاتے تو تمہیں یہ دن دیکھنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ پھر بھی تم ڈٹے رہے، اور اب تم نے اپنی قسمت پر مہر لگا دی ہے۔ ہم نے تمہیں کتنے مواقع دیے؟ اب، اللہ کی قدرت سے، ہم صرف فلسطین اور کشمیر کو تمہاری گندگی سے پاک نہیں کریں گے، بلکہ ہم تمہاری زمینیں بھی لیں گے۔ ہم تمہاری ریاکاری کے مندروں کو زمین بوس کر دیں گے اور تمہارے جھوٹے خداؤں کو توڑ دیں گے۔ ہم تمہارے شہروں کو جلا دیں گے، تمہارے تمام مردوں کو قتل کریں گے، اور باقیوں کو غلام بنا لیں گے۔ ہم تمہاری گندگی سے دریاؤں کو پاک کریں گے، اور اقتدار

مظلوموں کے حوالے کریں گے۔ ہم تمہارے حکمرانوں کو زنجیروں میں واپس لائیں گے۔ ہم تمہیں اس زمین سے اور تاریخ سے مٹا دیں گے۔

ہم وہ ہیں جن کے بارے میں پیش گوئی کی گئی تھی۔

جب تم ہم میں سے کسی ایک کو قتل کرتے ہو، تو ہم جشن مناتے ہیں کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ یہ فرد شہادت، مغفرت اور اللہ کی رضا میں ابدیت حاصل کرتا ہے۔ جب ہم تمہارے میں سے کسی ایک کو قتل کرتے ہیں تو تم آہ و بکا کرتے ہو، روتے ہو اور مایوس ہوتے ہو۔ تو پھر خود سے پوچھو کہ تم ہمیں کیسے شکست دو گے، جب ہم جنگ کی طرف دوڑتے ہیں اور تم موت کے خوف سے بھاگتے ہو؟

یہ ہو گا۔ کل، پرسوں، یا آج سے 50 سال بعد۔ لیکن یہ یقینی ہے کہ یہ ہو گا۔ یہ شروع ہو چکا ہے۔ تم اسے روک نہیں سکتے۔ تمہارے لیے کوئی امید نہیں۔ صرف موت اور مایوسی۔ کوئی تمہاری مدد نہیں کر سکتا۔

کالے جھنڈے آ گئے ہیں! جہاد تمام مردوں پر فرض ہو چکا ہے۔ بت توڑو! بت توڑو! کافر کو مارو! کافر کو مارو! اپنی زمین اور اپنی عزت واپس لو! اللہ کی رضا اور جنت میں اپنی بادشاہت حاصل کرو!

5. امت کے طاغوتوں کو

ہم خدا کا عذاب ہیں۔

اگر تم نے غزہ یا شام یا کشمیر یا ترکستان یا روہنگیا سے غداری نہ کی ہوتی، تو وہ ہمیں نہ بھیجتا۔

اگر تم نے کافر کے کہنے پر مسلمانوں پر ظلم نہ کیا ہوتا، تو وہ ہمیں نہ بھیجتا۔

اگر تم نے اس کے قوانین کو منسوخ نہ کیا ہوتا اور امت میں گندگی نہ پھیلائی ہوتی، تو وہ ہمیں نہ بھیجتا۔

اگر تم اپنے جرائم سے باز آ جاتے، تو وہ ہمیں نہ بھیجتا۔

لیکن اب اس نے ہمیں بھیج دیا ہے۔

اور ہر ایک طاغوت، عربی اور عجمی، جو خود کو محفوظ سمجھتا ہے، وہی انجام بھگتے گا۔

ہم تمہارے گلے اور تمہارے بچوں کے گلے کاٹ دیں گے جو تمہاری پیروی کرتے ہیں۔

تمہارے اپنے آدمی تمہارے خلاف ہو جائیں گے، تمہاری فوجیں تحلیل ہو جائیں گی، تمہارے اتحادی تمہیں چھوڑ دیں گے۔

بھیڑیے آ رہے ہیں۔ اور اب تم کچھ نہیں کر سکتے۔

تم اپنی کج روی میں ڈٹے رہے اور اب اپنی قسمت پر مہر لگا دی ہے۔

دوڑو۔ تمہارے پاس اب کتنا وقت باقی ہے؟

6. وہ منصوبہ بناتے ہیں، اور اللہ منصوبہ بناتا ہے

ہم شاید زخم خوردہ لگتے ہیں،
شاید تمہیں ہم شکست خوردہ لگتے ہیں،
آج ہم دشمنوں سے گھیرے ہوئے ہیں،
جنہیں ہم دیکھنا نہیں چاہتے۔
وہ ہم پر ضربیں لگاتے ہیں، سرگوشیوں میں وار کرتے ہیں،
ہماری آخری موت کا انتظار کرتے ہیں۔
وہ دیو جس کا ہم نے ایک بار وعدہ کیا تھا،
خراب ہو گیا، وہ خواب جو کبھی تھا،
بے شمار کیڑوں سے داغدار۔
یوں، ہم اہم ہدف بن چکے ہیں،
طغیان کے خلاف آخری رکاوٹ،
مخلصین کا قلعہ،
پاکباز آگے بڑھو۔
اور ہمیشہ تاریکی دھمکاتی رہتی ہے،
تم سوچتے ہو کہ یہ ہمیں گھیر لے گی۔
کیونکہ ہم، اس کی طرف سے، منتخب اور عطا کردہ،
واحد ہیں جو ابھی بھی کھڑے ہیں۔
اور کیا تم ہمارے زوال کا انتظار نہیں کرتے؟
تم اپنی بدکاری میں کیسی خوشی مناؤ گے!
پھر بھی کہانی ابھی ختم نہیں ہوئی،
جو لکھا گیا ہے وہ ابھی پورا نہیں ہوا۔
میں تمہیں ایک راز بتاؤں،
ایک پیش گوئی،
کیونکہ تم نہیں جانتے کہ تم غلطی پر ہو،

کہ تمہارا غرور تمہارا زوال ہے۔

تو، بت پرست، سازشی اور آلہ کار،

ان الفاظ پر غور کرو، حماقت میں نہ پڑو۔

یہ لکھا گیا تھا کہ یہ سب ہوگا،

کہ ہم اپنی شرمندگی میں تمہیں دعوت دیں گے،

کہ طاغوت چور ہمارے رہنما ہوں گے،

اور منافق ان کے دسترخوان پر بیٹھیں گے۔

پھر بھی تم نے کیا بھلا دیا جو آگے پیش گوئی کی گئی تھی،

وہ عظیم، سچی پیش گوئی،

ہمارے شیخ نے دیکھی، اللہ انہیں سلامت رکھے۔

خراسان کے کالے جھنڈوں کی،

اور کفن پوش لوگوں کی،

اور ہند پر قبضے کی،

جہاں تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

شام میں ملاقات کی،

جہاں فوجیں اکٹھی ہوں گی،

اور جہاں تم، دھوکہ باز،

اپنے انجام کو پہنچو گے۔

وہ وعدہ حجاز میں کیا گیا تھا،

یہ قاسم سے شروع ہوا، ایک شاعر نے اسے پروان چڑھایا،

اس کے بعد بہت سے سیاہ پوشوں نے اسے اٹھایا،

کوئی بھی واضح راستے کو نہیں جانتا تھا، منصوبہ حرکت میں تھا۔

وہ وعدہ پتھر پر لکھا گیا تھا جب چاغی لرزا،

تمہاری تباہی کی گھنٹیاں بجاتے ہوئے۔

ایک آنکھ کچھ نہیں دیکھتی۔

وہ اندھی ہے۔

تم معرکیں جیتو گے،

لیکن تمہارے لیے جنگ یقیناً ہاری جا چکی ہے۔

تم کبھی فتح نہیں پا سکتے،

کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمارا محافظ ہے۔

بڑھتے رہو بدکار،

تم صرف اپنی موت کو دعوت دیتے ہو، اپنے انجام کو بلاتے ہو۔

کیونکہ ہم اس دن کی قسم کھاتے ہیں،

جب تمہارا آقا گرے گا،

ہم فاتح ہوں گے۔

ان شاء اللہ۔

7. اس پر غور کریں

انسانی تاریخ کے زیادہ تر حصے میں جو کچھ بھی اہم ہوا وہ ایشیا اور افریقہ میں ہوا- لیونت، میسوپوٹیمیا، مصر، اناطولیہ، سندھ، یمن، چین- یہ وہ جگہیں ہیں جہاں پہلی تہذیبیں پروان چڑھیں۔ اور ہزاروں سالوں تک، صلیبی کے بتم کے اپنی غار سے نکلنے سے بہت پہلے، ایشیا میں سلطنتیں تھیں۔ ہم نے فتح کی، ہاں، لیکن کسی نے تہذیبوں کو مٹایا نہیں، کسی نے ثقافتوں کو ختم نہیں کیا۔ خلافت نے آدھی معلوم دنیا اور اس وقت کی دو سپر پاورز کو فتح کیا، لیکن ہم نے ہر ثقافت، ہر شخص کو شامل کیا- اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ تم کب ہمارے ساتھ شامل ہوئے، تم ہم میں سے ایک تھے، پہلے مسلمان کے برابر۔ اور ہم نے ایک ضمیر کی سلطنت بنائی- جو کچھ ہم آج دیکھتے اور استعمال کرتے ہیں اس کی بنیادیں اسلامی سنہری دور میں ہیں۔ سائنس، ریاضی، ادب، فن- صلیبی کا کوئی اچھا خیال نہیں جو مسلم ذہن سے چوری نہ کیا گیا ہو۔

لیکن صلیبی ایک کینسر ہے۔ جب سے یورپ نے بالادستی حاصل کی اور گزشتہ 600-800 سالوں میں بارود کو استعمال کرنا سیکھا، سیارے کا چہرہ بدتر ہو گیا ہے۔ جہاں بھی صلیبی گیا وہ موت، مصیبت اور دکھ لایا۔ اسے صرف فتح کرنے پر اکتفا نہیں تھا، اسے پوری قوموں کو محکوم بنانا، ذلیل کرنا اور نسل کشی کرنی تھی۔ اس کے پاس تہذیب کا کوئی وژن نہیں تھا، اسے جس چیز نے چلایا، اور اب بھی چلاتا ہے، وہ خالص لالچ ہے۔ کاغذ کے ٹکڑوں کے لیے، انہوں نے اپنی جلد کے رنگ کی وجہ سے پوری قوموں کو غلام بنایا اور ایک پوری قوم پر منشیات دھکیلیں۔ چمکدار دھات کے لیے انہوں نے دو پورے براعظموں کے باشندوں کو مٹا دیا- 20,000 سال کی تاریخ 100 سال سے بھی کم عرصے میں ختم ہو گئی۔ شمالی اور جنوبی امریکہ کی یہ ثقافتیں تنہائی میں پروان چڑھیں- وہ امیر تھیں اور ہماری نسل کی ترقی میں بہت کچھ حصہ ڈال سکتی تھیں۔ سوچیں کہ اگر

امریکہ میں آج بھی وہ ثقافتیں اور لوگ ہوتے، اور صلیبی کی بجائے اسلام ان تک پہنچا ہوتا تو دنیا کیسی ہوتی۔ لیکن انہیں صلیبی کے لالچ نے معدومیت کی طرف دھکیل دیا گیا۔ بیماری نہیں، لالچ۔ جنگلات، دریا، پہاڑ سب اس کے لالچ سے آلودہ۔ ایشیا کے پاس 10,000 سال تک طاقت تھی، اس نے ایسا نہیں کیا۔ لیکن 500 سالوں میں صلیبی نے ایسا کیا ہے۔ وہ ہمارے سیارے اور ہماری نسل کو تباہ کر رہا ہے۔ اس کی ثقافت تباہ کن، زوال پذیر اور بالکل سادیزم پر مبنی ہے۔ وہ ہماری نسل میں موجود تمام برائیوں کا منبع ہے۔

اور سب سے برا یہ ہے کہ صلیبی کبھی یہ تسلیم نہیں کرے گا، کبھی اپنے طریقے نہیں سدھارے گا - وہ ناقابل تلافی ہے۔ وہ اب بھی جھوٹ بولتا ہے اور ہم سب کو بتاتا ہے کہ اس کا راستہ ہی واحد راستہ ہے - وہ دوسروں پر اپنا راستہ مسلط کرتا ہے جبکہ یہ صرف اسے امیر اور محفوظ بناتا ہے اور ہم میں سے باقی مصیبت میں مبتلا رہتے ہیں۔ وہ اب بھی ایسا ہی ہے۔ اور وہ کبھی نہیں بدلے گا۔ مغرب کا جھوٹا تثلیثی ملحد ثقافتی صلیبی ہماری نسل پر ایک کینسر ہے۔ ہمارے سیارے پر ایک آفت ہے۔ اور جسم سے کینسر کو نکالنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے۔ ہمیں اسے کاٹ کر نکال دینا چاہیے - بغیر کسی رحم کے۔ صرف جب صلیبی سے تمام طاقت چھین لی جائے گی، اور وہ اسلام کی روشنی دیکھ کر اپنی موجودہ زوال پذیر شکل میں موجود نہیں رہے گا، تب ہی یہ شیطانی سایہ سیارے سے ہٹے گا۔ تب ہی ہم بطور ایک نسل، جیسا کہ اللہ کا ارادہ تھا، ارتقاء کر سکیں گے۔

8. رکومت

یقین رکھو کہ اللہ جانتا ہے کہ تم نے جو کچھ بھی کیا ہے، جو کچھ بھی کرو گے، تم نے اس کی محبت میں، اس کے نبی ﷺ کی محبت میں، اس کے دین کی محبت میں، اور اس کے لوگوں کی محبت میں کیا ہے۔ محمد ﷺ کی امت کے لیے۔ تاکہ ہماری عورتیں بے خوف زمین پر چل سکیں، ہمارے بچے اپنے خالق کو جان کر پروان چڑھ سکیں اور ہمارے مرد اپنا فرض جانیں۔ اگر تم عمل میں سر د پڑ گئے، تو جانو کہ تمہیں وہی کرنا پڑا جو ضروری تھا۔ کیونکہ دوسری طرف بہت سے راکشس تھے، اور ہماری طرف اپنی کمزوری میں خوش تھی۔ دنیا میں تم پر الزام لگے، تمہیں سزا ملے، لیکن اس وقت تک نہ رکو جب تک اس امت کے پاس ناقابل تسخیر طاقت نہ آ جائے۔ لیکن پھر اس طاقت کی قدر کو جانو۔ اسے غلط استعمال نہ کرو بلکہ مظلوموں کی حفاظت اور ظالم پر ضرب لگانے کے لیے اسے نیک دلی سے استعمال کرو۔ اور اسے کبھی کمزور نہ ہونے دو۔

9. مجاہد کی دعا

اے اللہ، تو سب سے بلند ہے! واحد حقیقت! بے سبب سبب! خالق! جو کچھ ہو چکا اسے مٹا دینے والا، اور جو کچھ نہیں ہو سکتا اسے کرنے والا۔ تو ہمیشہ بلند ہے، اور تو ہمیشہ بلند رہے گا۔

اے غیب کو جاننے والے، کوئی الفاظ موجود نہیں - سوائے ان کے جو تو خود کو بیان کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے - جو تیری عظمت کو بیان کر سکیں۔

اے تقدیر کے مالک، صرف تو موجود ہے، باقی سب تیری تخلیق کا فریب ہے۔ اپنی مخلوق پر مہربان ہو، اگرچہ ہم اس کے مستحق نہیں۔ میری تعریف قبول فرما، کیونکہ صرف تو ہی اس کا مستحق ہے۔

اے دعا قبول کرنے والے، سب کچھ عطا کرنے والے، میری دعا کو بھی قبول فرما، تجھ سے اور صرف تجھ سے مانگتا ہوں۔ میرے سلام کو ہمارے پیارے رہنما نبی ﷺ تک، اور تیرے تمام نبیوں، اور فرشتوں، اور شہداء، اور صدیقین اور صالحین تک پہنچا دے، اور ان سب تک جن سے تو محبت کرتا ہے اور جو تجھ سے محبت کرتے ہیں اور ان کا جواب مجھ تک پہنچنے دے۔ السلام علیکم!

میں رضاکارانہ طور پر سر تسلیم خم کرتا ہوں۔ میں اپنے آپ کو رضاکارانہ طور پر تجھے سونپتا ہوں۔ مجھے فرمانبرداروں میں سے بنا دے۔ مجھے ویسا بنا دے جیسا تو مجھے بنانا چاہتا ہے۔

اے بخشنے والے، تو بخشا پسند کرتا ہے تو مجھے بخش دے! مجھے بخش دے! تمام مخلوق تیری بخشش پر قائم ہے۔ ان کو بخش دے جو ہم سے پہلے گزرے اور ان کو جو ہمارے بعد آئیں گے۔

اے رحم کرنے والے، مجھے اس وجود میں بہترین عطا فرما، اور اگلے میں بہترین، اور مجھے جہنم کی آگ اور تیری ناراضگی سے بچا۔ اپنی رحمت مجھ پر نازل فرما، کیونکہ صرف تیری رحمت سے ہی ہم فاتح ہوتے ہیں، نہ کہ اپنے اعمال سے۔

مجھے ہر حال میں تیرا شعور عطا فرما جو کچھ میں کرتا اور سوچتا ہوں۔ میرے دل کو تمام تکبر اور منافقت سے پاک کر دے۔ میری نیتوں کو ویسا بنا دے جیسا تو چاہتا ہے۔ مجھے ویسا بنا دے جیسا تو مجھے حکم دیتا ہے۔

اے بالادستی والے! ویسا ہو جیسا ہم تجھے سمجھتے ہیں، اور ویسا عطا کر جیسا تجھے شایان ہے، کیونکہ تو اپنے وعدوں کا پاس رکھنے والا ہے۔ ہمیں وعدہ کردہ نیکی سے کہیں زیادہ عطا کر، اور سزا میں جو کم سے کم وعدہ کیا ہے وہ دے۔

میرے بادشاہ، میں صرف تجھ سے شکایت کرتا ہوں۔ تو مظلوموں کا رب ہے، اور تو میرا رب ہے۔ ہم مصیبت میں ہیں، یہ مصیبت ہم سے اٹھا لے۔ ہمارے بوجھ ہم سے اتار دے اور ہم پر صبر نازل فرما۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس چیز سے جس سے ہمارے نبی ﷺ نے تیری پناہ مانگی اور میں تجھ سے وہ خیر مانگتا ہوں جو انہوں نے تجھ سے مانگی۔

اے رہنمائی کرنے والے، مجھے رہنمائی فرما کیونکہ میں بھٹک گیا ہوں۔ مجھے سکھا کیونکہ میں نہیں جانتا۔ ہم میں شکوک پیدا کر اور انہیں ان کے نتیجے، سچائی تک پہنچا، تاکہ ہم ایمان، یقین اور ثابت قدمی میں بڑھیں۔

اے محمد ﷺ کے رب، میرے ہاتھوں کو کبھی اپنے خلاف سرکشوں کے خون سے آزاد نہ ہونے دے، پھر بھی ہمیں اپنی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کرنے سے بچا۔ ہمیں جنگ میں بے رحم بنا، فتح میں رحمدل۔ ہمارے دشمنوں کو ہمیں بیدار اور سوتے ہوئے بھی خوفزدہ کرنے دے۔ ہمیں بھیڑوں کے درمیان بھیڑیوں کی طرح ان پر چھوڑ دے۔ ہمیں استعمال کر اور ہمیں سچائی کے انکار کرنے والوں کے خلاف اپنا تیز ترین ہتھیار بنا! پھر بھی ہمیں کبھی یہ نہ بھولنے دے کہ ہم صرف تیری رحمت سے ہی فتح حاصل کرتے ہیں اور کچھ نہیں۔ اور تمام عظمت صرف تیری ہے۔

اے حق، مجھے اس مقام تک پہنچادے جہاں تو مجھ سے راضی ہو گا! جہاں تو وہ سب عطا کرے گا جو ہم چاہتے ہیں اور ضرورت ہے جب ہم تیرے سامنے سجدہ ریز ہوں گے۔ مجھے بہترین شہادت عطا فرما جبکہ تو مجھ پر مسکرا رہا ہو، اور مجاہدین کو بہترین غزوات عطا فرما۔ اس وجود میں تیرے راستے میں لڑتے ہوئے ہمارے جسموں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ تاکہ ہم قیامت کے دن اپنے بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ متحد ہو کر گواہ بن سکیں۔ ہم اپنی روحیں اور اپنے فانی جسم تیری عظمت کے نذرانے کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اور ہم فیاضی اور عاجزی سے اس سب سے فیاض سودے کو قبول کرتے ہیں جو تو پیش کرتا ہے۔

محمد ﷺ سے تیری محبت کے واسطے، ہمیں اس کے بھائی بنا دے! اسے یہ دعا سننے دے اور آمین کہنے دے کیونکہ یقیناً تو اپنے محبوب کی دعا رد نہیں کرے گا۔ ہمیں ہمیشہ سنت اور سلف کے راستے پر قائم رکھ اور ہمیں خواہشات میں نہ گرنے دے۔

اے ودود، وہ فتح جو تو نے ہم سے وعدہ کی ہے اس میں تاخیر نہ فرما۔ ہمیں طائفہ منصورہ میں سے بنا دے، ہماری نسل کو وہ نسل بنا دے جو مہدی کے ساتھ ہو گی۔

ہماری ہنگامی خواہشات اور خامیوں کو بخش دے کیونکہ تو ہی ہے جس نے ہمیں کمزور بنایا تاکہ تو ہمیں آزما سکے۔ اس امتحان میں ہمیں کامیاب ہونے میں مدد فرما!

اے مالک، میرے بہترین عمل کو آخری، اور میرے بہترین دن کو قیامت کا دن بنا، اور مجھے جنت الفردوس میں بہترین مقام عطا فرما۔

میرے رب، ہم تجھ پر ایمان رکھتے ہیں اگرچہ ہم تجھے دیکھتے نہیں۔ ہم اس عقل اور فطری جذبے سے ایمان رکھتے ہیں جو تو نے ہمیں عطا کیا ہے۔ لہٰذا، ہماری رہنمائی فرما اور ہمیں کبھی گمراہ نہ ہونے دے، خاص طور پر جب ہم بھٹک جائیں۔ ہم تیری طرف اور تیرے سکون کی طرف لوٹنے کے آرزومند ہیں۔ کیونکہ ہم صرف تیرے ہیں۔ ہمیں حکم دے اور ہمیں اپنی طرف واپس بلا لے جب بھی تو چاہے۔

مالک، مجھے کبھی بھی تجھ سے مانگنے، تجھ سے التجا کرنے، تیرے سامنے سر جھکانے سے نہ روک۔ ہمیں تجھ سے وہ مانگنے دے جو ہم مانگنا نہیں جانتے۔ اور ہمیں نبیوں کی دعائیں مانگنے دے۔ ہمیں کبھی بھی اس حقیقت پر شک نہ ہونے دے کہ تو ہمیں وہ دے گا جو ہم چاہتے ہیں اور ضرورت ہے۔ ہمیں ہمیشہ اس پر یقین رکھ۔

میرے بادشاہ، امت، امت، امت! جو کچھ میں اپنے لیے مانگتا ہوں وہ امت کے لیے بھی مانگتا ہوں۔ ہمیں متحد کر دے کیونکہ ہم بہت طویل عرصے سے تقسیم ہیں۔

میرے رب، ہم تیری سابقہ، موجودہ اور آنے والی نعمتوں کے لیے تیرا شکر ادا کرتے ہیں، اور ہم تجھے آزمائش دینے کے لیے تیرا شکر ادا کرتے ہیں۔ ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جو ہم برداشت نہ کر سکیں۔

ایک بار پھر، اور بے شمار بار ہم تجھ سے التجا کرتے ہیں کہ تو ہمارے سلام کو ہمارے پیارے رہنما نبی ﷺ تک، اور تیرے تمام نبیوں، اور فرشتوں، اور شہداء، اور ان سب تک جن سے تو محبت کرتا ہے اور جو تجھ سے محبت کرتے ہیں تک پہنچا دے۔ السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ۔

وسائل[52]

1. مشارع الاشواق الی مصارع العشاق، ابن النحاس الدمشقی الدمیاطی (انگریزی آڈیو ترجمہ امام انور العولقی کا بہترین ہے)
2. ٹروپینفوہرنگ، کرنل جنرل لڈوگ بیک
3. جنگ کی 33 حکمت عملیاں، رابرٹ گرین
4. طاقت کے 48 قوانین، رابرٹ گرین
5. جنگ پر، کارل وون کلاسویٹز
6. ہوموڈیوس: کل کی تاریخ، یووال نوح ہراری
7. دی تھنکنگ مسلم پوڈکاسٹ، یوٹیوب
8. اٹلس آف اے آئی: پاور، پولیٹکس، اور مصنوعی ذہانت کی سیاروں کی لاگت، کیٹ کرافورڈ
9. بلٹس ناٹ بیلٹس: انسداد بغاوت جنگ میں کامیابی، جیکولین ایل ہیزلٹن
10. زمینی جنگ کا مستقبل، مائیکل اوہینلون
11. اگر کوئی اسے بنائے، تو سب مر جائیں گے: کیوں سپر ہیومن اے آئی ہم سب کو مار ڈالے گی، یوڈکوسکی اور سوارِیس
12. دی سٹیزن لیب کا سیکیورٹی پلانر، securityplanner.org

52 تمام مفت اور آن لائن دستیاب ہیں۔

رہنمائی: میں کہاں سے شروع کروں؟

اگر آپ نے مندرجہ بالا رہنمائی پڑھی ہے تو آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ دنیا بھر میں ہمارے ہدف کے حصول کے لیے بہت سے محاذ اور بہت سے کام ہیں۔ اب آپ کو فیصلہ کرنا ہو گا کہ آپ کس طرح حصہ ڈالیں گے۔ یہ فیصلہ ہدف کے لیے زیادہ سے زیادہ فائدے پر مرکوز ہونا چاہیے۔ مثال کے طور پر، مالی میں فرنٹ لائن میں شامل ہونے کا کوئی فائدہ نہیں جب آپ کے پاس اگلے چند سالوں میں پیرس کے میئر کے دفتر میں کام کرنے کا اچھا موقع ہو۔ اس کے برعکس، امریکی فوج میں رہنا کوئی فائدہ نہیں جب آپ کے پاس کسی حساس پوزیشن کی طرف کیریئر کی ترقی کا کوئی موقع نہ ہو جب آپ کی مہارتیں پاکستان میں فرنٹ لائن پر استعمال ہو سکتی ہوں۔ غور کرنے کے لیے بہت سے عوامل ہیں، لیکن صرف آپ خود کو بہترین جانتے ہیں۔ صرف آپ یہ فیصلہ کر سکتے ہیں۔ یہ جان بوجھ کر ایک مرکزی تحریک نہیں ہے، اور اگرچہ آپ درجنوں تنظیموں اور لاکھوں افراد کی تحریک کا حصہ ہیں، زیادہ تر وقت آپ کو بہت کم رہنمائی ملے گی۔ وہاں جائیں جہاں آپ زیادہ سے زیادہ اثر ڈال سکیں، جو قابل عمل ہو وہ کریں۔ آپ کی مدد کے لیے، ذیل میں ان اہم ممالک کی فہرست ہے جہاں سے آپ ہو سکتے ہیں، اور جہاں آپ کی خدمات کی ضرورت ہے۔ اس وقت بنیادی محاذ پاکستان ہے۔

پاکستان

پاکستان امت کی کنجی ہے۔ یہ ہماری کوششوں کا بنیادی مرکز ہے اور آپ کا بھی بنیادی مرکز ہونا چاہیے۔ سب سے پہلے سوچیں کہ آپ مجاہدین کے ذریعے پاکستان کی ریاستی قبضے کی حمایت کیسے کر سکتے ہیں، کیونکہ یہ عالمی جہاد تحریک کی سب سے بڑی فتح ہو گی۔ نئی خلافت کی بنیاد کی پہلی اینٹ۔ اگر آپ ایک ہنر مند پاکستانی ہیں یا ایک غیر ملکی پاکستانی ہیں، تو آپ کو آج ہی ٹی ٹی پی میں شامل ہونا چاہیے. اگر آپ دنیا میں کہیں سے بھی ایک ہنر مند مسلمان ہیں تو یہ محاذ آپ کی ترجیح ہونا چاہیے۔ مقامی راستوں کے ذریعے احتیاط سے رابطہ کریں یا اس دستاویز کے آخر میں دیے گئے رابطہ تفصیلات کے ذریعے رابطہ کریں۔

اگر آپ پہلے ہی پاکستانی حکومت یا مسلح افواج کے اندر کام کر رہے ہیں، تو ان کی کوششوں کو کمزور کریں اور کوششوں کو ہم آہنگ کرنے کے لیے ٹی ٹی پی سے رابطہ کریں۔ لیکن غیر متناسب غیر ضروری نقصان پیدا نہ کریں کیونکہ پاکستانی فوجی طاقت کو ہمارے استعمال کے لیے ممکنہ حد تک برقرار رہنا چاہیے۔

امریکہ، برطانیہ، یورپ، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ

مغربی اقوام میں مسلمانوں کی پہلی ترجیح اس دستاویز میں شامل رہنمائی کا استعمال کرتے ہوئے دراندازی کرنا ہونی چاہیے۔ اگر یہ ممکن نہیں ہے، یا اگر آپ کے پاس ایسی مہارتیں ہیں جو فرنٹ لائن پر زیادہ مفید ہیں تو ٹی ٹی پی کی طرف ہجرت کریں۔

بنگلہ دیش

2024 کا بنگلہ دیشی انقلاب اس بات کی ایک اور بہترین مثال ہے کہ کیسے نوجوان مسلمانوں نے اپنے ملک کی تقدیر کو الحمدللہ بدل دیا۔ بنگلہ دیش میں اس وقت مسلح جہاد کا کوئی دائرہ کار نہیں ہے۔ اسے مرحلہ 4 کے لیے ایک اہم پہلا امیدوار قرار دیا گیا ہے۔ ان شاءاللہ یہ پہلے ممالک میں سے ایک ہوگا جو شامل ہوگا۔

اگر آپ بنگلہ دیش میں رہنے والے ایک بنگلہ دیشی ہیں، تو آپ کو یا تو حکومت میں دراندازی کرنی چاہیے تاکہ ہدف دوست پالیسیوں کو فروغ دیا جا سکے اور ہندوستانی اثر و رسوخ کو کم کیا جا سکے یا ٹی ٹی پی کی طرف ہجرت کرنی چاہیے۔ اس محاذ پر پہلے ہی 2500+ بنگلہ دیشی مجاہدین موجود ہیں۔ اگر آپ یہ نہیں کر سکتے، تو آپ کو طاقت کے اداروں میں، خاص طور پر مسلح افواج میں دراندازی کرنی چاہیے اور وہاں ایک کیریئر بنانا چاہیے۔ اس صورت میں آپ کو ٹی ٹی پی کے لیے فنڈز بھی اکٹھے کرنے اور بھیجنے چاہئیں۔

تاجکستان، ازبکستان، قازقستان، کرغیزستان اور ترکمانستان

وسطی ایشیا میں منظم بغاوتوں کا فی الحال کوئی دائرہ کار نہیں ہے۔ آپ کو جلد از جلد ٹی ٹی پی میں شامل ہونا چاہیے۔ پاکستان پر مجاہدین کے قبضے کے بعد وسطی ایشیا کے مسلمانوں کی آزادی مرحلہ 4 کا پہلا قدم ہوگا۔ یہ نہ صرف ایک وعدہ ہے بلکہ روس اور چین کو روکنے کے لیے ایک اسٹریٹجک ضرورت بھی ہے۔

شام

الحمدللہ شام دنیا کی واحد ریاست ہے جو ہدف کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ وہاں کی حکومت کا مقصد شام کو زندہ رکھنا اور دوبارہ تعمیر کرنا ہے جب تک کہ پاکستان میں مجاہدین انہیں ایک جوہری چھتری فراہم نہ کر سکیں تاکہ شام کو اس کے دشمنوں سے بچایا جا سکے اور کارروائی کی زیادہ آزادی مل سکے۔ وہ جو بھی اقدامات کرتے ہیں یا کریں گے، چاہے وہ کتنے بھی 'غیر اسلامی' کیوں نہ لگیں، وہ ہدف کی طرف ہیں۔ یہ وقت کی ضرورت ہے، یہ حقیقی سیاست ہے۔

اگر آپ شامی ہیں تو شام میں رہیں اور حکومت کی اطاعت کریں، چاہے کچھ اقدامات آپ کو عجیب لگیں۔ اگر یہ آپ کے لیے بہت مشکل ہے تو پاکستان یا جے این آئی ایم کی طرف ہجرت کریں۔ شامی حکومت کے لیے مشکلات پیدا نہ کریں۔ یہی بات شام میں مہاجر مجاہدین پر بھی لاگو ہوتی ہے- اگر شام میں رہنا بہت مشکل ہے تو ٹی ٹی پی کی طرف ہجرت کریں- آپ کی مہارتوں اور تجربے کی بہت زیادہ مانگ ہے، خاص طور پر اگر آپ کے پاس ڈرون مینوفیکچرنگ اور جنگ کا تجربہ ہے۔

پاکستانی مجاہدین دن رات کام کر رہے ہیں تاکہ ایک دن وہ شام میں اپنے بھائیوں تک اپنا جوہری بازو بڑھا سکیں، اور وہ اس چہرے کو اتار سکیں اور ویسے ہی بن سکیں جیسا اللہ نے انہیں بنانا چاہا تھا۔ اللہ شام کی سرزمین اور اس کے بہادر لوگوں کو برکت دے۔

ملائیشیا، فلپائن اور انڈونیشیا

جنوب مشرقی ایشیا کے مسلمانوں کو یا تو دراندازی کرنی چاہیے یا ٹی ٹی پی کی طرف ہجرت کرنی چاہیے۔

قطر

حکمران آل ثانی خاندان ہدف کا دوست ہے۔ اگرچہ انہیں طاقت کی حرکیات کی وجہ سے کفار کے ساتھ قریبی تعلقات رکھنے پڑتے ہیں، لیکن ان کی مجاہدین گروہوں کی حمایت کی ایک طویل تاریخ ہے۔ اللہ انہیں اس کا اجر دے - وہ جو کچھ کر سکتے ہیں کرتے ہیں۔ انہیں رکاوٹ نہ ڈالیں یا ان کے لیے مسائل پیدا نہ کریں۔ جہاں ضروری ہو ان کی مدد کریں۔ اگر آپ قطری ہیں، تو آپ کو عطیات بھیج کر اور قطری حکومت میں شامل ہو کر اور مجاہدین گروہوں، خاص طور پر پاکستان میں ٹی ٹی پی کی حمایت بڑھا کر ہدف کی مدد کرنی چاہیے۔ اگر آپ کے پاس فوجی تجربہ ہے تو آپ کی ضرورت پاکستان یا ساحل کے محاذوں پر ہے۔ ہجرت کریں۔

ترکیہ

اے کے پارٹی اور اردگان قطر کی طرح ہیں کہ انہوں نے ہدف کی مدد کی جہاں وہ کر سکتے تھے لیکن جغرافیائی سیاست کی وجہ سے محدود ہیں۔
انہیں رکاوٹ نہ ڈالیں یا ان کے لیے مسائل پیدا نہ کریں۔
اگر آپ ترک ہیں تو آپ کو حکومت میں شامل ہونا چاہیے اور اے کے پارٹی کی طاقت پر گرفت مضبوط کرنی چاہیے، ہدف سے ہم آہنگ سوچ کو بڑھانا چاہیے، اور ترکیہ میں ہدف مخالف قوتوں کو کمزور کرنا چاہیے۔ ترکی میں اے کے پارٹی کا اقتدار کھونا ہدف کے لیے ایک سنگین دھچکا ہو گا۔ اگر، تاہم، آپ کے پاس پیش کرنے کے لیے مہارتیں ہیں، تو پاکستان کی طرف ہجرت کریں۔

مصر

مصر شاید پاکستان کے بعد ہدف کے لیے اپنی اہمیت میں دوسرے نمبر پر ہے۔ پھر بھی، اس وقت وہاں ایک قابل عمل بغاوت کا بہت کم امکان ہے - ریاستی کنٹرول نے جگہ اور اہلکاروں کو تقریباً ختم کر دیا ہے۔ اگر آپ مصری ہیں، تو آپ کو یا تو دراندازی کرنی چاہیے یا جے این آئی ایم یا الشباب کی طرف ہجرت کرنی چاہیے۔ منافق سیسی کے خلاف جہاد ان شاء اللہ دوبارہ شروع ہو گا جب ساحل یا صومالیہ میں طاقت کا ایک علاقائی اڈہ ہو گا۔

افغانستان

افغانستان کی حکومت ایک مجاہد حکومت ہے جو تاہم ہدف منصوبے کی زیادہ حمایت نہیں کرتی (اللہ انہیں ہدایت دے)۔ تاہم، اس کے کچھ اہم رہنما اس کے بانی حامیوں میں سے ہیں، اور امارات کے مجاہدین کی اکثریت حمایت میں ہے۔ اگر آپ افغان ہیں تو آپ کو ٹی ٹی پی میں شامل ہونا چاہیے۔ اگر آپ کا خیال ہے کہ آپ امارات کی پالیسی کو اس ہدف کی طرف تبدیل کر سکتے ہیں تو آپ کو ایسا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔
لیکن ایسے اقدامات نہ کریں جو ملک کو غیر مستحکم کریں، اسے دوبارہ تعمیر ہونے کی اجازت دی جانی چاہیے۔

فلسطین

ہم میں سے زیادہ تر نے یہ راستہ فلسطین کی وجہ سے شروع کیا۔ یہ اب بھی ہمیں آگے بڑھاتا ہے۔ اگر آپ فلسطینی ہیں تو جو چاہیں کریں. نہ ہمیں، نہ کسی اور کو آپ کو یہ بتانے کا حق ہے کہ کیا کرنا ہے۔ آپ جہاں بھی جانے کا فیصلہ کریں، جو بھی کرنے کا فیصلہ کریں، آپ باوقار ہیں۔ اللہ ہمیں آپ کی جلد مدد کے لیے لائے ان شاء اللہ جب ہم یہودیوں کو سمندر میں دھکیل دیں گے اور آپ ایک بار پھر اپنی زمین کے اور یورپی سرزمین کے بھی مالک ہوں گے۔

ہندوستان اور مقبوضہ کشمیر

غدار پاکستانی اسٹیبلشمنٹ نے ہمارے کشمیری بھائیوں اور ان کے عظیم جہاد کو بیچ دیا ہے، لہٰذا جب تک مجاہدین پاکستان میں فاتح نہیں ہوتے، کشمیری نوجوانوں کو مزاحمت جاری رکھنی چاہیے۔ جیسے فلسطین کے لوگ ہمیشہ ہمارے دلوں میں رہتے ہیں، ویسے ہی کشمیری بھی۔ ہم آپ سے اس سے زیادہ نہیں مانگ سکتے جتنا آپ نے دیا ہے۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہماری آمد کو جلد کرے۔
ہندوستانی سرزمین کے مسلم نوجوانوں کو تاہم فوجی تربیت حاصل کرنی چاہیے اور اپنے ہی علاقوں میں ہندوستان کے اندر جہاد کرنا چاہیے۔
ہندوستان کے بے شمار مسلم نوجوانوں کو بیدار ہونا چاہیے اور اپنی طاقت کا احساس کرنا چاہیے۔ بہت طویل عرصے تک وہ رضاکارانہ شکار رہے ہیں۔ ہندوستان میں طویل مدتی دراندازی کی تدابیر کا کوئی فائدہ نہیں۔ ہندو مشرک کے خلاف صرف ایک سفاک اور بے رحم جنگ کی ضرورت ہے، یہ اسلام کا سب سے ظالم دشمن ہے۔

- VBIED (گاڑی میں نصب دھماکہ خیز مواد) بنانا سیکھیں، مقامی طور پر دستیاب دھماکہ خیز مواد جمع کریں، ایک ٹرک کو ان کے لاؤڈ اسپیکر / ریلی ٹرک میں سے ایک کے طور پر بھیس بدلیں، اسے برہمن بانیہ آر ایس ایس / بی جے پی کے مذہبی تہوار پر لے جائیں، پنڈت کو اپنے ٹرک کی طرف کھینچیں، اور بجیٹس اڑائیں۔ ہر سال صرف ایک یا دو ایسے حملوں کی ضرورت ہے۔ ہندو حکومت نے خود داؤ بڑھا دیا ہے اور ایک سیکیورٹی ریاست بنا دی ہے۔ اس کا فائدہ اٹھائیں۔ ہندوستان کی فاشسٹ-ردعمل پسند نسل کشی کی فطرت کو مضبوط کریں، بائیں اور دائیں کے درمیان فاصلہ بڑھائیں۔ یہ تشدد کے چکر کو تیز کرے گا۔

- ایپل، مائیکروسافٹ، ٹیسلا جیسی کثیر القومی کمپنیوں کے مقامی ہیڈ کوارٹر جیسے نرم اقتصادی اہداف زیادہ خطرہ-اجر تناسب والے اہداف ہیں۔
- ہندوستانی ریاست اور فوجی اداروں کی سیکیورٹی بہت ڈھیلی ہے۔ شہری جوہری اداروں، نظریاتی اہداف جیسے سومنات، فوجی افسران اور سیاست دانوں کے بیٹوں کو نشانہ بنائیں، زیادہ سے زیادہ ہلاکتوں کی کوشش کریں۔ 2017 میں مزار شریف کے قریب افغان نیشنل آرمی کی 209ویں کور بیس پر امارات کے حملے کے طرز کا مطالعہ کریں- پہلے باہر حملہ، پھر ایمبولینس اور یونیفارم کے ذریعے بیس میں دراندازی۔ 92 بیس ہسپتال سری نگر کو مقبوضہ کشمیر میں کافر ہندوستانی فوج کی لائف لائن کہا جاتا ہے... بہت سے اور بھی ہیں۔
- منشیات اور ہتھیاروں سمیت جو بھی ذرائع آپ کو درکار ہوں ان سے درآمد، فروخت اور پیسہ کمائیں۔ یہ نہ صرف انتہائی ضروری فنڈنگ لاتا ہے بلکہ لت کے ذریعے ہندوستانی معاشرے کو بھی تباہ کرتا ہے۔ کافر قوموں میں اغوا، چھوٹے بینک اور بھتہ خوری / تحفظ بھی فنڈنگ کے اچھے ذرائع ہیں۔
- جو سب سے کم کیا جاسکتا ہے، کم خطرے اور بغیر کسی سرمایہ کاری کے اور اکیلے وہ آگ لگانا ہے- بڑی خالی عمارتوں میں چھوٹی آگ لگائیں اور راگ کو پھیلتا دیکھیں۔

چین

اگر آپ چینی مسلمان ہیں تو چین میں ہی رہیں۔ پارٹی کے رہنما اصولوں کی تعمیل کریں، وہ بنیں جو وہ آپ کو بنانا چاہتے ہیں، اور حکومت، یا دیگر شعبوں (پہلا اضافی مواد دیکھیں) میں دراندازی کریں۔ جتنا ہو سکے ڈیٹا اکٹھا کریں۔ اسے مقامی طور پر ذخیرہ کریں جب تک کہ آپ کو یہ محسوس نہ ہو کہ اسے پاکستان میں مجاہدین کو محفوظ طریقے سے منتقل کیا جا سکتا ہے۔ خاص طور پر پاکستان کی ریاستی قبضے کے بعد ایسا ڈیٹا ضروری ہو گا۔

روس

روس میں رہنے والے مسلمان، چیچنیا، داغستان اور دیگر جگہوں سے، طویل عرصے سے دنیا بھر میں اسلامی تحریکوں میں پیش پیش رہے ہیں۔ روسی ریاست کے خلاف حملوں کا فی الحال کوئی دائرہ کار یا ضرورت نہیں ہے۔ ہدف کا تقاضا ہے کہ آپ وسطی ایشیائی کارکنوں کے ساتھ ٹی ٹی پی میں شامل ہوں- پاکستان کو حاصل کرنے اور وسطی ایشیا میں اس کے بعد کے آپریشنز دونوں میں آپ کی خدمات انمول ہوں گی۔

یمن

اگر آپ یمنی ہیں تو القاعدہ میں شامل ہوں۔ یمن اور اس کے بہترین مجاہدین اس منصوبے میں ان شاء اللہ ایک اہم کردار ادا کریں گے۔

متحدہ عرب امارات

آل نہیان اور خاص طور پر بنو فاطمہ نے اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں میں کفار کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ مصر میں سیسی کی حمایت سے لے کر پاکستان میں حکومتوں کا تختہ الٹنے میں مدد تک، ان کے گندے نشان ہر جگہ ہیں، ہمیشہ مسلم مفادات کے خلاف۔ یمن، لیبیا اور سوڈان میں ان کے اقدامات خاص طور پر شیطانی ہیں۔ اگر مسلم دنیا میں کوئی قیادت تکفیر کے مستحق ہے تو وہ یہ عرب صہیونی ہیں۔

اگر آپ متحدہ عرب امارات کے اندر ایک غیر ملکی یا شہری کے طور پر موجود ہیں، تو آپ کو تباہ کن کارروائیوں پر غور کرنا چاہیے جیسے کہ مقامی مسلح افواج یا غیر ملکیوں کے خلاف قتل یا اعلیٰ پروفائل حملے۔ متحدہ عرب امارات پر اس طرح کا حملہ پہلے کبھی نہیں کیا گیا۔ ایسے حملے (1) مقامی آبادی کو، جو اس ہدف کی بڑے پیمانے پر حمایت کرتی ہے، یہ دکھائیں گے کہ ان کی حکومت ناقابل تسخیر نہیں ہے، اور (2) مزید مزاحمتی کارروائیوں کو جنم دیں گے۔ القاعدہ کی طرف سے شائع کردہ تنہا بھیڑیے کے حملوں سے متعلق آن لائن دستیاب مواد سے رجوع کریں۔ یہ آسانی سے قابل رسائی ہیں لیکن Tails OS کا استعمال کرتے ہوئے کم ڈیجیٹل فٹ پرنٹ رکھیں۔ اب وقت آ گیا ہے کہ شیطان ایم بی زیڈ یہ سمجھے کہ مسلمان خاموش تماشائی نہیں ہیں۔

سعودی عرب

سعودیہ کی موجودہ قیادت منافقت کی سیڑھی پر شاید متحدہ عرب امارات سے صرف ایک درجہ نیچے آتی ہے۔ یہ صرف اس بچے ایم بی ایس کی جغرافیائی سیاسی حماقت ہے جس نے سعودیہ کو امت پر وہ خالص منفی اثر ڈالنے سے بچایا ہے جو ایم بی زیڈ نے ڈالا ہے۔

سعودیہ میں فی الحال تنہا کارروائیوں یا بغاوت کا کوئی دائرہ کار نہیں ہے۔ یہاں دراندازی کی حکمت عملیوں میں بھی کم خطرہ-اجر تناسب ہے۔
اگر آپ غیر ملکی یا سعودی شہری ہیں تو پاکستان یا ساحل کی طرف ہجرت پر غور کریں۔ آپ سے کم از کم فنڈنگ کی توقع کی جاتی ہے۔

صومالیہ

اللہ صومالیہ کے مجاہدین کو برکت دے۔ اگر آپ صومالیہ کے اندر یا باہر صومالی ہیں تو آپ کو الشباب میں شامل ہونا چاہیے۔

سوڈان

سوڈانی بھائیوں کے لیے کوئی آسان مشورہ نہیں ہے۔ ہم موجودہ صورتحال پر دل شکستہ ہیں۔ آر ایس ایف ایک ملحد نسل کشی کرنے والا گروہ ہے جسے ایم بی زیڈ نے مالی امداد فراہم کی ہے، لیکن دوسری طرف اس کی موجودہ شکل میں بھی ایک قابل عمل آپشن نہیں ہے-ایس اے ایف کے اپنے مقاصد کے لیے استعمال ہونے سے ہوشیار رہیں۔ آپ کو ایک ہدف سے ہم آہنگ تحریک کے لیے صلاحیت پیدا کرنی چاہیے سب سے پہلے مختلف مسلح اسلامی گروہوں کو متحد کر کے جو فی الحال ایس اے ایف کے ساتھ ہیں۔ پھر آپ کو آر ایس ایف مخالف جنگ کی قیادت کرنی چاہیے اور سابقہ حکومت کے بدعنوان اور سیکولر اثرات کو پس پشت ڈالنا چاہیے۔ پھر اپنے نقطہ نظر میں عملی بنیں، آر ایس ایف اور سوڈان میں اس کے حمایتیوں کو شکست دینے کے لیے، نظریے سے قطع نظر، دیگر تمام آر ایس ایف مخالف قوتوں، بشمول سول سوسائٹی کے ساتھ اتحاد بنائیں۔ مفادات کو ہم آہنگ کریں اور تیسرے فریق ممالک کی مدد حاصل کریں۔ طاقت حاصل کریں، سوڈان کو دوبارہ تعمیر کریں اور مضبوط کریں۔

اس راستے پر ایچ ٹی ایس کا تجربہ تم کے لیے انمول ہے۔

ساحل، مغربی اور شمالی افریقہ بشمول مالی، نائیجیریا، الجزائر، تیونس اور لیبیا

اس بہت بڑے علاقے کو ایک ساتھ گروپ کیا گیا ہے کیونکہ یہاں سرحدیں انتہائی سیال ہیں، اور ایجنسی مجاہدین گروہوں کی ایک چھوٹی سی تعداد میں مرکوز ہے، جس میں بنیادی جے این آئی ایم ہے۔ اگر آپ کا تعلق اس علاقے سے ہے تو آپ کو جے این آئی ایم میں شامل ہونا چاہیے۔

عراق

عراق میں رہیں، دراندازی کریں اور / یا بغداد میں ایرانی اثر و رسوخ کو ختم کرنے اور اقتدار حاصل کرنے کے حتمی مقصد کے ساتھ منظم ہوں -آپ مشرقی شام کو ایک اسمبلی ایریا کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں لیکن ایسے اقدامات نہ کریں جو دمشق میں حکومت کو غیر مستحکم کریں۔ پاکستان اور شام کے درمیان ایک قابل عمل زمینی پل بالآخر درکار ہو گا۔

ایران

ایرانی بھائیوں کو جیش العدل میں شامل ہونا چاہیے۔

اردن

اردنی بھائیوں کو یا تو دراندازی کرنی چاہیے یا پاکستان یا جے این آئی ایم کی طرف ہجرت کرنی چاہیے۔

جنوبی امریکہ

جنوبی امریکہ کے مسلمانوں کو یا تو دراندازی کرنی چاہیے تاکہ ان اقوام کو ہدف دوست بنایا جاسکے یا مطلوبہ محاذوں کی طرف ہجرت کرنی چاہیے۔

اگر آپ کے ملک کا یہاں ذکر نہیں کیا گیا تو بہترین دستیاب شواہد کی بنیاد پر اپنا فیصلہ کریں۔ یہ لگ سکتا ہے کہ یہاں ذکر کردہ مشورہ اکثر دنیا بھر میں بعض جدوجہد کو نظر انداز کرتا ہے۔ بحیثیت مسلمان اور مجاہد ہم ہر اس ایک مسلمان کے سامنے کھڑے ہونا چاہتے ہیں جب کوئی کافر انہیں غلط نظر سے دیکھے۔ تاہم، وسائل، وقت اور طاقت کی رکاوٹوں کی وجہ سے ہمیں اس بات پر توجہ مرکوز کرنی ہوگی جو ہمیں ہدف تک تیزی اور فیصلہ کن طور پر پہنچائے گا۔ یہی واحد راستہ ہے جس سے ہم تمام مسلمانوں کی حفاظت کر سکیں گے۔

ہم نہیں جانتے کہ یہ کہاں ختم ہو گا یا اس کا آغاز بھی ہو گا یا نہیں، لیکن ہم جانتے ہیں کہ ہم اپنے رب کے سامنے کھڑے ہوتے وقت شرمندہ نہیں ہونا چاہتے۔ اللہ ہمارے ان معاملات میں ہماری مدد فرمائے۔

رابطہ کریں

مصنفین: arhwha.09 (سگنل)

ڈولپمنٹ گروپ: hadaftwentysix@protonmail.com

اگر ہینڈل بان ہے تو اگلے نمبر کے ساتھ اسی ہینڈل کو تلاش کریں، یعنی اگر arhwha.09 موجود نہیں ہے تو arhwha.10 پھر arhwha.11 وغیرہ تلاش کریں۔